کلیاتِ ظہوری
جب مسجدِ نبویؐ کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمدؐ کا دربار نظر آئے
محمد علی ظہوری

کلمات ظہوری

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ' اقرا سنٹر' اردو بازار لاہور

سعد پبلیکیشنز' فرسٹ فلور میاں مارکیٹ' اردو بازار' لاہور

کوالٹی ڈیپارٹمنٹل سٹور' کالج روڈ' بورے والا

کشمیر بک ڈپو' تلہ گنگ روڈ' چکوال

بنگش بک ڈپو اردو بازار' سیالکوٹ

مسلم بک لینڈ' بینک روڈ' مظفر آباد

مکتبہ رشیدیہ' نیو جنرل' چکوال

ضیاء القرآن پبلشرز' اردو بازار' کراچی

ویلکم بک پورٹ' اردو بازار' کراچی

وہاڑی کتاب گھر۔ مین بازار' وہاڑی

یونیورسٹی بک ایجنسی' خیبر بازار' پشاور

رحمان بک ہاؤس' اردو بازار' کراچی

اسلامی کتب خانہ' فضل الٰہی مارکیٹ' اردو بازار' لاہور

مکتبۃ العلم' ۱۷- اردو بازار لاہور

چوہدری بک ڈپو' مین بازار' ویہ

میاں ندیم' مین بازار' جہلم

اسلامک بک سنٹر' اردو بازار' کراچی

دارالادب' مکتبہ روڈ' میاں چنوں

ضیاء القرآن پبلشرز' گنج بخش روڈ' لاہور

اشرف بک ایجنسی' کمیٹی چوک' راولپنڈی

فرید پبلشرز' نزد مقدس مسجد' اردو بازار' کراچی

شمع بک ایجنسی' فیصل آباد

کتاب گھر' علامہ اقبال روڈ' راولپنڈی

ہاشمی برادرز' مشن چوک' کوئٹہ

محمد علی ظہوری

ترتیب کتب:

۱۔ نوائے ظہوری
۲۔ توصیف
۳۔ کتھے تیری ثنا
۴۔ صفتاں سوہنے رسولؐ دیاں

ضابطہ

سرورق: عبیداللہ
اہتمام: محمد نذیر، طاہر نذیر
کمپوزنگ: الاشراق کمپوزنگ سنٹر، لاہور۔
مطبع: اے این اے پرنٹرز
قیمت: 225

نوائے ظہوری

مَیں تہی دامن ظہوریؔ پیش کیا تحفہ کروں
نذرِ اوصافِ نبیؐ ہیں چند یہ شعروں کے پھول

محمد علی ظہوری

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو خوشی سب مناؤ حضور آگئے ہیں
اُٹھو غم کے مارو۔ چلو بے سہارو۔ خبر یہ سناؤ حضور آگئے ہیں

انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا۔ وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کج کلا ہو۔ ارے بادشا ہو۔ نگاہیں جھکاؤ حضور آگئے ہیں

ہوا چار سُو رحمتوں کا بسیرا۔ اُجالا اُجالا سویرا سویرا
حلیمہ رض کو پہنچی خبر آمنہ رض کی۔ مرے گھر میں آؤ حضور آگئے ہیں

ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے فضاؤں میں نعت صلّی علیٰ کے
درودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے۔ غلامو سجاؤ حضور آگئے ہیں

سماں ہے ثنائے حبیب خدا کا۔ یہ میلاد ہے سرورِ انبیاء کا
نبی کے گداؤ سب اِک دوسرے کو۔ گلے سے لگاؤ حضور آگئے ہیں

کہاں میں ظہوری کہاں اُنکی باتیں۔ کرم ہی کرم ہے یہ دن اور راتیں
جہاں پہ بھی جاؤ دِلوں کو جگاؤ۔ یہی کہتے جاؤ حضور آگئے ہیں

اُس لمحۂ عظیم کی نذر

"جب مسجدِ نبویؐ کے مینار نظر آئے"

خوش گوئی اور خوش نوائی کی یک جائی فیضانِ خداوندی ہے۔ دیکھنے کی
بات یہ ہے کہ جس شخصیت میں یہ صفات جمع ہو گئیں اس نے ان صفات کے ساتھ کیا برتاؤ
کیا، اور میری طرح ہزاروں انسان اس حقیقت کے شاہد ہیں کہ **محمد علی** ظہوری
قصوری نے اِن صفات سے مثبت کام لیا۔ حضور سرورِ کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم)
کی ذاتِ گرامی کی ثناخوانی سے بڑا اثبات اَور کیا ہوگا۔

ویسے تو ہم سب مسلمان اس ذاتِ گرامی کے ثناخواں ہیں مگر ظہوری صاحب
کو ہم پر یہ فوقیت حاصل ہے کہ انہوں نے اپنے عقیدے کو عشق میں بدل لیا ہے انہیں
نعت کہنے اور نعت پڑھنے کا جو کمال حاصل ہے وہ اسی عشق کی بدولت ہے کہ
اس طرح دل و دماغ میں ذوق و شوق کی جگمگاتی ہوئی شمعیں لفظ لفظ پر عکس ریز ہوتی
ہیں اور حرف حرف کو جگمگا دیتی ہیں۔ ظہوری صاحب کو میں نے جب بھی نعت پڑھتے

سنا ہے یوں محسوس کیا ہے جیسے ان کا سارا وجود صوت و صدا میں بدل گیا اور وہ مجسم غنا بن کر رہ گئے ہیں یہ کیفیت مجھے بہت کم نعت گوؤں اور نعت خوانوں کے ہاں محسوس ہوئی ہے، فرق وہی سیدھے سادے عقیدے اور بھرپور عشق کا ہے۔

احمد ندیم قاسمی

حمد

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکرِ و بیاں تیرا

زمین و آسماں کے ذرے ذرے میں ہیں تیرے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا

ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانا ہے کہاں تیرا

ترا محبوب پیغمبر تری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اِک رازداں تیرا

جہانِ رنگ و بُو کی وسعتوں کا رازداں تُو ہے
نہ کوئی ہمسفر تیرا نہ کوئی کارداں تیرا

تری ذاتِ مُعلّٰی آخری تعریف کے لائق
چمن کا پتہ پتہ روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

○

مُقدّر کو مرے بخشی گئی رحمت کی تابانی
مرے حصّے میں آئی ہے محمدؐ کی ثناخوانی

محبّت سرورِ کونینؐ کی جس دل کو حاصل ہو
اُسے ہوگی نہ روزِ حشر کوئی بھی پریشانی

زمانہ تا اَبد جُھکتا رہے گا اُنکے قدموں میں
جنہیں حاصل ہوئی ہے والیِ بطحا کی دربانی

عرب کی عظمتیں اللہ اکبر آپؐ کے دم سے
ہوئی صحرا نشینوں کے مقدر میں جہانبانی

نبیؐ کو نور کہنا تو اِک ادنیٰ سی عقیدت ہے
جہاں ذِکرِ محمّدؐ ہو وہ ساری بزم نُورانی

کبھی تو کہہ کے مستانہ ظہوری کو بلائینگے
کبھی تو کام آجائے گی میری چاک دامانی

ہیں مہر و ماہتاب کی ہر سُو تجلّیات
عکسِ رُخِ حضُورؐ سے روشن ہے کائنات

یہ انتہائے لُطف کہ وُہ اور میرے عمل
اِس پہ یہ مستزاد کہ ہیں اور انکی بات

محروم سوزِ عشق عبادت کے لاکھ دِن
دیدِ جمالِ یار میں سجدے کی ایک رات

خیرالوریٰ کا دَر ہے نگاہوں کے رُو برُو
بھُولے ہُوئے ہیں مجُھ کو زمانے کے حادثات

وصفِ نبی قلم سے رقم کیسے ہو سکے
میرے تخیّلات سے اونچی ہے انکی ذات

کہہ دوں گا مَیں ظہُوریؔ فرشتوں سے قبر میں
ذکرِ حضُورؐ ہے مرا سرمایۂ حیات

محمدؐ کا حُسن و جمال اللہ اللہ
وُہ اِک پیکرِ بے مثال اللہ اللہ
نہ اُن سا کوئی خوبرُو دو جہاں میں
نہ اُن سا کوئی خوش خصال اللہ اللہ
خدا کا ہُوا اور مہماں نہ کوئی
یہ عظمت یہ رُتبہ کمال اللہ اللہ
ہے زیرِ نگیں سطوتِ ہر دو عالم
محمدؐ کا رُعب و جلال اللہ اللہ
بُتانِ عرب پہ ہُوا طاری لرزہ
اذاں دے رہے ہیں بلالؓ اللہ اللہ
ثنا خوانیٔ مصطفےٰؐ کی بدولت
ظہوری ہے شیریں مقال اللہ اللہ

○

ہے دو جہاں میں محمدؐ کے نور کی رونق
زمین و عرشِ بریں پہ حضورؐ کی رونق

شفق کا رنگ، ستاروں کی ضو، قمر کی ضیا
حبیبِ پاکؐ کے نور و ظہور کی رونق

نگاہِ ساقیٔ کوثر کے فیض کا صدقہ
سمٹ گئی مرے ساغر میں طور کی رونق

قدم قدم پہ ہے مستی حسیں خیالوں کی
نظر نظر میں ہے جامِ طہور کی رونق

کوئی مسافرِ طیبہ کی آنکھ سے دیکھے
غبارِ راہ کے کیف و سرور کی رونق

ظہوری مدحتِ محبوبؐ کی نوازش ہے
مرے سخن میں ہے فکر و شعور کی رونق

○

تخلیق کا عنوان ہیں سرکارِ دوعالمؐ
توحید کا ایمان ہیں سرکارِ دوعالمؐ

ذات اُنکی سراپائے کرم آیۂ رحمت
سرمایۂ ایمان ہیں سرکارِ دوعالمؐ

خاموشی میں اسرارِ رسالت کے نگہباں
گفتار میں قرآن ہیں سرکارِ دوعالمؐ

محشر میں ہر اک سمت سے مایوس دلوں کی
تسکین کا سامان ہیں سرکارِ دوعالمؐ

دیکھے تو کوئی عظمت و توقیرِ بشر کی
اللہ کے مہمان ہیں سرکارِ دوعالمؐ

جو اور کسی کو بھی ظہوری نہ ملے گا
وہ رتبۂ ذیشان ہیں سرکارِ دوعالمؐ

○

زمین و آسماں جھومے عقیدت کا سلام آیا

زباں پہ میری جب بھی احمدِ مرسل کا نام آیا

نبی بن کر امام آئے تھے اپنی اپنی اُمت کے

مگر میرا نبی بن کر رسولوں کا امام آیا

فقط اِسلام دُنیا میں یہ منظر پیش کرتا ہے

کہ آقا چل دیئے پیدل سواری پہ غلام آیا

مری قسمت میں لکھی تھی محمد کی ثنا خوانی

مرے حصہ میں بھی یوں ساقیِ کوثر کا جام آیا

سنبھل اے جذبۂ دیدار یہ ارضِ مدینہ ہے

نگاہِ شوق اَب سَر کو جھکانے کا مقام آیا

ظہوری زندگی میں جب کبھی مشکل پڑی مجھ کو

بجز حُبِ نبی کوئی نہ جذبہ اور کام آیا

آمدِ مصطفیٰ

نگاہیں رہ میں بچھا دو کہ آپؐ آئے ہیں
دِلوں کو فرش بنا دو کہ آپؐ آئے ہیں

ضمیرِ ارضِ مقدس سے آ رہی تھی صدا
صنم کدوں کو گِرا دو کہ آپؐ آئے ہیں

طلوعِ مہرِ رسالت ہے، آج باطل کے
سبھی چراغ بجھا دو کہ آپؐ آئے ہیں

بُتانِ کعبہ ولادت کا سُن کے بول اُٹھے
سرِ نیاز جھکا دو کہ آپؐ آئے ہیں

خدا نے آمدِ محبوبؐ کی خوشی میں کہا
فرشتو عرش سجا دو کہ آپؐ آئے ہیں

ظہوریؔ قبر میں منکر نکیر یوں بولے
نبیؐ کی نعت سنا دو کہ آپؐ آئے ہیں

○

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو خوشی سب مناؤ حضور آگئے ہیں
اُٹھو غم کے مارو۔ چلو بے سہارو۔ خبر یہ سناؤ حضور آگئے ہیں
انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا۔ وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کج کلاہو۔ ارے بادشاہو۔ نگاہیں جھکاؤ حضور آگئے ہیں
ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا۔ اُجالا اُجالا سویرا سویرا
حلیمہؓ کو پہنچی خبر آمنہؓ کی۔ مرے گھر میں آؤ حضور آگئے ہیں
ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے۔ فضاؤں میں نغمات صلِّ علیٰ کے
درودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے۔ غلامو سجاؤ حضور آگئے ہیں
سماں ہے ثنائے حبیبِ خدا کا۔ یہ میلاد ہے سرورِ انبیاء کا
نبی کے گداؤ سب اِک دوسرے کو۔ گلے سے لگاؤ حضور آگئے ہیں
کہاں میں ظہوری کہاں انکی باتیں۔ کرم ہی کرم ہے یہ دن اور راتیں
جہاں تم بھی جاؤ دلوں کو جگاؤ۔ یہی کہتے جاؤ حضور آگئے ہیں

چار سُو رحمتوں کے اُجالے ہُوئے بزمِ کونین کے پیشوا آگئے
ذرّے افلاک سے باتیں کرنے لگے مصطفےٰ آگئے مصطفےٰ آگئے

غم کے مارے ہُوئے مسکرانے لگے۔ ظلمتوں کے مکیں جگمگانے لگے
بے کسوں کے مقدر ٹھکانے لگے سب کے محسن حبیبِ خدا آگئے

حضرتِ مُوسےٰ جن کو ترستے رہے ابنِ مریم بھی جن کی خبر دے گئے
پہلے آئے ہُوئے جن کے پیچھے کھڑے آج وُہ خاتم الانبیا آگئے

بے زبانوں کو طرزِ صدا بخش دی فانی انسانیت کو بقا بخش دی
دشمنِ جاں کی ہر اک خطا بخش دی بن کے رحمت شفیعِ الوریٰ آگئے

شب گزیدہ کو نورِ سحر دے دیا کور دیدہ کو ذوقِ نظر دے دیا
بے نوا کی دُعا کو اثر دے دیا۔ ساری مخلوق کا آسرا آگئے

ذکر کیسے کروں وصفِ سرکار کا۔ کیا بیاں ہو سماں اُنکے دربار کا
وا ظہوری بنا مطلعِ انوار کا۔ جب تصوّر میں وُہ دلرُبا آگئے

○

لَب پہ صلِ علیٰ کے ترانے اشک آنکھوں میں آئے ہوئے ہیں
یہ ہَوا یہ فضا کہہ رہی ہے آقا تشریف لائے ہوئے ہیں

ہر سُو چرچا ہے خیرالوریٰ کا۔ جشنِ میلاد ہے مُصطفٰےؐ کا
نُور ہے یہ حبیبِ خُدا کا راستے جگمگائے ہُوئے ہیں

عظمتوں کے نگینے جڑے ہیں۔ نام نبیوں کے بیشک بڑے ہیں
مقتدی بن کے پیچھے کھڑے ہیں وہ جو پہلے سے آئے ہُوئے ہیں

جُھک رہا ہے فلک بھی زمیں بھی۔ ایسی چوکھٹ نہ دیکھی کہیں بھی
جس جگہ جبرائیل امیں بھی۔ اپنی گردن جُھکائے ہُوئے ہیں

دَر کُھلے اُن کی جود و سخا کے فیض جاری ہیں لُطف و عطا کے
آئیں دربار میں مُصطفٰےؐ کے جو بھی غم کے ستائے ہُوئے ہیں

زندگی دُور رہ کے اُدھوری۔ حسرتِ دید کب ہوگی پُوری۔
اپنی پلکوں پہ ہم بھی ظہوری۔ چند آنسو سجائے ہوئے ہیں

○

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرورِ انبیا تیری کیا بات ہے
رحمتِ دو جہاں اک تری ذات ہے اے حبیبِ خدا تیری کیا بات ہے

رونقِ کون و مکاں پہ نکھار آگیا روحِ انسانیت کو قرار آگیا
مرحبا مرحبا ہر کسی نے کہا۔ آمدِ مصطفےٰ تیری کیا بات ہے

حضرتِ آمنہ کے دُلارے نبی۔ غمزدہ اُمّتوں کے سہارے نبی
روزِ محشر کہے گی یہ خلقِ خدا۔ سب کے مشکل کشا تیری کیا بات ہے

چار سُو رحمتوں کی گھٹا چھا گئی۔ باغِ عالم میں فصلِ بہار آگئی
دِل کا غنچہ کھلا اسمِ اعظم ملا۔ ذکرِ صلِّ علیٰ تیری کیا بات ہے

رحمتِ دو جہاں کا خزینہ ملے۔ جب گلے سے ہوائے مدینہ ملے
عرشیوں کی ندا فرشیوں کی صدا۔ اے دُرِ مصطفےٰ تیری کیا بات ہے

آرزو تھی جو دِل کی وہ پوری ہوئی۔ روضۂ مصطفےٰ کی حضوری ہوئی
ہر طلب پہ ظہوری ظہوری ہوئی۔ اے نبیؐ کے گدا تیری کیا بات ہے

ہر سمت برستی ہوئی رحمت کی جھڑی ہے
یہ سرورِ کونین کے آنے کی گھڑی ہے

وہ ابرِ کرم دشت کو گلزار بنائے
وہ سایۂ رحمت ہے اگر دھوپ کڑی ہے

محبوب کے دربار سے جو مانگو ملے گا
اللہ کی رضا آپکی چوکھٹ پہ کھڑی ہے

سرکار نے حسانؓ کو منبر پہ بٹھایا
آقا کے ثنا خوان کی توقیر بڑی ہے

جب چاہوں ظہوریؔ کروں روضے کا نظارا
تصویر مدینے کی مرے دل میں جڑی ہے

اُن کے آنے کی خوشیاں مناتے چلو۔ کملی والے کی نعتیں سناتے چلو

لَب پہ صَلِّ علیٰ کا ترانہ رہے۔

جھومتا سُن کے سارا زمانہ رہے دل جو سوئے ہوئے ہیں جگاتے چلو

ہر جگہ پہ اُجالوں کا ساماں کرو۔

آپ آئے ہیں گھر گھر چراغاں کرو۔ سارے بازار گلیاں سجاتے چلو

اپنے بگڑے مقدّر بناتے ہُوئے۔

عاشقو تم مدینے کو جاتے ہُوئے۔ اُنکی راہوں میں آنکھیں بچھاتے چلو

ہو تصوّر میں ہر دَم خیالِ نبی۔

دِل میں ہو آرزوئے جمالِ نبی۔ یاد میں اُنکی آنسو بہاتے چلو

چرچا سَرکار کا یُونہی پیہم رہے۔

دم میں جبتک ظہوؔری ترے دم رہے۔ گیت اُنکی محبّت کے گاتے چلو

رحمتِ دو جہاں۔ حامئ بیکساں۔ شاہِ کون و مکاں وہ کہاں میں کہاں

سَرورِ سَروراں۔ رہبرِ رہبراں۔ تاجدارِ شہاں وہ کہاں میں کہاں

اُن کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن۔ تذکرے آپ کے انجمن انجمن

چاند کی چاندنی، تاروں کی روشنی۔ اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں

کس طرح سے کہاں سے کروں ابتدا۔ اُن کے اَوصاف کی ہے کہاں انتہا

اُن کا رتبہ ہے کیا خود ہی جانے خدا۔ کیا کروں میں بیاں وہ کہاں میں کہاں

وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یہاں۔ اُن کے ہونے کی ہے سب کائنات و فرش ل

یہ زمیں آسماں یہ مکاں لا مکاں۔ سارے اُن کے مکاں وہ کہاں میں کہاں

مہ لقا دلکشا خوش نوا خوش ادا۔ رہنما پیشوا مجتبٰے مصطفٰے

حمد محبوبیاں اَن گنت خوبیاں۔ میری قاصر زباں وہ کہاں میں کہاں

عمر گذرے مری ذکرِ سرکار میں۔ جاؤں اُن کے حضوری کے دربار میں

آخری سانس تک نعت پڑھتا رہوں ختم ہو جائے یہاں وہ کہاں میں کہاں

○

دو جہاں میں حکومت ہے انکی جو بھی ہے وہ حبیب خدا کا
چاہتے ہو رضا گر خدا کی ذکر کرتے رہو مصطفےٰ کا
فرش پہ دُھوم صلّ علیٰ کی۔ عرش پہ ہے صدا مرحبا کی
چار سُو روشنی مصطفےٰ کی۔ نُور ہے سرورِ انبیا کا
وہ بُلائیں شجر چل کے آئے۔ چاند سُورج بھی سر نہ اٹھائے
بادشاہ کو نہ خاطر میں لائے۔ ہے یہ رتبہ نبی کے گدا کا
غمزدو! بیکسو! بے نواؤ۔ آؤ سرکار کے در پہ آؤ
لو شفاعت کی خیرات پاؤ۔ بابِ رحمت کھُلا ہے دُعا کا
لِکھا جس نے قصیدہ بُردہ۔ شرف بوصیریؒ کو ہے مِلا کیا
دید آقا کی چادر کا تحفہ۔ یہ صِلہ ہے نبی کی ثنا کا
ابرِ رحمت برسنے لگا ہے۔ دِل عجب کیف میں مُبتلا ہے
جب ظہوری خیال آگیا ہے۔ سبز گُنبد کی نُوری فضا کا

یوں تو لاکھوں مہ جبیں ہیں آپ سا کوئی نہیں
ایک محبوبِ خدا ہے دوسرا کوئی نہیں

ہیں شبِ اسرے کی ساری رفعتیں ان پر نثار
ایسی خلوت میں گیا اُن کے سوا کوئی نہیں

جُرم کتنا ہی نہ کیوں ہو بخش دیتا ہے خُدا
وُہ جسے کہہ دیں کہ جا تیری خطا کوئی نہیں

وُہ عبادت جس میں حُبِ مصطفےٰ شامل نہیں
یہ وُہ کشتی ہے کہ جس کا ناخدا کوئی نہیں

مسکنِ نبوی مدینہ پاسدارِ بیکساں
اور دُنیا میں کہیں ایسی فضا کوئی نہیں

دیکھ کر مجھ کو ظہوری اتنا کہتے ہیں طبیب
یہ مریضِ عشق ہے اس کی دَوا کوئی نہیں

درد کا درماں قرارِ جاں ہے نامِ مصطفیٰ
زندہ ہیں اُس کے سہارے سب غلامِ مصطفیٰ

ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے تھے نادار و امیر
اللہ اللہ شوکتِ دربارِ عامِ مصطفیٰ

گونج اُٹھے دشت و جبل اللہ کی توحید سے
چار سُو پھیلا دیا حق نے پیامِ مصطفیٰ

اُن کے مُنہ سے جو بھی نِکلا وُہ ہے فرمانِ خُدا
مَیں اُسے قرآں سمجھوں یا کلامِ مصطفیٰ

عرش پر وُہ تھے خُدا تھا دُوسرا کوئی نہ تھا
بالاتر ہے فہمِ انساں سے مقامِ مصطفیٰ

کاش دیکھیں ہم ظہُوری وُہ سہانی صُبحِ نُور
روشنی پھیلائے جب ہر سُو نظامِ مصطفیٰ

○

بگڑی ہوئی اُمّت کی تقدیر بناتے ہیں
سرکار کی محفل میں سرکار بھی آتے ہیں

انوار برستے ہیں رحمت کے سرِ محفل
جب شاہِ مدینہ کی ہم نعت سناتے ہیں

دامانِ رسالت میں ملتی ہے پناہ ان کو
جو سرورِ عالم کے دربار میں جاتے ہیں

اس نامِ محمد سے ہر سمت اجالا ہے
سب اہلِ نظر اس کو آنکھوں سے لگاتے ہیں

کچھ اشکِ عقیدت کے سرمایہ ہے آنکھوں کا
ہر روز یہی موتی پلکوں پہ سجاتے ہیں

انس حشر کے کیا کہنے جب روزِ ظہوری کو
پیغام یہ آئیگا سرکار بلاتے ہیں

○

عیاں ہے فیضِ کرم کا ظہور آنکھوں سے
لگایا میں نے جو نامِ حضورؐ آنکھوں سے

مچل رہی ہے تمنّائے دید سینے میں
اُبل رہا ہے محبّت کا نور آنکھوں سے

ملے گا عشق کی سرمستیوں کا سرچشمہ
حبیبِ پاکؐ کی اُلفت میں چُور آنکھوں سے

نگاہِ یار مری ہر گھڑی محافظ ہے
خُدا کرے نہ کبھی اُنکی دُور آنکھوں سے

مئے طہور کسی جام کی نہیں محتاج
لُٹا رہے ہیں وہ کیف و سرور آنکھوں سے

ظہوری درد سے نا آشنا ہی دِل رہتا
اگر نہ دید کا مِلتا سرور آنکھوں سے

○

وُہ دِل سکُون کی دَولت سے شاد کام ہوا
جو دو جہان کے سردار کا غُلام ہُوا

دُرُود جس نے پڑھا ہے وفُورِ اُلفت میں
وُہ جیسے سَرورِ عالم سے ہمکلام ہُوا

رُکی ہے وقت کی رفتار بھی شبِ معراج
نبیؐ کی دید کی خاطر یہ اہتمام ہُوا

اُسی کا ہوتا ہے آغاز دِید کے قابل
وُہ جس سفر کا مدینے میں اِختتام ہُوا

اَب اور کِس کی تمنّا کرے دِلِ عاشق
مدینے جا کے دمِ جُستجُو تمام ہُوا

ظہُوریؔ دستِ طلب کِس لیے دراز کرے
مِری زباں کا وظیفہ نبیؐ کا نام ہُوا

بیمارِ محبت کے ہر درد کا چارا ہے
سامان شفاعت کا روضے کا نظارا ہے

محبوبِ دو عالم کی رحمت ہی زمانے میں
ہر دُکھ کا مداوا ہے ہر غم میں سہارا ہے

اُس ہادیٔ برحق کی تعلیم کے کیا کہنے
جس ذات پہ اللہ نے قرآن اُتارا ہے

اللہ نے سُن لی ہے فریاد سوالی کی
سرکارِ مدینہ کو جس نے بھی پکارا ہے

مرکز ہے نگاہوں کا روضہ ہی مدینے میں
گنبد کا نظارا ہی ہر آنکھ کا تارا ہے

اپنا تو وظیفہ ہے توصیف محمدؐ کی
ہر گام ظہوری یہ معمول ہمارا ہے

بیٹھتے اُٹھتے نبیؐ کی گفتگو کرتے رہے
عشق والے ہیں جو ان کی آرزو کرتے رہے

عاشقانِ مصطفےٰ ہر دَور میں ہر موڑ پر
آپ کے نقشِ قدم کی جستجو کرتے رہے

قابلِ صد رشک ہے اُن کا طریقِ بندگی
جو نمازی اپنے اشکوں سے وضو کرتے رہے

اہلِ ایماں نے کیے سجدے عجب انداز سے
سر کٹا کے اپنے سر کو سرخرو کرتے رہے

ہو گئے گوشہ نشیں سارے وظیفے چھوڑ کر
ہم تصوّر میں اُنھی کو رُو برُو کرتے رہے

دو جہاں میں وہ ظہوریؔ پا گئے ہیں آبرو
جو بھی نامِ مصطفےٰ کی آبرو کرتے رہے

○

دردو آلام کا جس وقت اندھیرا ہوگا
ذکرِ محبوبِ خدا سے ہی سویرا ہوگا
اشک آنکھوں سے بہا رُوح کو تسکین ملے
ان کا ہو ان کے سوا کوئی نہ تیرا ہوگا
اے چراغوں سے درو بام سجانے والے
دِل کے آنگن کو سجا اُن کا بھی پھیرا ہوگا
فکرِ عقبےٰ سے نہ ہوگا وہ پریشان کبھی
یادِ سرکارؐ کا جس دِل میں بسیرا ہوگا
ہے گنہگار ظہوریؔ بھی ثنا خوانِ رسولؐ
حشر میں نامۂ اعمال یہ میرا ہوگا

○

آپ کا جو غلام ہوتا ہے
لائقِ احترام ہوتا ہے

جھومتی ہے فضائے ارض و سما
ذکرِ خیر الانام ہوتا ہے

سرورِ انبیاء کی یاد آئی
لب پہ جاری سلام ہوتا ہے

میکش مصطفےٰ کے ہاتھوں میں
حوض کوثر کا جام ہوتا ہے

درحقیقت نماز ہے اُن کی
عشق جن کا امام ہوتا ہے

وہ ظہوری جسے قبول کریں
وہ ہی مقبول عام ہوتا ہے

○

کیا لطف ہے سخن کا اگر چشم تر نہ ہو
ملتا نہیں ہے دردِ جواں کی نظر نہ ہو

ہو اس طرح سے اپنی مدینے میں حاضری
آئے درِ حبیب تو اپنی خبر نہ ہو

جھکتا ہے میرا دل بھی مرے سر کے ساتھ ساتھ
ممکن نہیں کہ آپ کی یہ رہگذر نہ ہو

جس شب رُخِ حبیبؐ کا جلوہ نصیب ہو
پھر اُس کی حشر تک بھی الٰہی سحر نہ ہو

زخمِ خیالِ یار ہی دل کا علاج ہے
مانگو یہی دعا کہ دعا میں اثر نہ ہو

بے کیف زندگی ہے ظہوری تمام اگر
مجھ کو نصیب آپؐ کے در کا سفر نہ ہو

○

جرمِ عصیاں سے رہا ہونے کا چارا مانگو
مانگنے والو محمدؐ کا سہارا مانگو

ہاتھ پھیلا کے زر و سیم طلب کرتے ہو
ان کے فیضان کی دولت بھی خدارا مانگو

بحرِ ظلمات میں کام آئیگا دامانِ کرم
ناخدا ان کو سمجھ لو تو کنارا مانگو

روزِ محشر سے نہ گھبراؤ تڑپنے والو!
میری سرکار کی رحمت کا اشارا مانگو

ساقئ کعبہ کا ہر جام صدا دیتا ہے
پینا چاہو تو مدینے کا نظارا مانگو

اور مانگو نہ ظہوری کوئی بس اس کے سوا
اپنے اللہ سے اللہ کا پیارا مانگو

○

بجز رحمت نہیں کوئی سہارا یا رسُول اللہؐ
کرم کی بھیک پہ میرا گزارا یا رسُول اللہؐ

عجب تاثیر نامِ پاک میں رکھی ہے قدرت نے
زمانہ جھوم اُٹھا جب بھی پکارا یا رسُول اللہؐ

اُسے باغِ اِرم کی آرزو باقی نہیں رہتی
جو کرلے تیرے روضے کا نظارا یا رسُول اللہؐ

اِدھر ہو پیکرِ عصیاں اُدھر ہو رحمتِ عالم
بھلا پھر ضبط کا کیسے ہو یارا یا رسُول اللہؐ

مجھے معلُوم ہے اپنے عمل کی تنگ دامانی
فقط اِک نام ہے لب پہ تمہارا یا رسُول اللہؐ

ظہوری کو بھی تیرے نام لیواؤں سے نسبت ہے
رہے نہ منتظر قسمت کا مارا یا رسُول اللہؐ

○

اُن کی آنکھوں پہ فِدا چاند ستارے ہونگے
جن کی قسمت میں مدینے کے نظارے ہونگے

نُور ہی نُور اُجالا ہی اُجالا ہوگا
جس طرف چشمِ محمدؐ کے اشارے ہونگے

حشر میں اُن کے سوا کون سہارا دے گا
نام کِس کِس کے وہاں سب نے پکارے ہونگے

رہ کے سدرہ پہ محمدؐ کی رفاقت کے بغیر
کیسے جبریلؑ نے لمحات گذارے ہونگے

خاکِ طیبہ پہ جنہیں چین کی نیند آئی ہے
وُہ مسافر ہمیں جی جان سے پیارے ہونگے

رُو برُو بیٹھنے والوں نے تھوڑی اُن کے
کِس طرح جلوے نگاہوں میں اُتارے ہونگے

○

اے حبیبِ خدا میرے پیارے نبی بیکسوں کا سہارا ترا نام ہے
کیوں نہ دُنیا ترے نام پر ہو فِدا جب خدا کو بھی پیارا ترا نام ہے

یہ زمیں آسماں یہ مکاں لامکاں تیرے دَم سے ہے روشن یہ سارا جہاں
عرش کی رونقیں فرش کی محفلیں دو جہاں کا نظارا ترا نام ہے

منتہائے کرم رحمتِ دو جہاں۔ شافعِ عاصیاں مونسِ بیکساں
اُس کی قسمت بھلی اس کی مشکل ٹلی۔ جِس کسی نے پکارا ترا نام ہے

روزِ محشر نہ کوئی بھی حامی بنا۔ اِک سہارا ترا نامِ نامی بنا
اس گھڑی جو مصیبت میں کام آئیگا۔ رحمتوں کا اشارا ترا نام ہے

آبرُو دے جسے آبرُو دے مرے۔ فکرِ عقبےٰ ظہُوری بھلا کیوں کرے
کوئی غم کیسے نزدیک آ جائے بھلا۔ جب وظیفہ ہمارا ترا نام ہے

○

مدحتِ محبوب میں آیاتِ قرآں کا نزول
اس سے بڑھ کر اور کیا ہو عظمتِ نعتِ رسولؐ

حُسنِ مصطفوی سے تابندہ ہے بزمِ کائنات
غازۂ روئے چمن ہے آپ کے قدموں کی دُھول

حضرتِ حسّان بن ثابت رضؓ ہمارے رہنما
شاعری میں جن کی پنہاں نعت گوئی کے اصُول

چاہتا ہے تو اگر دونوں جہاں میں نام ہو
آبروئے ماز نامِ مصطفےٰؐ ہرگز نہ بھول

میں تہی دامن ظہوریؔ پیش کیا تحفہ کروں
نذرِ اوصافِ نبیؐ ہیں چند یہ شعروں کے پھول

○

جامِ وحدت ساقیٔ کوثر کے پیمانے کا نام
حشر تک روشن رہے گا اُنکے میخانے کا نام

ہے طریقت در حقیقت جستجو سرکار کی
اور شریعت ان کے نقشِ پا پہ مٹ جانے کا نام

صورتِ شمع حقیقت میں ہے تصویرِ وفا
عشق کی تفسیر ہے دراصل پروانے کا نام

جائے سدرہ نور کی مخلوق کا ہے منتہیٰ
عظمتِ خیر البشر ہے آگے بڑھ جانے کا نام

عاشقوں کے دین میں ہے زندگی قربِ حبیب
موت ہے محبوب کی محفل سے اُٹھ جانے کا نام

بیخبر کب تک رہے گا راہ و رسمِ عشق سے
ہے ظہوری بھی تو آخر ان کے دیوانے کا نام

○

مجھ پہ بھی کرم ہو کبھی سرکارِ مدینہ
دِل میرا بھی ہے طالبِ دیدارِ مدینہ

مجرم کو جہاں بھیک ملے لطف و عطا کی
بے مثل ہے کونین میں دربارِ مدینہ

بکتے ہیں کروڑوں دلِ عشاق یہاں پر
اللہ رے یہ رونقِ بازارِ مدینہ

جو کچھ بھی کوئی آکے یہاں مانگے، ملے گا
ہر چیز کے مختار ہیں سرکارِ مدینہ

دیکھو نہ حقارت سے مجھے دیکھنے والو
آنکھوں میں لیے پھرتا ہوں انوارِ مدینہ

قدسی بھی زیارت کو ہیں بیتاب ظہوری
ہیں رشکِ دو عالم در و دیوارِ مدینہ

○

ہم بھی انؐ کے دیار جائیں گے
جائیں گے بار بار جائیں گے

ان کے در پہ نثار کرنے کو
لے کے اشکوں کے ہار جائیں گے

خاکِ طیبہ کی خاک ہونے کو
ہم بھی مستانہ وار جائیں گے

جس پہ دورِ خزاں نہیں آتا
دیکھنے وہ بہار جائیں گے

آئے گا ایک دن کہ سُوئے حرم
ہو کے مثلِ غبار جائیں گے

وُہ ظہُوری عجب سماں ہو گا
جب سرِ کوئے یار جائیں گے

○

اے شبِ ہجر مجھ کو بتا دے ذرا یاد اُن کی ستائے تو میں کیا کروں
چین سے دیکھو سارا جہاں سو گیا نیند مجھ کو نہ آئے تو میں کیا کروں

میں نے مانگی شب و روز ہی یہ دُعا میرے مولا مدینہ مجھے بھی دکھا
مجھ سے جو ہو سکا وہ تو میں نے کیا میری باری نہ آئے تو میں کیا کروں

جا کے کہنا مدینے نسیمِ سحر کوئی بیٹھا ہُوا ہے سرِ رہگذر
عمر ساری گذر جائے آقا اگر یونہی بیٹھے بٹھائے تو میں کیا کروں

اِک زمانہ ہُوا رنج سہتے ہُوئے ہر گھڑی دردِ فرقت میں رہتے ہُوئے
آنسوؤں کے سمندر میں بہتے ہُوئے میرا دِل ڈوب جائے تو میں کیا کروں

میرا دِل میرے ہاتھوں سے جاتا رہا روٹھی تقدیر کو میں مناتا رہا
یہ زمانہ تو دامن چھپاتا رہا تو بھی دامن بچائے تو میں کیا کروں

عقل دیتی رہی مجھ کو دھوکا سدا عشق تھا جس نے منزل پہ پہنچا دیا
عقل سے دشمنی پہ خفا ہو رہی بھلا کوئی اُنگلی اٹھائے تو میں کیا کروں

○

رحمت نے بڑھ کے اُس کو گلے سے لگالیا
جس کو مرے حضورؐ نے در پہ بُلالیا

اُس آفتابِ نُور کے انوار دیکھیے
صحرا کو کائنات کا مرکز بنالیا

کیا پُوچھتے ہو وُسعتِ دامانِ مصطفیٰؐ
سائے نے جس کے حشر کا میداں چھپالیا

یہ انتہائے وصل نصیبِ بشر کہاں
خالق نے اپنے بندے سے پردہ اٹھالیا

مختارِ کائنات کا فیضان کیا کہوں
وہ جس نے قدسیوں کو بھی در پہ جُھکالیا

وہ روزِ عید ہو گا ظہوری مرے لیے
جس روز ان کو جا کے غمِ دل سنالیا

حضوری

خزینے رحمتوں کے پا رہا ہوں
مدینے میں بُلایا جا رہا ہوں
مدینے جانے والے خوش نصیبو
ٹھہر جاؤ کہ مَیں بھی آ رہا ہوں
نظارے سینکڑوں جلوے ہزاروں
حضُوری کے لئے ٹھکرا رہا ہوں
کرم مجھ پہ اُنہی کا ہو رہا ہے
ترانے جن کے مَیں گا تا رہا ہوں
اُدھر آقا کھڑے خیرات دینے
یہاں جھولی دیکھ کر شرما رہا ہوں
ظہوری اُن کے در پہ جا رہا ہوں
ثنا خواں عمر بھر جن کا رہا ہوں

○

پھر مدینے کو چلا قافلہ دیوانوں کا
منتظر خود ہے خدا آپ کے مہمانوں کا

شمع ایوانِ رسالت پہ فدا ہونے کو
شوق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے پروانوں کا

سینکڑوں جنتیں قربان ہوئی جاتی ہیں
مرتبہ دیکھو مدینے کے بیابانوں کا

درِ اقدس کی زیارت ہو قضا سے پہلے
حج اکبر ہے یہی سوختہ سامانوں کا

مرے اشعار ہیں کیا ان کی حقیقت کیا ہے
تذکرہ ہے دلِ بیتاب کے ارمانوں کا

والئ کون و مکاں ہیں جہاں راحت فرما
وہی عنواں ہے ظہوری مرے افسانوں کا

○

ہر لحظہ ہے رحمت کی برسات مدینے میں
فیضانِ محمد ہے دن رات مدینے میں

پلکوں پہ سجاؤں گا مَیں خاک مدینے کی
لے جائیں اگر مجھ کو حالات مدینے میں

کچھ بار دُرودوں کے ہے زادِ سفر میرا
لے جاؤں گا اشکوں کی سوغات مدینے میں

عرشی بھی سوالی ہیں فرشی بھی سوالی ہیں
ملتی ہے شفاعت کی خیرات مدینے میں

دربار سے کوئی بھی ناکام نہیں پھرتا!
سنتے ہیں وہ سائل کی ہر بات مدینے میں

جس ذات کی برکت سے ہے نام ظہوری کا
ہے جلوہ نما ہر سو وہ ذات مدینے میں

○

جب مسجدِ نبویؐ کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمدؐ کا دربار نظر آئے

بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غمخوار نظر آئے

مکے کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکارؐ نظر آئے

چھوڑ آیا ظہوری میں دل و جان مدینے میں
اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

ہواؤ! سرورِ عالم کے در کی بات کرو
گھٹاؤ! طیبہ کے شام و سحر کی بات کرو

سُناؤ مجھ کو نہ غیر جہاں کے افسانے
مدینے پاک کے پیارے سفر کی بات کرو

غمِ فراقِ نبیؐ میں جو با وضو ہی رہے
خوشا نصیب اِسی چشمِ تر کی بات کرو

جشاد و سرے مرے دوستو حبیبوں کی
مدینے والے مرے چارہ گر کی بات کرو

وہ جن کے دم سے بساطِ حیات قائم ہے
نبیؐ کے باغ کے برگ و ثمر کی بات کرو

ظہوری دیکھ کے آیا ہوں ذرے طیبہ کے
نہ میرے سامنے شمس و قمر کی بات کرو

○

جس کی دربارِ محمد ﷺ میں رسائی ہوگی
اُس کی قسمت پہ فدا ساری خدائی ہوگی

سانس لیتا ہوں تو آتی ہے مہک طیبہ کی
یہ ہوا کوچۂ سرکار سے آئی ہوگی

روزِ محشر نہ کوئی اور سہارا ہوگا
سب کے ہونٹوں پہ محمد ﷺ کی دُہائی ہوگی

چاند قدموں پہ گِرا اُن کا اِشارا جو ہُوا
وقت کیسا تھا وُہ جب اُنگلی اٹھائی ہوگی

دِل تڑپ جائے گا اے زائرِ بطحا تیرا
تیری جس وقت مدینے سے جُدائی ہوگی

تجھ سے پُوچھا نہ نکیروں نے ظہوری کچھ بھی
قبر میں نعتِ نبی تُو نے سُنائی ہوگی

○

بڑی شان والا مدینے کا والی
بڑے سے بڑا جن کے در کا سوالی

فرشتے بھی میری جبیں چومتے ہیں
میں جب چوم لوں اُنکے روضے کی جالی

جہاں میں انوکھا ہے اُن کا مدینہ
زمانے میں ہے اُن کی چوکھٹ نرالی

ملے اُن کی رحمت کی خیرات سب کو
گیا کوئی بھی اُن کے در سے نہ خالی

کہاں یہ حضوری کہاں میں ظہوری
میں ادنےٰ سے ادنیٰ وہ عالی سے عالی

دیارِ پاک میں گُذرا مہینہ یاد آئے گا
جگر سے ہُوک اُٹھے گی مدینہ یاد آئے گا

جہاں سے عاصیوں کو بھیک ملتی ہے شفاعت کی
میرے آقا کی رحمت کا خزینہ یاد آئے گا

ریاض الجنّہ جس کو سرورِ عالمؐ نے فرمایا
جُھکے گا سر تو وُہ جنّت کا زینہ یاد آئے گا

معطّر ہوگئیں جس سے فضائیں ہر دو عالم کی
بہاروں کو محمّدؐ کا پسینہ یاد آئے گا

نگاہیں گُنبدِ خضرا کے نظّاروں کو ترسیں گی
مدینہ یاد آئے گا مدینہ یاد آئے گا

مرے دِل میں تمنّاؤں کے پھر طوفان اُٹھیں گے
ظہُوری جب کبھی حج کا مہینہ یاد آئے گا

○

کہیں نہ دیکھا زمانے بھر میں جو کچھ مدینے میں آ کے دیکھا
تجلیوں کا لگا ہے میلہ جدھر نگاہیں اُٹھا کے دیکھا

وُہ دیکھو دیکھو سنہری جالی۔ اِدھر سوالی اُدھر سوالی
قریب سے جو بھی اُن کے گذرا حضُور نے مسکرا کے دیکھا

عجیب لذت ہے بیخودی کی عجب کشش ہے درِ نبیؐ کی
سُرور کیسا ہے کچھ نہ پُوچھو لپٹ کے سینے لگا کے دیکھا

طوافِ روضے کا کر رہی ہیں یہاں وہاں اشکبار آنکھیں
ہے گونج صلِ علیٰ کی ہر سُو جہاں جہاں بھی جا کے دیکھا

جہاں گئے اُن کا ذکر چھیڑا جہاں رہے اُن کی یاد آئی
نہ غم زمانے کے پاس آئے نبیؐ کی نعتیں سُنا کے دیکھا

ظہوریؔ جاگے نصیب تیرے بس اک نگاہِ کرم کے صدقے
کہ بار بار اپنے دَر پہ تجھ کو تیرے نبی نے بُلا کے دیکھا

○

یا رسُول اللہ ترے دَر کی فضاؤں کو سلام
گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

والہانہ جو طوافِ روضۂ اقدس کریں
مست و بیخود وجد میں آتی ہواؤں کو سلام

شہرِ بطحا کے درو دیوار پہ لاکھوں دُرود
زیرِ سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام

جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تا قیامت اُن فقیروں اور گداؤں کو سلام

مانگتے ہیں جو وہاں شاہ و گدا بے امتیاز
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام

اے ظہوری خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز
اُن کے اشکوں اور اُن کی التجاؤں کو سلام

در پہ رہنے والے خاصوں اَور عاموں کو سلام

یا نبیؐ تیرے غُلاموں کے غلاموں کو سلام

کعبۂ کعبہ کے خوش منظر نظاروں پہ درود

مسجدِ نبویؐ کی صُبحوں اور شاموں کو سلام

جو پڑھے جاتے ہیں روز و شب ترے دربار میں

پیش کرتا ہے ظہوریؔ اُن سلاموں کو سلام

دُکھیوں کا سہارا تیری گلی — بے یاروں کا یارا تیری گلی
بے چاروں کا چارا تیری گلی — سُکھ چین ہمارا تیری گلی
منگتوں کا گذارا تیری گلی — رحمت کا اشارا تیری گلی
ہر آنکھ کا تارا تیری گلی — مَولا کا نظارا تیری گلی

درد و آلام کے مارے ہوئے کیا دیتے ہیں
ہم تو بس اُن کی نگاہوں کو دُعا دیتے ہیں

جو بھی مجرم مری سرکار کے دامن میں چھپے
عرش والے اُسے جنّت کی سزا دیتے ہیں

عقل والوں کے نصیبوں میں کہاں ذوقِ جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لُٹا دیتے ہیں

اللہ اللہ کیے جانے سے نہ اللہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

بندہ بنتا ہے خدا کا تو گدا بن اُن کا
جو فقیروں کو شہنشاہ بنا دیتے ہیں

یاد آتی ہے مدینے کی ٹھوکری جو ہمیں
غم کے مارے ہوئے کچھ اشک بہا دیتے ہیں

○

جسے مل گیا کملی والے کا دامن　اُسے دو جہاں کا خزانہ ملا ہے
بھلا باغِ جنّت کو وہ کیا کریگا　مدینے میں جس کو ٹھکانہ ملا ہے
کسی کو زمانے کی دولت ملی ہے　کسی کو جہاں کی حکومت ملی ہے
مَیں اپنے مقدّر پہ قربان جاؤں　مجھے یار کا آستانہ ملا ہے
نمازیں پڑھے جا اذانیں دیئے جا　شب و روز سجدے پہ سجدے کیے جا
نمازیں اُسی کی اذانیں اُسی کی　جسے پنجتن کا گھرانہ ملا ہے
دیئے جا تو زاہد خدا کی دہائی　خِرد نے تری چھین لی ہے رسائی
اُسی کی ہُوئی ہے یہ ساری خدائی　نبیؐ کا جسے آستانہ ملا ہے
جسے مل گئی اُن کے دَر کی گدائی　اُسے دولتِ دو جہاں ہاتھ آئی
درِ مصطفٰےؐ تک ہے جس کی رسائی　شفاعت کا اُس کو بہانہ ملا ہے
ظہوریؔ قلم کی یہی آبرو ہے　کہ ذکرِ محمّد سے یہ سُرخرو ہے
محمّد کا روضہ مرے رُوبرو ہے
دُرودوں کا مجھ کو ترانہ ملا ہے

صدائیں دُرودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سُن کے دِل شاد ہوتا رہے گا
خُدا رکھے آباد اہلِ نظر کو محمّد کا میلاد ہوتا رہے گا

محمّد دیا حق نے اسمِ گرامی ہمیں جاں سے پیارا ہے یہ نامِ نامی
وسیلۂ رُومیؔ، وظیفۂ جامیؔ یہی نام ہے یاد ہوتا رہے گا

سکونِ دِل و جاں خیالِ نبیؐ ہے نگاہوں کا مرکز جمالِ نبیؐ ہے
جسے آرزوئے وصالِ نبیؐ ہے وُہ دِل غم سے آزاد ہوتا رہے گا

گُلوں کا تبسّم رُخِ والضحٰی سے وجودِ گُلستاں دمِ مصطفٰے سے
وُہ گُلشن نہیں ہے جہاں وہ نہیں ہے وہ خالی ہے برباد ہوتا رہے گا

لدا ہے جو شاہِ اُمم کی گلی کا اُسے کوئی طعنہ نہ دے مفلسی کا
وُہ اُجڑا نہیں ہے دَرِ ہے سخی کا حقیقت میں آباد ہوتا رہے گا

نوائے ظہوری ثنائے نبیؐ ہے مرادِ دین و ایمان رضائے نبیؐ ہے
جو محرومِ لطف و عطائے نبیؐ ہے وہ ناکام و ناشاد ہوتا رہے گا

○

تیرے قدموں میں آنا مرا کام تھا میری قسمت جگانا ترا کام ہے
میری آنکھوں کو ہے دید کی آرزو رُخ سے پردہ اٹھانا ترا کام ہے

تیری چوکھٹ کہاں اور میری جبیں تیرے فیضِ کرم کی تو حد ہی نہیں
جن کو دنیا میں کوئی نہ اپنا کہے اُن کو اپنا بنانا ترا کام ہے

میرے دِل میں تری یاد کا راج ہے ذہن تیرے تصور کا محتاج ہے
اِک نگاہِ کرم ہی مری لاج ہے لاج میری نبھانا تیرا کام ہے

آخری وقت ہو تیرے بیمار کا ایک قطرہ ملے جامِ دیدار کا
آخری میرے دل کی ہے حسرت یہی، اب یہ حسرت مٹانا ترا کام ہے

توشۂ آخرت ہے ثنا خوان کا ذِکر کرتا رہے تیرے فیضان کا
نعت تیری سُنانا مرا کام ہے میری بگڑی بنانا ترا کام ہے

میرے دِل کا سکوں میرے دِل کی صدا ہے ظہوری ثنائے حبیبِ خداؐ
یہ صدائے عقیدت اے بادِ صبا جا کے ان کو سُنانا ترا کام ہے

○

کیف ہی کیف ہے ساقی ترے میخانے میں
جانے کیا چیز پلا دیتے ہو پیمانے میں

تیری محفل سے نکل آئے تو محسوس ہُوا
گلستاں چھوڑ کے ہم آ گئے ویرانے میں

جو درِ یار پہ جُھکنے سے ہُوا ہے حاصل
وُہ مزا کعبے میں آیا ہے نہ بتخانے میں

قُربِ ساقی نے ہر اک رنج سے آزاد کیا
غم کا احساس نہیں ہے کسی مستانے میں

شمع روشن ہو تو پھر جاں کی حفاظت کیسی
ہوش باقی نہیں رہتا کسی پروانے میں

سُن کے عشاق اسے اپنی کہانی سمجھے
وہ حقیقت ہے ظہوری ترے افسانے میں

میری خوش بختی کے آثار نظر آتے ہیں
سامنے آنکھوں کے سرکار نظر آتے ہیں

جامِ صدیقؓ ہے لبریز مئے کوثر سے!
عالمِ وجد میں مے خوار نظر آتے ہیں

کِس کی مدہوش نگاہوں کا ہے اعجاز یہاں
رقص کرتے در و دیوار نظر آتے ہیں

جِس پہ پڑ جائے کِسی مردِ قلندر کی نظر
اُس کو سب فلسفے بیکار نظر آتے ہیں

حق پرستوں کے لہُو سے یہ صدا آتی ہے
اہلِ ایمان سرِ دار نظر آتے ہیں

جب سے آیا ہے ظہوریؔ ترے میخانے میں
دشت بھی اَب مجھے گلزار نظر آتے ہیں

○

نہیں ہے دعوٰے مجھے کوئی پارسائی کا!
سہارا بس ہے ترے در سے آشنائی کا
تمہارے چاہنے والوں میں کمتریں ہوں مگر
مری جبیں پہ نہیں داغ بے وفائی کا
امیر سارے جہاں کے اُسے سلام کریں
ہے جس کے ہاتھ میں کاسہ تری گدائی کا
ترے کرم نے کیا سب سے بے نیاز مجھے
نہیں ہے خوف زمانے کی کج ادائی کا
جہاں پہ اور دوا کوئی کارگر نہ ہوئی
اثر پڑا ہے ترے نام کی دُھائی کا
ظہوری روز بُلا کے مجھے وہ سنتے ہیں
صِلہ مِلا ہے مجھے میری خوش نوائی کا

ترے نام سے ہی تو میرا بھرم ہے
مری زِندگی تیرا لطف و کرم ہے

جہاں میں ہُوا سر اٹھانے کے قابل
ترے سامنے سر کیا جب سے خم ہے

ترے در سے وابستگی کی بدولت
نہ فکرِ جہاں ہے، نہ عُقبیٰ کا غم ہے

کِسی موڑ پر نہ قدم لڑکھڑائے
مرا رہنما تیرا نقشِ قدم ہے

اُسی چشم کو چشمِ بینا کہیں گے
میسر جسے سوزِ الفت کا غم ہے

سلامت رہے تیرا حُسنِ عنایت
ترے دَم سے ہی تو ظہوری کا دم ہے

○

ہُوا جو بھی تیری نظر کا نشانہ
اُسی کی خدائی اُسی کا زمانہ
ترے ظرفِ عالی نے ہی لاج رکھ لی
نہ تھا میرا کوئی جہاں میں ٹھکانہ
عبادت کے قصّے ریاضت کی باتیں
بجز پیرِ کامل فسانہ فسانہ
مقدر ہے ان کا سدا ہاتھ ملنا
ٹھکانے پہ آ کے جو ہوں بے ٹھکانہ
عقیدت کا دامن نہ ہاتھوں سے چھوٹے
یہی ہے محبت کا پہلا ترانہ
نگاہِ کرم ہے ضروری وگرنہ
کہاں میں کہاں یار کا آستانہ

○

کوئی مدہوش ہو جائے کوئی ہشیار ہو جائے
وہی خوش بخت ہے جس پر نگاہِ یار ہو جائے

عجب اعجاز ہے پیرِ مغاں کے لب کی جنبش میں
وہ دیوانہ جسے کہہ دے وہی ہشیار ہو جائے

ہجومِ میکشاں ساغر بکف ہے میکدے والو
مرے ساقی سے یہ کہہ دو کہ اب دیدار ہو جائے

گرا دو جام مستو! آج کی شب اور بڑھو آگے
قدم بوسی پہ ساقی کی ذرا تکرار ہو جائے

مبارک ہے گھڑی اے شیخ تو بھی جام اک پی لے
تری سوئی ہوئی تقدیر بھی بیدار ہو جائے

نہ ساغر ہے نہ پیمانہ ہے اک دل وہ بھی دیوانہ
ظہوری پر بھی اے ساقی نظر اک بار ہو جائے

○

اکٹھے ہو گئے جب بھی ترے میخوارِ میخانہ
خوشی میں جھوم جاتے ہیں درو دیوارِ میخانہ

وضو اشکوں سے ہوتا ہے یہاں ہر بادہ خوار دل کا
ہوئے سجدے ادا جب بھی ہوا دیدارِ میخانہ

مری آنکھوں میں کوئی روشنی جچتی نہیں یارو
مجھے جب سے نظر آنے لگے انوارِ میخانہ

نبیؐ کا عشق ، مرشد کی نظر بیداریاں شب کی
یہ دولت ہو تو پھر چلتا ہے کاروبارِ میخانہ

نگاہوں سے نگاہوں نے کیے لبریز پیمانے
اسی رسمِ وفا کا نام ہے دربارِ میخانہ

ظہوری قلب مضطر کی تمنا ہے دمِ آخر
رہے پیشِ نظر میرے ، مری سرکارِ میخانہ

○

جو محروم ہیں تیرے لطف و کرم سے پھریں گے سدا دَر بدر مارے مارے
نہیں بدنصیبی تو پھر اَور کیا ہَے ۔ سہارا مِلا اور ہُوئے بے سہارے
نظر آ رہا ہَے کہ دریا رواں ہَے مگر پُوچھتے ہیں کہ پانی کہاں ہَے
ستم یہ مقدّر کا دیکھو کہ پیاسے چلے جا رہے ہیں کنارے کنارے
ہُوئے دُور جو بھی ترے آستاں سے زمیں پہ سمجھو وہ گرے آسماں سے
بچھڑتے ہیں راہی جو خود کارواں سے، انہیں کس طرح اُن کی منزل پکارے
مِلی مُفت میں تھی محبّت کی دَولت سمجھ کر بھی سمجھی نہ کچھ قدر و قیمت
عقیدت کی بازی کو اِک کھیل سمجھا اُٹھے اِس طرح پھر کہ جیتے نہ ہارے
جنہیں مِل گیا تیرے غم کا سہارا ۔ سمجھتے ہیں طُوفان کو وُہ کنارا!
انہیں ہر قدم پر تمھاری نگاہیں سدا رہنمائی کے دیں گی اشارے
مِلی دولتِ درد مجھ کو ظہوری تمنّا ہُوئی ہَے مرے دِل کی پُوری!
مرے بختِ تاباں پہ ہیں رشک کرتے فلک کے چمکتے ہُوئے چاند تارے

○

سکونِ دِل آرامِ جاں مِل گیا ہے
مجھے یار کا آستاں مِل گیا ہے

غمِ یار جب سے میّسر ہُوا ہے
مِرے دِل کو اِک پاسباں مِل گیا ہے

مُقدّر کھُلا آج میری جبیں کا
تمھارے قدم کا نشاں مِل گیا ہے

نہ خوف آندھیوں کا نہ ڈر بجلیوں کا
گُلستاں میں وُہ آشیاں مِل گیا ہے

مِرے آکے منزل قدم چُومتی ہے
کہ ایسا مجُھے کارواں مِل گیا ہے

ہے تجُھ پر کسی کا کرم اے ظہوریؔ
تجھے ایسا طرزِ بیاں مِل گیا ہے

میرے ہاتھوں میں جام ساقی کا
میرے ہونٹوں پہ نام ساقی کا

لڑکھڑاتا ہے میری فطرت میں
تھام لینا ہے کام ساقی کا

پی رہا ہوں شراب اشکوں کی
سُن رہا ہُوں کلام ساقی کا

اہلِ دِل اِعتراف کرتے ہیں
فیض ہوتا ہے عام ساقی کا

چھوڑ دی راہ چلنے والوں نے
آرہا ہے غُلام ساقی کا

سُن رہے ہیں لبِ طہُوری پر
تذکرہ ہے مدام ساقی کا

ہوش و مستی سے مجھے کچھ بھی سروکار نہیں
تشنۂ دید ہوں ساغر مجھے درکار نہیں

میں ہوں سرکارِ دو عالم کے فدائی کا غلام
لائقِ نار ہو جو میں وہ گنہگار نہیں

جو انہیں دیکھ کے پھر اور کسی کو دیکھے
اک تماشائی ہے وہ طالبِ دیدار نہیں

اپنے ساقی کے سوا غیر سے مانگوں تو حرام
جو نیا میکدہ ڈھونڈے میں وہ میخوار نہیں

آپ سے بڑھ کے کسی اور کی چاہت ہو مجھے
نہیں ایسا نہیں ہرگز، مری سرکار نہیں

آپ کے لطف و کرم کا ہے ظہوری سائل
آپ سے بڑھ کے مرا کوئی بھی غمخوار نہیں

○

تری جس پہ ساقی نظر ہوگئی ہے
اسے دو جہاں کی خبر ہوگئی ہے

مِلا ہے مِری زِندگی کو ٹھکانہ
تِری ٹھوکروں میں بسر ہوگئی ہے

مجھے آستاں پر ہی رہنے دو ساقی
جبیں واقفِ سنگِ در ہوگئی ہے

اُجالا مِلا ہے مِری شامِ غم کو
تِری یاد آئی سحر ہوگئی ہے

مِرا جام بھی میکشو بھر گیا ہے
مِری آنکھ بھی آج تر ہوگئی ہے

ظہوری دُعا میں وُہ یاد آگئے ہیں
دُعا ہمکنارِ اثر ہوگئی ہے

○

نظامِ بادہ نوشی مرضیٔ پیرِ مغاں تک ہے
نگاہِ یار کی منزل خدا جانے کہاں تک ہے

کسی بھی غم کی اُلجھن ہو یا دِل کی بیقراری ہو
ہماری دوڑ تو بس اک ترے ہی آستاں تک ہے

غبارِ راہِ جاناں پر فدا اہلِ جنوں ہو جائے
خِرد کا منتہیٰ تو منزلِ نام و نشاں تک ہے

کرم اُن کا کہ ہوں میں مجلسِ حسانؓ میں شامل
رسائی میری نسبت کی نبیؐ کے مدح خواں تک ہے

پھر اس کے بعد محفل میں رہے گا دورِ خاموشی
یہ بادۂ ہُو تو یارو اختتامِ داستاں تک ہے

ترے دردِ محبت کو نصیرؔ کون سمجھے گا
یہاں اظہار کی صورت فقط طرزِ فغاں تک ہے

○

مرحبا سَرورِ کونین مدینے والے
ہم گنہگاروں کے سُکھ چین مدینے والے
نام ہونٹوں پہ ترا آیا تو محسوس ہُوا
مِل گئی دَولتِ دارین مدینے والے
یاد کر کے ترے دربار کے نظاروں کو
خُوب روتے ہیں مرے نَین مدینے والے
دیکھ لیتا ہوں مدینے کا مسافر جو کہیں
دِل مرا ہوتا ہے بے چین مدینے والے
ایک مُدّت سے ہوں بیتابِ زیارت آقا
ہو کرم صدقۂ حسنین مدینے والے
مَیں کہاں میری حقیقت ہی بھلا کیا ہے
تاجِ شاہاں تری نعلین مدینے والے

○

دِلدار بڑے آئے محبوب بڑے دیکھے
جو دیکھے سبھی انکے قدموں میں پڑے دیکھے

سردارِ دو عالم کی تعظیم کے کیا کہنے
مُرسل بھی سبھی جن کی راہوں میں کھڑے دیکھے

یاد اُنکے پسینے کی جب دِل میں اُتر آئی
پلکوں کے کنارے پہ موتی سے جڑے دیکھے

محبوب کی مدحت میں ہے تابِ سخن کس کو
سب اہلِ سخن میں نے حیرت میں گڑے دیکھے

اُن جیسا ظہوری اب آئیگا نہ دُنیا میں
دلدار بڑے آئے محبوب بڑے دیکھے

ظہوری صاحب اہلِ محبت و عقیدت کی محبوب شخصیت ہیں۔ میں نے اُن کو پہلی مرتبہ اپنے والدِ گرامی حضرت قبلہ پیر محمد معصوم بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کلام پیش کرتے ہوئے سنا۔ حضرت موصوف اقبالؒ اور دیگر اساتذہ کے علاوہ کسی کا کلام پسند نہیں فرماتے تھے لیکن ظہوری صاحب ان کا کلام کچھ اِس عقیدت و رقت سے سنتے کہ حضورؐ کی محبت میں ڈوب ڈوب جاتے ظہوری صاحب سے یہی محبت مجھے ورثہ میں منتقل ہوئی ہے

پیر آفتاب احمد مجددی
سجادہ نشین دربارِ عالیہ پورہ شریف

محترم الحاج محمد علی ظہوریؔ قصوری نعت گوئی اور نعت خوانی میں امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ بات میرے نوکِ قلم پر ہی نہیں بلکہ ہر اہلِ محبت کی زبان پر ہے۔ ظہوری صاحب نے نعت گوئی کو محض صنف نہیں جانا بلکہ عقیدت قرار دیا ہے۔ اِس لحاظ سے ظہوری صاحب کی ہر نعت حُسنِ عقیدت و حُسنِ صنعت کا مجموعہ ہوتی ہے جو سُننے والے کے دِل میں مودّت کے چراغ روشن کر دیتی ہے۔

اختر سدیدی
فیصل آباد

ملک کے نامور، ممتاز ترین نعت گو الحاج محمد علی ظہوری قصوری کا مجموعۂ نعت نوائے ظہوریؔ شاہراہِ نعت میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اِن کی کئی ایک نعتوں نے قبولِ عام کا اعزاز حاصل کیا ہے جن میں "جب مسجدِ نبوی کے مینار نظر آئے" کو خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ جناب ظہوریؔ کی مختصر جسامت اور میانہ قامت عشقِ مصطفےٰ کا مجسّم مرکزِ نور ہے۔ غرضیکہ نوائے ظہوریؔ تعلقِ نیاز و صہبائے محبت کیف آگیں ایک ولولہ وجذبہ، ایک پیغام اور انقلاب ہے۔

علامہ شبیر احمد ہاشمی
لاہور

توصیفِ نبیؐ ہو گی مقدر سے ظہوری

جو اہلِ محبت ہیں وہ اظہار کریں گے

محمد علی ظہوری

مختصر سی مری کہانی ہے
جو بھی ہے ان کی مہربانی ہے

جتنی سانسوں نے ان کا نام لیا
بس وہی میری زندگانی ہے

کیف طاری ہو اشکباری ہو
یہ ہی ماحول نعت خوانی ہے

چشم تر سے سنائیں حال اپنا
خوش بیانی تو آنی جانی ہے

قبیلہ بنو نجار کی بچیوں کے نام

جنہیں مدینہ منورہ میں آنحضور ﷺ کی آمد پر
نعت خوانی کا اولیں شرف حاصل ہوا

توصیف

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا مادعا للہ داع
ایہا المبعوث فینا جئت بالامر المطاع
نحن وجوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار

ترجمہ

۱- پہاڑی کے اس موڑ سے، جہاں سے قافلے رخصت ہوتے ہیں،
آج چودھویں کا چاند نکل آیا ہے۔

۲- جب تک دنیا میں اللہ کا نام لیوا رہے گا، ہم پر شکر ادا کرنا واجب
رہے گا۔

۳- اے وہ ذات پاک ﷺ جس کو ہمارے درمیان بھیجا گیا ہے، آپ
واجب الاطاعت حکم لے کر آئے ہیں۔

۴- ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں، اے خوش بخت کہ محمد ﷺ آج
ہمارے پڑوسی ہیں۔

فہرست

توصیف

ظہوری کی حضوری اور ان کی نعتیں

کچھ لوگ شروع ہی سے

خوش قسمت ہوتے ہیں۔ انہوں نے محنت اور کمائیاں نہیں کی ہوتیں۔ فقط خوش نصیبی کی چادر اوڑھی ہوتی ہے' اور اپنی کملی میں مست وہ مشقت کی مشکل ترین وادیوں سے بڑے اطمینان سے گزر جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی بس ایک ہی خوبی ہوتی ہے کہ یہ ماننے والے لوگ ہوتے ہیں' اور جب ایک مرتبہ وہ کسی کو مان لیتے ہیں تو پھر تسلیم کے حلقے سے نہ تو باہر جھانک کے دیکھتے ہیں' اور نہ کسی دوسری آہٹ پر کان دھرتے ہیں۔ ظہوری بھی انہی خوش نصیبوں میں سے ایک ہے جو اولون اور سابقون کے نقوش قدم کے ساتھ ماننے والوں کے گروہ کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ گو فاصلہ دور کا ہے لیکن رشتہ قریب کا بلکہ بہت ہی قریب کا ہے۔ اس کی پکار کا لحن اور اس کی صدا کی دلسوزی وہی ہے جو اپنے آقا سے غلامی کی نسبت پیدا کرنے کے بعد ہر متعلق کا طرۂ امتیاز بن جاتی ہے۔ آج سے چند برس پہلے جب میں محمد علی ظہوری سے قصور میں ملا تھا تو یہ ایک نعت خوان تھے' اور ان کی آواز کا سحران کی عقیدت کے رشتوں کو محیط تھا۔ اب یہ خود نعت کہتے ہیں' اور اسی عقیدت اور محبت کے سہارے کہتے ہیں جس نے ان کو ہم سب کے درمیان خوش قسمتی کی چادر اوڑھا رکھی ہے۔ حضرات' نعت کہنا' نعت لکھنا اور نعت پڑھنا بڑے مقدر والوں کا کام ہے۔ بڑے بڑے اونچے درجے کے شاعر گزرے ساری اصناف سخن کا احاطہ کیا لیکن نعت نہ کہہ سکے' مگر

توصیف

چھوٹے چھوٹے سیدھے سادے فن سے نا آشنا شاعروں نے قدموں میں اپنے کچے بھاگ، ناپائیدار وجود اور بے حیثیتی کے سارے اثاثے ہاتھ باندھ کر ڈال دیئے اور مقبول ہو گئے۔ یہاں بھی سرخرو آگے بھی پاس یہاں بھی خوش آگے بھی بامراد۔ محمد علی ظہوری کی نعتیں فن کے عظیم نمونے یا فصاحت و بلاغت کے مرقعے نہیں جو ان پر میں ادبی عارضی و کچی روشنی ڈالوں۔ یہ تو عجز و نیاز اور انکسار اور اخلاط کی دست بستگیاں ہیں۔ جو محبوب کے پسندِ خاطر ہو جائیں تو فقیریاں شاہی میں تبدیل ہو جائیں۔ توجہ میں نہ آئیں تو غلاموں کی فہرست میں اندراج کا اذن ضرور بن جائیں۔ یہ نعتیں اونچے محلوں اور روشن ایوانوں کے لئے نہیں ہیں۔ وہاں پڑھی جانے والی نعتیں بھی بڑی بابرکت اور فضل و کرم کا موجب ہوتی ہیں۔ وہ بھی فروئی نعمت کا باعث ہوتی ہیں، لیکن یہ وہ نعتیں نہیں۔ ظہوری کی نعتیں میرے آپ کے ہمارے محلے اور کوچے کی عرض گزاریاں اور منتیں ہیں جنہوں نے ہمارے ذہنوں کی بجائے دلوں میں جگہ بنائی ہے۔ انہی سے ہم اپنی تاریک راتوں کو اجالتے ہیں اور انہی کے سہارے اپنی ذات کی سیپیوں میں پریم کا موتی پالتے ہیں۔ یہی خوش نصیب لوگ جن کا میں نے ابھی ذکر کیا۔ دولت دنیا اور دولت دین سمیٹنے والوں کی محفل میں جب کبھی آتے ہیں، تو منہ سے کچھ نہیں کہتے کچھ تو رعب بزرگی کی وجہ سے اور کچھ پاس ادب کی بنا پر لیکن کوئی اگر ان کی خاموش نگاہوں کی تحریر پڑھ سکے تو اس بیان کو ارض و سما کی وسعتوں میں گھومتا پائے کہ

اور مانگو نہ ظہوری کوئی بس اس کے سوا
اپنے اللہ سے اللہ کا پیارا مانگو

اشفاق احمد خاں

حمد

لائقِ حمد بھی، ثنا بھی تو
میرا معبود بھی، خدا بھی تو

تیرے اسرار کون جان سکے
سب میں موجود اور جدا بھی تو

بے نواؤں کی آخری امید
بے سہاروں کا آسرا بھی تو

التجا سب ترے حضور کریں
سب کی سنتا رہے دعا بھی تو

توصیف

تو ہی سب سے بڑا مسیحا ہے
سب مریضوں کو دے شفا بھی تو

باعثِ ابتدا ہے ذات تری
واقفِ رازِ انتہا بھی تو

جو نہ کوئی بھی جانے، تو جانے
آرزو تو ہے اور رضا بھی تو

تیرے در کے سبھی سوالی ہیں
قلب کا عرضِ مدعا بھی تو

تجھ سے ظاہر ظہور ہے سب کا
اور ظہوریؔ کی ہے صدا بھی تو

توصیف

شانِ حضور فکرِ بشر میں نہ آ سکے
کوئی بھی مصطفیٰؐ کی حقیقت نہ پا سکے

تفصیل کیا بیان ہو ان کے عروج کی
عرشِ علیٰ پہ ان کے سوا کون جا سکے

والفجر ان کے چہرے کو قرآن نے کہا
مہتاب ان کے حسن کی کیا تاب لا سکے

دیکھے جو ایک بار مدینے کی رونقیں
پھر وہ حرم کی یاد نہ دل سے بھلا سکے

توصیف

جو ہو سکا نہ ذکرِ محمدؐ سے آشنا
محشر میں وہ حضورؐ کو کیا منہ دکھا سکے

جس پر ظہوریؔ ان کی نگاہِ کرم رہے
اس کا نشاں نہ کوئی جہاں سے مٹا سکے

کوئی تسکیں نہ ملی اور نہ دوا کام آئی
ہر کڑے وقت میں آقاؐ کی ثنا کام آئی

ظلمتوں نے جہاں ماحول کو آلودہ کیا
ذکر سرکارؐ سے جو مہکی فضا، کام آئی

اٹھے طوفان کئی بار سفینے ڈوبے
رخ بدلنے کو مدینے کی ہوا کام آئی

سب طبیبوں کی جہاں چارہ گری ختم ہوئی

توصیف

نعت بیمار کی سننے کے لیے آپؐ آئے
اچھا کرنے کے لیے ان کی ردا کام آئی

صوت کا حسن بھی اظہار کو زینت بخشے
پیشِ سرکارؐ مگر دل کی صدا کام آئی

جا کے غاروں میں مرے واسطے رونے والے
حشر میں سب کے لیے تیری دعا کام آئی

روز محشر نہ ظہوریؔ تھا کوئی زادِ عمل
سرورؐ دیں کے تبسم کی ادا کام آئی

کوئی ثانی نہیں، محبوبؐ بنایا ایسا
رب نے سرکارؐ کے پیکر کو سجایا ایسا

مرتبہ ساری خدائی میں بڑا اس کو ملا
کوئی آئے گا کبھی اور نہ آیا ایسا

جو گرے تھے وہ اٹھے، دنیا کے سلطان بنے
مرے آقاؐ نے نگاہوں سے اٹھایا ایسا

دشمنِ جان تھے جو، ہمدم و دمساز بنے
میرے سرکارؐ نے بچھڑوں کو ملایا ایسا

توصیف

جان لینے کے لیے آئے، گرے قدموں میں
میرے آقاؐ نے انھیں جلوہ دکھایا ایسا

والیِ کون ومکاں ہو گئے مہمان ان کے
ابو ایوبؓ نے کُٹیا کو سجایا ایسا

داد دیتے ہیں سرِ عرش ملائک سارے
جشنِ میلاد غلاموں نے منایا ایسا

مرحبا کیوں نہ کہیں رحمتِ عالم کے غلام
ذکرِ سرکار ظہوریؔ نے سنایا ایسا

توصیف

لب پہ جاری نبیؐ کی ثنا چاہیے
ان کی الفت سے دل آشنا چاہیے

میرے سر کو حرم کی فضا چاہیے
میرے دل کو درِ مصطفیٰ چاہیے

آپ آئیں نہ آئیں یہ ان کی رضا
در کھلا چاہیے گھر سجا چاہیے

ہوش کو بھی کوئی ہوش باقی نہیں
آپ آئیں تو کیا مانگنا چاہیے

چپ کھڑا میں رہوں اور وہ کہتے رہیں
مانگو مانگو تمہیں اور کیا چاہیے

توصیف

پوچھنے آ گئے مجھ کو میرے حضورؐ
اس سے بڑھ کے مجھے اور کیا چاہیے

وقفِ سوز و الم، درد دل، چشمِ نم
ان کے بیمار کو کیا دوا چاہیے

صرف اپنی خبر خیر اچھی نہیں
درد اوروں کا بھی بانٹنا چاہیے

غرقِ عصیاں ہوں میں، وہ کہاں میں کہاں
دید کو چشم غوث الوریٰ چاہیے

شامل حال ہے ان کا لطف و کرم
امتی کو تو ان کی رضا چاہیے

وقت آخر ظہوری مہک جائے گا
ان کے دامن کی ٹھنڈی ہوا چاہیے

ﷺ

کام بگڑے بنا نہیں کرتے
آپ جب تک دعا نہیں کرتے

خود خدا بھی ہے نعت گو ان کا
بے سبب ہم ثنا نہیں کرتے

رب ملے کب بجز حبیبِ خدا
عمر گزری خدا خدا کرتے

تکتے رہتے ہیں گنبدِ خضریٰ
فرض ہم یہ، قضا نہیں کرتے

توصیف

جان و دل کرتے ہیں نثار ان پر
ان کے دیوانے کیا نہیں کرتے

شکوہ محبوب کا کسی سے بھی
ان کے عاشق سنا نہیں کرتے

انؐ کو جانے نہ اور ہم سے ملے
ہم نہیں ایسوں سے ملا کرتے

واپسی ہے ظہوریؔ مجبوری
وہ تو در سے جدا نہیں کرتے

سرکارؐ کے اوصاف کا اظہار کریں گے
ہم پر بھی کرم سیدؐ ابرار کریں گے

سرکارؐ کی توصیف وظیفہ ہے زباں کا
یہ جرم اگر ہے تو کئی بار کریں گے

اللہ بھی انھیں رکھے گا محبوب یقیناً
اللہ کے محبوبؐ سے جو پیار کریں گے

جس روز کوئی اور مددگار نہ ہو گا
اس روز شفاعت مری سرکارؐ کریں گے

توصیف

کچھ اشک ندامت ہی تو ہیں آخری پونجی
نذرانہ انھیں پیش، گنہگار کریں گے

مشکل کا ہمیں قبر میں احساس نہ ہوگا
ہم سرورؐ کونین کا دیدار کریں گے

جاؤ جو مدینے تو سنو کان لگا کے
سرکارؐ کی باتیں در و دیوار کریں گے

ہر آنکھ کو بخشا رخ زیبا نے اجالا
ہر قلب کو روشن یہی انوار کریں گے

بند آنکھیں بھی کرتی ہیں کبھی دید کسی کی
چپ رہتے ہوئے ہونٹ بھی اظہار کریں گے

توصیفِ نبیؐ ہوگی مقدر سے ظہوریؔ
جو اہلِ محبت ہیں، وہ اظہار کریں گے

وہ کیسا سماں ہوگا، کیسی وہ گھڑی ہوگی
جب پہلی نظر ان کے روضے پہ پڑی ہوگی

یہ کوچہ جاناں ہے، آہستہ قدم رکھنا
ہر جا پہ ملائک کی بارات کھڑی ہوگی

کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکارؐ کا در ہوگا، اشکوں کی جھڑی ہوگی

کچھ ہاتھ نہ آئے گا، آقاؐ سے جدا رہ کر
سرکارؐ کی نسبت سے توقیر بڑی ہوگی

توصیف

وہ شیشۂ دل غم سے میلا نہ کبھی ہوگا
تصویرِ مدینے کی جس دل میں جڑی ہوگی

ہو جائے جو وابستہ سرکارؐ کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہوگی

چارہ نہ کوئی کرنا اک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوریؔ کی جب سانس اڑی ہوگی

وہی سب سے میٹھی زبان ہے جو مرے نبیؐ کی ثنا کرے
رہے جس میں یاد حضورؐ کی مرا رب وہ دل بھی عطا کرے

جو مزا ہے ذکرِ حبیبؐ میں ہے کسی کسی کے نصیب میں
وہی رنج و غم سے بچا رہے جو نبیؐ کو یاد کیا کرے

مرا سکھ مدینے میں حاضری، مرا دکھ مدینے سے واپسی
جو وہاں چلو تو دعا کرو، نہ خدا وہاں سے جدا کرے

ملا ہم کو ایسا کریم ہے، جو عظیم سے بھی عظیم ہے
وہ جو دشمنوں کے لیے بھی امن و سلامتی کی دعا کرے

توصیف

یہ صدا درود و سلام کی، ہے یہی متاعِ غلام کی
مرے ساتھ آخری سانس تک یہ صدا ہی جائے خدا کرے

میں نے ان کا نام جہاں لیا ہوا مجھ پہ سارا جہاں فدا
یہ ظہوریؔ بندۂ پر خطا بھلا کیسے شکر ادا کرے

صلی اللہ علیہ وسلم

زمیں آسماں میں مکاں لامکاں میں کوئی آپ سا ہے نہیں ہے نہیں ہے
وہ سدرہ کا راہی حبیبؐ الٰہی کوئی دوسرا ہے نہیں ہے نہیں ہے

سبھی انبیاء دے رہے ہیں گواہی وفا دار ہیں مصطفیٰؐ کے الٰہی
جو بنتا نہیں ہے مرے مصطفیٰؐ کا وہ بندہ خدا کا نہیں ہے نہیں ہے

سبھی دائیوں نے حلیمہؓ سے پوچھا، ترے پاس کیا ہے، کہا سعدیہ نے
[illegible]

توصیف

رہا عمر بھر غم جسے عاصیوں کا سرِ عرش بھی جو نہ امت کو بھولا
مثال اس کرم کی جواب اس عطا کا کہیں مل سکا ہے نہیں ہے نہیں ہے

کہاں تک کرے کوئی توصیف ان کی خدا جب کہ کرتا ہے تعریف ان کی
ظہوریؔ کسی سے نبیؐ کی ثنا کا ہوا حق ادا ہے نہیں ہے نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

جمالِ گنبدِ خضریٰ عجیب ہوتا ہے
کسی کسی کو یہ منظر نصیب ہوتا ہے

اس ایک لمحے کا احوال ہو سکے نہ بیاں
گناہگار جب ان کے قریب ہوتا ہے

یہ پوچھ اہلِ نظر سے کہ جالیوں کے قریب
دل و نظر سے طوافِ حبیبؐ ہوتا ہے

بڑے بڑے اسے جھک کر سلام کرتے ہیں
گدائے کوئے نبیؐ کب غریب ہوتا ہے

توصیف

جمالِ یار کی حسرت میں جو مریض ہوا
جمالِ یار ہی اس کا طبیب ہوتا ہے

ظہوریؔ جس پہ نگاہِ کرم حضورؐ کریں
خدا کا بندہ وہی خوش نصیب ہوتا ہے

بنا ہے بگڑا ہوا کام یا رسولؐ اللہ
لیا ہے جب بھی ترا نام یا رسولؐ اللہ

ہمیں بھی اپنے فقیروں میں کر لیا شامل
یہ ہم پہ خاص ہے انعام یا رسولؐ اللہ

چراغ کتنے دلوں کے کرے سدا روشن
تمہارے شہر کی ہر شام یا رسولؐ اللہ

"پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی"
جب آپ آئے لب بام یا رسولؐ اللہ

توصیف

وہی تو دنیا کے ہر درد کا مداوا ہے
دیا جو آپؐ نے پیغام یا رسولؐ اللہ

کبھی تو آپؐ کے دیدار سے منور ہوں
مرے بھی گھر کے در و بام یا رسولؐ اللہ

نہ جس خیال میں تیرا خیال شامل ہو
وہی خیال تو ہے خام یا رسولؐ اللہ

تمہارے نام پہ جو چاہے، لے چلے مجھ کو
میں ایک بندۂ بے دام یا رسول اللہؐ

ظہوریؔ آپ کی نسبت سے سارے عالم میں
مرا بھی ذکر ہوا عام یا رسول اللہؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

نگاہِ رحمت اٹھی ہوئی ہے وہ سب کی بگڑی بنا رہے ہیں
کھلا ہوا ہے کریم کا در، بھرے خزانے لٹا رہے ہیں

فلک کا سینہ دمک رہا ہے زمیں کا گلشن مہک رہا ہے
چھڑے ہیں صلِّ علیٰ کے نغمے حضور تشریف لا رہے ہیں

نہ ان سا کوئی عظیم دیکھا، نہ ایسا دُرِّ یتیم دیکھا
زمانہ ٹھکرا رہا ہے جن کو انھیں وہ سینے لگا رہے ہیں

کرے گا یہ حشر بھی نظارا ہمیں گے مشکل میں وہ سہارا
کریں گے ... انتظار ان کا، وہ آ رہے ہیں وہ آ رہے ہیں

توصیف

بروز محشر بوقت پرسش مجھے جو دیکھا فرشتے بولے
اِدھر پریشان کیوں کھڑے ہو تمہیں تو آقا بلا رہے ہیں

نبی کی توصیف اللہ کہ داد جبریل دے رہا ہے
ظہوری کیا خوش نصیب ہیں جو نبیؐ کی نعتیں سنا رہے ہیں

پیکرِ دلربا بن کے آیا، روحِ ارض و سما بن کے آیا
سب رسولؑ خدا بن کے آئے، وہ حبیبؐ خدا بن کے آیا

حضرتِ آمنہؓ کا دلارا، وہ حلیمہؓ کی آنکھوں کا تارا
وہ شکستہ دلوں کا سہارا، بیکسوں کی دعا بن کے آیا

دستِ قدرت نے ایسا سجایا، حسنِ تخلیق کو رشک آیا
جس کا پایہ کسی نے نہ پایا، وہ خدا کی رضا بن کے آیا

تاجداروں نے دی ہے سلامی، بادشاہوں نے کی ہے غلامی
بے مثال اس کا اسمِ گرامی، مجتبیٰ مصطفیٰ بن کے آیا

توصیف

مسندِ ناز عرش بریں ہے، بوریا جس کا فرشِ زمیں ہے
در کا دربان روحِ امیں ہے، سرورِ انبیاء بن کے آیا

وہ نبیؐ رحمتِ عالمیں ہے، جو بھی ہے ان کے زیر نگیں ہے
ایسا غمخوار دیکھا نہیں ہے، جیسا خیر الوریٰ بن کے آیا

ہے ظہوریؔ بڑی شان ان کی، مدح کرتا ہے قرآں ان کی
نعت پڑھتا ہے حسان ان کی، جو مرا رہنما بن کے آیا

کرم ہو نگاہِ کرم میرے آقاؐ
غلاموں کا رکھنا بھرم میرے آقاؐ

ترے ہی سبب سے بنی ہے خدائی
ترے دم سے ہے سب کا دم میرے آقاؐ

ترے شہر کی، تیری ہر اک ادا کی
خدا نے اٹھائی قسم میرے آقاؐ

خدا نے ہمیں بس ترا در بتایا
یہاں سے کہاں جائیں ہم میرے آقاؐ

توصیف

ہے مطلوب و محبوب و مقصودِ امت
تمہارا ہی نقشِ قدم میرے آقاؐ

ترے در پہ شاہ و گدا سب کھڑے ہیں
تو ہے تاجدارِ حرم میرے آقاؐ

اجاگر ترے دیں کی عظمت ہو ہر سو
مٹیں تیری امت کے غم میرے آقاؐ

ترا نام لیوا ہے ادنیٰ ظہوریؔ
کھڑا ہے لیے چشمِ نم میرے آقاؐ

مختصر سی مری کہانی ہے
جو بھی ہے ان کی مہربانی ہے

جتنی سانسوں نے ان کا نام لیا
بس وہی میری زندگانی ہے

کیف طاری ہو اشکباری ہو
یہ ہی ماحول نعت خوانی ہے

چشم تر سے سنائیں حال اپنا
خوش بیانی تو آنی جانی ہے

توصیف

ذکرِ سرکارؐ ہی رہے گا بس
باقی جو کچھ بھی ہے وہ فانی ہے

حبِ سرکار جس کا جوبن ہو
قابلِ دید وہ جوانی ہے

ان کی الفت بھی دل میں پیدا کر
ان کو صورت اگر دکھانی ہے

دل وہی عشق سے جو ہو معمور
گھر وہی جس میں شادمانی ہے

اک تمنا ظہوریؔ ہے دل کی
نعت ان کی انہیں سنانی ہے

زمانے بھر کے ٹھکرائے ہوئے ہیں
شہا در پر ترے آئے ہوئے ہیں

کرم کی بھیک ہے سب کی تمنا
سوالی ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

عمل کا کوئی سرمایہ نہیں ہے
جھکی نظریں ہیں، شرمائے ہوئے ہیں

ندامت سے لرزتے چند آنسو
یہ نذرانہ ہے جو لائے ہوئے ہیں

توصیف

انھی کا ہوگیا سارا زمانہ
جنھیں سرکار اپنائے ہوئے ہیں

کھلے ہوں پھول جب اشکوں کے ہر سو
سمجھ لیجے کہ آپؐ آئے ہوئے ہیں

ظہوریؔ وہ سخن کی داد دیں گے
جگر پر چوٹ جو کھائے ہوئے ہیں

ﷺ

جب گرے، کوئی نہ آیا تھامنے
آبرو رکھ لی نبیؐ کے نام نے

کر رہا ہوں ذکر میں سرکارؐ کا
گنبدِ خضرا ہے میرے سامنے

میری آنکھوں میں ستارے بھر دیئے
شہرِ بطحا کی سہانی شام نے

منتشر تھے جو انہیں یکجا کیا
رحمتِ عالم کے اک پیغام نے

توصیف

حشر میں سب کی مٹائی تشنگی
ساقیٔ کوثرؐ کے شیریں جامؔ نے

ہے ظہوریؔ پر کرم محبوب کا
جو دیا ہے پیار خاص و عامؔ نے

توصیف

پھر ابرِ کرم برسا رحمت کی گھٹا چھائی
سرکارؐ کی یادوں سے مہکی مری تنہائی

تسکینِ دلِ مستاں عکسِ رخِ جاناں
محفل میں وہ کیا آئے جلووں کی بہار آئی

دیکھوں رخِ روشن کو ایسی بھی گھڑی آئے
محتاجِ زیارت ہے آنکھوں کی یہ بینائی

تسلیم کا سر خم ہو اور آنکھ بھی پرنم ہو
ہے اہلِ محبت کا پیمانۂ گویائی

توصیف

رحمت کی نظر ڈالے جس پر نہ کرم ان کا
اس دل کا مقدر ہے اک عالمِ تنہائی

اپنا تو ظہوریؔ بس اتنا سا تعارف ہے
میں آپؐ کا دیوانہ دنیا مری شیدائی

توصیف

تیری گلیوں پہ ہو رہی ہے نثار
باغِ جنت کی مسکراتی بہار

دیدہ و دل کو کر گیا روشن
ارضِ طیبہ کا بے مثال غبار

بارگاہِ حضورؐ میں ہی ملے
دل کو آرام اور صبر و قرار

سوزِ الفت سے شاد کام ہوا!
مل گیا جس کو دیدۂ بیدار

توصیف

ابر رحمت کا پڑ گیا چھینٹا
جان و دل کیف سے ہوئے سرشار

ہے تمنا دلِ ظہوریؔ کی
دیکھے سرکارؐ کا سدا دربار

ذرہ قدموں کا ترے چاند ستارے جیسا
کوئی آیا نہ زمانے میں تمہارے جیسا

گود میں لے کے حلیمہؓ نے کہا کوئی نہیں
سیدہ آمنہؓ کے راج دلارے جیسا

بے قراروں کے لیے جلوۂ جاناں کا خیال
غم کے طوفان میں رحمت کے کنارے جیسا

توصیف

یوں تو آنکھوں نے کئی رنگ جہاں میں دیکھے
کوئی منظر نہیں روضہ کے نظارے جیسا

نام سرکارؐ سے نام اپنا ظہوریؔ چمکا
کون خوش بخت ہے دنیا میں ہمارے جیسا

لحہ لحہ شمار کرتے ہیں
آپ کا انتظار کرتے ہیں

ان پہ راضی خدا کی ذات ہوئی
مصطفیٰؐ سے جو پیار کرتے ہیں

ان کی الفت میں خوش نصیب ہیں وہ
جان و دل جو نثار کرتے ہیں

ان کے در کا فقیر ہوں، جن کی
چاکری تاجدار کرتے ہیں

توصیف

میں خطا بار بار کرتا ہوں
وہ کرم بار بار کرتے ہیں

مدحتِ مصطفیٰ ہے سرمایہ
ہم یہی کاروبار کرتے ہیں

بات ان کی سدا کریں گے ہم
لوگ باتیں ہزار کرتے ہیں

ان کے غم میں ظہوریؔ چین ملے
چارہ گر بے قرار کرتے ہیں

توصیف

منزل کا نشاں ان کے قدموں کے نشاں ٹھہرے
انوار کا مرکز ہے سرکارؐ جہاں ٹھہرے

محبوبؐ کی عظمت پر جس وقت نگہ ڈالی
سب ہوش و خرد ٹھہرے، سب وہم و گماں ٹھہرے

معراج کی شب ان کی عظمت کی گواہی دے
سردارؐ جہاں گزرے، رفتارِ زماں ٹھہرے

سب اتنا بتاتے ہیں اللہ کے وہ مہماں تھے
معلوم ہے یہ کس کو سرکارؐ کہاں ٹھہرے

توصیف

چمکے گا قیامت تک، نام ان کا زمانے میں
جو ان کی محبت میں بے نام و نشاں ٹھہرے

سرکارؐ کی مدحت کا حق کیسے ادا ہوگا
لکھنے کو قلم کانپے، کہنے کو زباں ٹھہرے

اے کاش عطا کر دیں خیرات نگاہوں کی
جس وقت ظہوریؔ کی یہ عمرِ رواں ٹھہرے

وہ دن بھی بھلا ہوگا قسمت بھی بھلی ہوگی
جب سامنے آنکھوں کے طیبہ کی گلی ہوگی

مہکی ہے فضا ساری سرکار کی خوشبو سے
یہ ٹھنڈی ہوا ان کے کوچے سے چلی ہوگی

محسوس یہی ہوگا دن پھر سے نکل آیا
سرکارؐ کے روضے پر جب شام ڈھلی ہوگی

خوش بخت حلیمہؓ پر رشک آیا دو عالم کو
آقا کو لگا سینے جب گھر کو چلی ہوگی

توصیف

روشن وہ سدا ہوگا ظلمت کی گھٹاؤں میں
کچھ خاکِ قدم ان کی جس منہ پہ ملی ہوگی

ہر شیریں زباں ان کی گفتار پہ وارفتہ
قربان تبسم پر ہر کھلتی کلی ہوگی

مقبول ظہوریؔ وہ محفل ہے سدا جس میں
توصیفِ نبیؐ ہوگی' تعریفِ نبیؐ ہوگی

توصیف

مٹیں رنج و غم آزما کے تو دیکھو
ذرا ان کی محفل سجا کے تو دیکھو

سکوں ہو گا حاصل دلِ مضطرب کو
خیال ان کا دل میں بسا کے تو دیکھو

یہ کیوں کہتے ہیں ہم مدینہ مدینہ
کبھی تم مدینے میں جا کے تو دیکھو

سلاموں کے گجرے، درودوں کی ڈالی
ذرا آنسوؤں سے سجا کے تو دیکھو

توصیف

وہ ہے سامنے میرے آقاؐ کا روضہ
نگاہوں کو اپنی اٹھا کے تو دیکھو

ظہورِ نبی کرم شاملِ حال ہوگا
مصیبت میں ان کو بلا کے تو دیکھو

توصیف

بڑی دیر کی ہے تمنا، الٰہی مجھے بھی دکھا دے دیارِ مدینہ
نگاہوں میں سینے سے روضے کی جالی سجاؤں میں سر پہ غبارِ مدینہ

چلیں جس گھڑی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں مجھے یاد آئیں حرم کی فضائیں
کسی بھی چمن میں نہ جی کو لگائے کہ دیکھی ہو جس نے بہارِ مدینہ

مدینے کی فرقت میں میں نیم جاں ہوں خیالوں میں گم ہوں نہ جانے کہاں ہوں
مجھے دیکھ کر یوں کہیں لوگ سارے کہ جاتا ہے وہ بے قرارِ مدینہ

خدا کو ہے محبوب طیبہ کی بستی جہاں جلوہ گر اس کی محبوب ہستی
ہوا وہ بھی محبوب سارے جہاں کو ہوا جو بھی دل سے نثارِ مدینہ

توصیف

مرا آخری وقت جس وقت آئے مدینے کی ٹھنڈی ہوا ساتھ لائے

مری آنکھیں رکھنا کھلی میرے یارو کہ ہوگا مجھے انتظارِ مدینہ

مجھے اپنی رحمت کی سوغات دے دو بس اپنے ہی جلوے کی خیرات دے دو

حضوری بھی در پہ کھڑا ہے سوالی کرم کیجئے تاجدارِ مدینہ

ہر روز شبِ تنہائی میں فرقت کا جنوں تڑپاتا ہے
دل مجبوری پہ روتا ہے جب یاد مدینہ آتا ہے

سجدوں کی کمائی ایک طرف طیبہ کی گدائی ایک طرف
ہر چیز اسے مل جاتی ہے جو در پہ نبیؐ کے جاتا ہے

اک ہوک اٹھی مرے سینے سے آئے پیغام مدینے سے
چل اٹھ سرکارؐ بلاتے ہیں خوش بخت بلایا جاتا ہے

مرا ظرف کہاں تری ذات کہاں، مری فکر کہاں تری بات کہاں
ادنیٰ سا ایک ثنا خواں ہوں یہی نسبت ہے یہی ناتا ہے

توصیف

ہو خیر ترے میخانے کی ہر میکش ہر پیمانے کی
ساقی تری مست نگاہوں سے ہر پیمانہ بھر جاتا ہے

تری مدحت کام ظہوریؔ کا ترے نام سے نام ظہوریؔ کا
قریہ قریہ، بستی بستی جو تیری نعت سناتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر سوالی جہاں اپنی جھولی بھرے اس درِ مصطفیٰ کی سدا خیر ہو
ان کی چوکھٹ سے اٹھ کے نہ جائے کہیں ان کے در کے گدا کی سدا خیر ہو

ہجر میں بھی تڑپنے کا ہے اک مزا لیکن ان سے نہ رکھے خدا اب جدا
ان کا پیغام لائے مدینے سے جو ایسی ٹھنڈی ہوا کی سدا خیر ہو

اک طرف سبز گنبد کی ہریالیاں اک طرف روبرو ہیں حسیں جالیاں
چارسو رحمتیں بٹ رہی ہیں جہاں، اس حرم کی فضا کی سدا خیر ہو

کتنے خوش بخت ہیں آپ کے امتی آرزو اس کی کرتے گئے ہیں نبیؑ

توصیف

حبِ سرکارؐ ہے بندگی کی بنا جس سے راضی ہیں وہ اس سے راضی خدا
جن کے ہاتھوں میں ہے موت بھی زندگی ان کے دستِ عطا کی سدا خیر ہو

عمر بھر نعت ان کی سناتے رہے محفلیں مصطفیٰؐ کی سجاتے رہے
آبرو ہے ظہوریؔ اسی نام سے ذکرِ خیر الوریٰؐ کی سدا خیر ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

مخلوق کو خالق کا دیا بانٹ رہے ہیں
مختار ہیں محبوبِ خدا بانٹ رہے ہیں

اوقات میں محدود نہیں ان کا خزینہ
رحمت کا کھلا در ہے، سدا بانٹ رہے ہیں

جن سے نہ اذیت کے سوا کچھ بھی ملا ہے
ان کو بھی وہ رحمت کی دعا بانٹ رہے ہیں

شاہوں نے بھی دی ان کے فقیروں کو سلامی
ہر ایک کو بھیک ان کے گدا بانٹ رہے ہیں

توصیف

دنیا میں نہ دیکھا کوئی ان جیسا مسیحا
بیماروں کے گھر جا کے شفا بانٹ رہے ہیں

ہر دور میں خوش بخت ہیں وہ لوگ ظہوریؔ
جو لوگوں میں آقاؐ کی ثنا بانٹ رہے ہیں

توصیف

جلوہ گر حضورؐ ہو گئے
سب اندھیرے دور ہو گئے

ارض مصطفیٰؐ کی خاک کے
ذرے رشک نور ہو گئے

ان کی یاد میں خوشی ملی
جب غموں سے چور ہو گئے

ان کے راستے میں جو ملے
رنج بھی سرور ہو گئے

توصیف

آپ کے ہوئے نہ جو قریب
وہ خدا سے دور ہو گئے

جن میں ان کا واسطہ رہا
کام وہ ضرور ہو گئے

صدقہ ہے ظہوری نعت کا
معاف سب قصور ہو گئے

توصیف

کرم چار سو ہے، جدھر دیکھتا ہوں
نظر باوضو ہے، جدھر دیکھتا ہوں

مری بزم میں تیرا سکہ رواں ہے
تری گفتگو ہے، جدھر دیکھتا ہوں

نہیں مجھ سے ہوتا جدا میرا آقاؐ
مرے روبرو ہے، جدھر دیکھتا ہوں

بنائے گئے سب جہاں تیری خاطر
تری جستجو ہے، جدھر دیکھتا ہوں

توصیف

نگاہیں جسے اہلِ محشر کی ڈھونڈیں
وہ غمخوار تُو ہے، جدھر دیکھتا ہوں

ہوا عشق جس کا مقدر ظہوریؔ
وہی سرخرو ہے، جدھر دیکھتا ہوں

توصیف

جہاں بھی دن نکلتا ہے جہاں بھی رات ہوتی ہے
نبیؐ کی نعت ہوتی ہے نبیؐ کی بات ہوتی ہے

وہاں یادِ نبیؐ سے ہی سکوں ملتا ہے آخر کو
جہاں کوئی بھی مشکل صورت حالات ہوتی ہے

خدا کی رحمتوں کا ان پہ رہتا ہے سدا سایہ
کہ راضی جس پہ محبوبِؐ خدا کی ذات ہوتی ہے

درودوں کی صدا سن کر چلو بزمِ محبت میں
یہ وہ محفل ہے جس پر نور کی برسات ہوتی ہے

توصیف

مدینے جا کے دیکھا یہ عجب منظر نگاہوں نے
وہاں پھر دن نکل آتا ہے جب بھی رات ہوتی ہے

نہ کوئی خالی ہاتھ آیا کبھی سرکارؐ کے در سے
وہاں تو بخششوں کی ہر گھڑی برسات ہوتی ہے

ظہوریؔ لے کے کیا جاؤں میں ان کے در پہ، نادم ہوں
بھلا اک بے نوا سائل کی کیا اوقات ہوتی ہے

توصیف

شبِ انتظار میں سو گیا وہ مرا نصیب جگا گئے
یہ کرم ہے میرے کریم کا کہ وہ میرے خواب میں آ گئے

میں ہجومِ غم کا نقیب تھا، شبِ تار میرا نصیب تھا
مرے گھر میں چاند اتر گیا وہ جمال اپنا دکھا گئے

وہ جو تاجدارِ شہاں ہوئے، جو امیرِ بزمِ جہاں ہوئے
جو شہِ زمین و زماں ہوئے، جہاں دل کیا وہاں آ گئے

وہ مقیمِ غارِ حرا ہوئے کہ مکینِ عرشِ علیٰ ہوئے
وہ جدھر جدھر سے گزر گئے سبھی راستوں کو سجا گئے

توصیف

ہمہ وقت پیشِ خدا کیا، غمِ عاصیاں کا سوال تھا
وہ جو لب ہلے، وہ جو ہاتھ اٹھے ہمیں ہر بلا سے بچا گئے

یہ جو اللہ والے ہیں امتی، ہے انہی کے دم سے یہ روشنی
جو نہ حشر تک بھی بجھیں کبھی، وہ چراغ ایسے جلا گئے

جو زباں سے نکلا وہی ہوا، تھی مرے خدا کی یہی رضا
انہیں رب نے اپنا بنا لیا جنہیں آپ اپنا بنا گئے

بڑے اونچے ان کے نصیب تھے، جو ظہوریؔ ان کے قریب تھے
جو مرے حضورؐ کے روبرو انہیں ان کی نعت سنا گئے

توصیف

ﷺ

ویرانے آباد نہ ہوتے، ایک جو ان کی ذات نہ ہوتی
یہ ہے آپؐ کا صدقہ ورنہ رحمت کی برسات نہ ہوتی

جو بھی ان کے در تک جائے، اپنی جھولی بھر کر لائے
گر وہ در موجود نہ ہوتا، ایسی پھر خیرات نہ ہوتی

دور کہیں نہ اندھیرا ہوتا، کہیں نہ نور بسیرا ہوتا

توصیف

اصل خدا ہی بہتر جانے ہم کو تو معلوم ہے اتنا
شکل بشر میں وہ جو نہ آتے امت کی کوئی بات نہ ہوتی

سب میں ظہور آتی نور ہے ان کا، سارا جہان ظہور ہے ان کا
شمس و قمر موجود نہ ہوتے، تاروں کی بارات نہ ہوتی

توصیف

ملا نہ سایہ کوئی ان کی رحمتوں کی طرح
جو دشمنوں سے کرے پیار دوستوں کی طرح

کریم ہیں وہ یقیناً ، معاف کر دیں گے
چل ان کے در پہ بندھے ہاتھ مجرموں کی طرح

نہ رکھے حبِ نبیؐ اور خدا کو یاد کرے
وہ جی رہا ہے مسلمان کافروں کی طرح

دلوں کی بھیاں زرخیز کر گئیں آنکھیں
برس رہی ہیں جو ساون کے بادلوں کی طرح

توصیف

نظر میں اہلِ نظر کی ہے، قدسیوں کی قطار
درِ نبیؐ پہ جو آتے ہیں سائلوں کی طرح

تپش میں چین، تھکن میں مزا، تڑپ میں سکوں
انھیں ملے گا جو جیتے ہیں عاشقوں کی طرح

ظہوریؔ کیسے ملے ان کو گوہرِ مقصود
محبتیں جو بدلتے ہیں موسموں کی طرح

توصیف

لب کھولتے ہیں مدحتِ سرکارؐ کے لیے
ہم جی رہے ہیں سیدؐ ابرار کے لیے

ارض و سما میں جو بھی خدا نے بنا دیا
سب کچھ ہے دو جہان کے سردارؐ کے لیے

وہ شہرِ بے مثال، مدینہ کہیں جسے
اللہ نے چن لیا اسے دلدار کے لیے

مدت سے منتظر ہے مری چشمِ انتظار
محبوبِ کائنات کے دیدار کے لیے

توصیف

آنکھوں میں اشک، آہ لبوں پر، جگر میں سوز
نسخہ یہی ہے عشق کے بیمار کے لیے

نسبت ظہوریؔ روضۂ اطہر سے ہو گئی
لاکھوں سلام اس در و دیوار کے لیے

توصیف

نظارے ہیں گو لاکھوں جہاں بھر کے نظر میں
ہے کیف بجز اور مدینے کے سفر میں

اے صاحبِ لولاک تری بھیک کی خاطر
بیٹھے ہیں شہنشاہ تری راہ گزر میں

اے گنبدِ خضریٰ ترے انوار پہ قرباں
کچھ فرق نظر آتا نہیں شام و سحر میں

ہے جلوۂ محبوبؐ کی یہ خاص نشانی
آتے ہیں نظر وہ تو کسی دیدہ تر میں

توصیف

دیکھا جو مدینے میں کہیں اور نہ دیکھا
جلووں کو سجائے گا بھلا کون نظر میں

فردوسِ نظر کیوں نہ بنیں وہ در و دیوار
سرکارؐ جو آ جائیں گنہگار کے گھر میں

طیبہ کے سوا دیکھوں نہ کچھ اور ظہوریؔ
انوارِ مدینہ ہیں مرے قلب و جگر میں

توصیف

شہنشاہِ کون و مکاں آ گئے ہیں
غلاموں کے وہ درمیاں آ گئے ہیں

غریبوں، یتیموں نے خوشیاں منائیں
جو سب کے ہیں وہ مہرباں آ گئے ہیں

مزمل، مدثر، وہ یٰسین و طٰہٰ
لیے عظمتوں کے نشاں آ گئے ہیں

بڑے ناز سے کہہ رہی ہے حلیمہؓ
مری گود میں دو جہاں آ گئے ہیں

توصیف

دعائے خلیلؑ و نویدِ مسیحا
وہی سرورؐ سروراں آ گئے ہیں

جگر گوشۂ آمنہؓ ، پدرِ زہراؓ
وہ حسنینؓ کے نانا جاں آ گئے ہیں

ظہوریؔ مدینے میں پہنچے ہوئے تھے
نہ جانے وہاں سے کہاں آ گئے ہیں

محبتوں کے دیے جلاؤ، نبیؐ کی الفت کے گیت گاؤ
گلی گلی میں کرو اجالا، حضورؐ کی محفلیں سجاؤ

وہ سب کے صدمے اٹھانے والا، وہ لاج سب کی نبھانے والا
اسی کی یادوں سے لو لگاؤ، اسی کی باتیں سنو سناؤ

کدورتوں کے نہ دیکھو سپنے، اٹھو کہ بن جائیں غیر اپنے
جو گر رہے ہیں انھیں اٹھاؤ، اٹھا کے اپنے گلے لگاؤ

نہ راہِ منزل پہ بوئے کانٹے، وہی ہے رہبر جو پیار بانٹے
چمن سے بچھڑے ہوئے ملاؤ، جو دور ہیں وہ قریب لاؤ

توصیف

نویدِ ابرِ بہار سن لو، نبیؐ کے دیں کی پکار سن لو
جو سو رہے ہیں انھیں جگاؤ، چلو قدم سے قدم ملاؤ

سمجھنا قرآن کو جو چاہو تو سیرتِ مصطفیٰؐ کو دیکھو
غفور کے آگے سر جھکاؤ، حضور کے آگے دل جھکاؤ

ظہوریؔ شام و سحر وظیفہ بنا لو ذکرِ محمدیؐ کو
کرم نوازی کو یاد رکھو، ستم نوازوں کو بھول جاؤ

صلی اللہ علیہ وسلم

وہی ہے دل جو الفت کے نشے میں چور ہو جائے
ہے سجدہ ایک ہی کافی، اگر منظور ہو جائے

اگر قربت میسر ہے تو دل میں عجز پیدا کر
کہیں ایسا نہ ہو، نزدیک ہو کر دور ہو جائے

یہ اس مستِ خرامِ ناز کا ادنیٰ کرشمہ ہے
کہ جس محفل میں بیٹھے وہ، سراپا نور ہو جائے

دلِ عاشق ہی مرکز ہے قیامت خیز جلووں کا
وہ جس دل میں سما جائیں، وہ رشکِ طور ہو جائے

توصیف

انوکھا ہی علاجِ درد ہے اہلِ محبت کا
کہ آئیں اشک آنکھوں میں تو دل مسرور ہو جائے

ظہوری کا مقدر ہے نبیؐ کے نام کا چرچا
بھلا پھر نام اس کا بھی نہ کیوں مشہور ہو جائے

توصیف

صلی اللہ علیہ وسلم

دل کی بنجر کھیتی کو آباد کرو
سرورؐ دیں، محبوبؐ خدا کو یاد کرو

نام نبیؐ سے بگڑے کام سنور جائیں
اس کے وسیلے اللہ سے فریاد کرو

در در پھرنے والو ان کے در جاؤ
دیکھ کے روضہ قلب و نظر کو شاد کرو

توصیف

راضی ہو جائے گا والی امت کا
ناداروں، مسکینوں کی امداد کرو

پاک وطن کی پاک فضا ہو جائے گی
کوچے کوچے میں ان کا میلاد کرو

ان کی یاد ظہوریؔ دل میں بس جائے
اپنے دل کو ہر غم سے آزاد کرو

توصیف

ﷺ

یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو
پڑھ کے نبیؐ کی نعت لحد میں اتار دو

دیکھا ابھی ابھی ہے نظر نے جمالِ یار
اے موت مجھ کو تھوڑی سی مہلت ادھار دو

سنتے ہیں جانکنی کا ہے لمحہ بہت کٹھن
لے کر نبیؐ کا نام یہ لمحہ گزار دو

میرے کریمؐ میں ترے در کا فقیر ہوں
اپنے کرم کی بھیک مجھے بار بار دو

توصیف

گر جیتنا ہے عشق میں، لازم یہ شرط ہے
کھیلو اگر یہ بازی تو ہر چیز ہار دو

یہ جان بھی ظہوریؔ نبیؐ کے طفیل ہے
اس جان کو حضورؐ کا صدقہ اتار دو

اوتھے تے بایزیدؒ جیہے دَم نہ ماردے
کِتھے ظہُوریؔ کِتھے گدائی حضُورؐ دی

محمد علی ظہوری

کیڈا سوہنا نام محمد دا اِس ناں دیاں ریساں کون کرے
دو جگ تے سایہ رحمت دا ایہدی چھاں دیاں ریساں کون کرے

دھن بھاگ حلیمہ دائی دا جیہا محبوب خدائی دا
جہدی گود اچ دائی دو جگ دا اُس ماں دیاں ریساں کون کرے

جو سوہنے نے فرمایا اے ۔ او نہاں سن کے سیس نوایا اے
بخشش محمد عربی دے بچناں دیاں ریساں کون کرے

جو ہجر نبی وچ روندیاں نیں بدیاں دے دفتر دھوندیاں نیں
اوہناں کرماں والیاں اکھیاں دے ہنجواں دیاں ریساں کون کرے

ہر ذرہ نور خزینہ ای شہراں چوں شہر مدینہ اے
جتھے روضہ مکی والے دا اُس تھاں دیاں ریساں کون کرے

کمو غازی قصیدے پڑھدا رہو گیتاں دیاں پوڑیاں چڑھدا رہو
پر یار خنوری سوہنے دیاں نعتاں دیاں ریساں کون کرے

اُہے ناں

جہدی گود وچ والی کوثر دا

اُس ماں دِیاں رِیساں کون کرے

محمد علی ظہوری نعت دا اک وڈا حوالہ نیں۔ اوہناں دیاں نعتاں "جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے" تے "کنڈا سوہنا نام محمدؐ دا اس ناں دیاں یساں کون کرے" بچے بچے دی زبان تے نیں۔ اوہناں دے ہاں "تخلیق" اندر دے بے پناہ جذبے تے سچی عقیدت وچ گنی ہوئی اے' جدے پاروں اوہ ہر خاص و عام وچ یکساں مقبول نیں۔ ایس توں وکھ اوہناں "مجلس حسان" دے بانی ہون دے ناتے جیہڑی خدمت نعت دے فروغ لئی کیتی اے اوہ ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ اوہ اک سچے عاشق رسولؐ نیں۔

سعد اللہ شاہ

8-9-94

سرورِ کونینؐ دے حضور حضرت حسانؓ بن ثابتؓ دا

نذرانۂ عقیدت

○

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ

تیرے ورگا سوہنا کوئی ڈٹھا نہ اکھیاں نیں
تیرے ورگا موہنا کوئی جنیاں کجے نہ ماں نیں
ہر اک عیب تھیں پاک خدا نے پیدا تُساں نوں کیتا
پیدا ہوئے آپ تسیں جویں چاہیا آپ تساں نیں

○

ہر اک شے دا والی توں ایں سب دُنیا دیا سائیاں

ہر کوئی عاجز تیرے اگے تینوں سب وڈیائیاں

عرشی فرشی جِنّ ملائک سُورج چن ستارے

توں سبھناں دا خالق مولا تیرے کل پسارے

جُوں جُوں سوچ وچارن سوچاں گُم ہو جاون عقلاں

اِک پُتلے دیاں کئی کروڑاں وَن سونّیاں شکلاں

تیرا شروع اخیر نہ کوئی کِدھرے پتہ نہ مِلدا

باہجوں امر تِرے دے سائیاں پتّہ مُول نہ ہِلدا

کیہہ منگاں کِس چیز تے منگاں کیہہ میرے وِچ میرا

بِن منگیاں جے توں دے دیویں کیہہ جاندا اے تیرا

دیون کارن داتا ہوندا منگن لئی سوالی

منگ ظہوری اُہدے دَر توں کوئی نہ جاوے خالی

جشنِ ولادتؐ

عرشاں فرشاں نوں عقیدت دا ہلارا آیا
آمنہؓ مائی دا جد راج دلارا آیا

تیری گُلّ توں مَیں قربان حلیمہؓ جِتھے
ساری مخلوق دیاں اکھیاں دا تارا آیا

ماڑیاں بیکساں مظلوماں دی قِسمت جاگی
بن کے رحمت اوہ یتیماں دا سہارا آیا

اوہ گھڑی اپنے نصیباں تے نہ کیوں ناز کرے
جِس گھڑی دنیا تے اللہ دا پیارا آیا

ڈبدیاں ہویاں جد وی نام لیا سوہنے دا
کول اونہاں دے بچاون نوں کنارا آیا

اوہ تھوڑی نہ زمانے تے کِتے ہو رہے
جہڑا سرکار دے روضے تے نظارا آیا

○

عربی سلطان آیا نیویاں اُچیاں دے سب فرق مٹان آیا

گودی ٹھکیا حلیمہ نیں سوہنے دانہاں حُسن سجے سرکڈھ دے یتیماں نیں

ایہہ سُورج چن تارے اصل دے وچ سارے اہدے حُسن دے لشکارے

سوہنا پیار نبھائی جاندا اوگنہگاراں نوں سینے نال لائی جاندا

دل ایسے ملائے نیں ویری مُدتاں دے اِک جان کرائے نیں

دِتا حُسن بیاناں نوں اُہدے اگے جھکنا پیا جگ دے سلطاناں نوں

راہ دسیا اصُولاں دا بہندا بوریئے تے سردار رسُولاں دا

سِدہ دا راہی اے اہدیاں شاناں دی دِتی پتھراں گواہی اے

اہدا رُتبہ نہ کوئی تولے کہڑا اہدی ریس کرے جدھے مُنہ وچوں رَبّ بولے

ہووے خیر سفینے دی مان غریباں دا وسے جھوک مدینے دی

رحمت دے ابہاڑ دِتے جے نہ سوہنا دے دے ساری دنیا اجاڑ دِتے

اودے دی خدائی اے رَبّ محبُوب لئی ہر چیز بنائی اے

مرحبا مرحبا آ گئے مصطفیٰ جدھیاں راہواں بڑے ویکھدے رہ گئے
گودی چکیا حلیمہؓ نے سرکار نوں نازاں والے کھڑے ویکھدے رہ گئے
گل خوش بخت سی ابو ایوبؓ دی۔ جیہتے جا کے رُکی ڈاچی محبوبؐ دی
نیویاں دُ ا پردھنا ایں میرا نبی۔ کوٹھیاں تے چڑھے ویکھدے رہ گئے
دِتی نبیاں گواہی سی میثاق دی۔ ویکھو عظمت ذرا شاہِ لولاک دی
ایسی بولی سی اُمّی نبی پاک دی۔ سب کتاباں پڑھے ویکھدے رہ گئے
یار پیارے جہڑے پیار کر دے گئے۔ عثمانؓ صدیقؓ فاروقؓ حیدرؓ جیہے
نیڑے بھانویں ابو جہل وڈ گے رہے۔ اوہ نصیباں سڑے ویکھدے رہ گئے
عقل دے کولوں ہوئی کدوں رہبری۔ عشق دے پچھے ٹُر پئے تے منزل ملی
سوہنے دی گل منّی تے تاں گل بنی۔ اپنی گل تے اَڑے ویکھدے رہ گئے
اللہ والے دی نسبت ظہورؔ سی ملی۔ حشر نوں لاج میری جنہے رکھ لئی
ہیرے ہنجواں دی جس ویلے قیمت پئی۔ ہیرے موتی جڑے ویکھدے رہ گئے

○

اج آمد ہے اس سوہنے دی جو دو جگ نالوں سوہنا ایں
جدھے ورگا نہ کوئی ہویا اے، جدھے ورگا نہ کوئی ہونا ایں
جس ونڈنے دُکھ دکھیاراں دے جس پچھنے حال بیماراں دے
جس جاجا کے وچ غاراں دے اُمّت دی خاطر رونا ایں
جس دے قدماں نوں عرشاں دی چوکھٹ نے سر تے رکھیا اے
اس وچہ بازار مدینے دے سر بھار غماں دا ڈھونا ایں
جد پیش نہ کوئی جاوے گی، خلقت ساری کرلاوے گی
واری محبوب دی آوے گی جس سر تے آن کھلونا ایں
اِس نال دے صدقے کھاندے نیں فیر اپنے نال ملاندے نیں
جدھے ہنجواں پاکاں محشر وچ بدیاں دا دفتر دھونا ایں
جو مِل گئے پاک محمدؐ نوں اوہناں نوں ظہوری مِل لیے
جہڑا اج نہ مِلیا سوہنے نوں اوہدا حشر نوں میل نہ ہونا ایں

○

ایہہ کون آیا جدھے آیاں بہاراں مُسکرا پیّاں
کھڑے نیں پھُل تے کلیاں ہزاراں مُسکرا پیّاں

بڑی خوش بخت سی ڈاچی سواری کملی والے دی
حلیمہؓ ہتھ جد پھڑیاں مُہاراں مُسکرا پیّاں

ہمیشہ جیہڑیاں محروم سن قُربت دی لذّت توں
قدم رکھیا نبیؐ سوہنے تے غاراں مُسکرا پیّاں

کھڑے سن مُنتظر سارے نبیؐ اقصے دی مسجد وِچ
امام الانبیا آئے قطاراں مُسکرا پیّاں

پچھاں جبریل سِدرہ تے کھڑا حیران ہوندا سی
اگانہہ لنگھیا نبیؐ تے رہگذراں مُسکرا پیّاں

ظہوری بیکساں نے شُکر دے سجدے ادا کیتے
ازل توں غمزدہ سوچاں وچاراں مُسکرا پیّاں

○

نورِ ازلی چمکیا غائب ہنیرا ہوگیا
کملی والا آگیا ہر تھاں سویرا ہوگیا

حشر تک اوہ پاک راہواں سجدہ گاہواں بن گیاں
جنہاں راہواں تے مرے آقا دا پھیرا ہوگیا

رَبّ نوں وی ہوگئی دھرتی بڑی محبوب اوہ
جہڑی تھاں تے احمدِ مُرسل دا ڈیرا ہوگیا

فخر سارے نیں بجا سوہنے مدینے پاک دے
عرشِ اعظم توں اُہدا رتبہ اُچیرا ہوگیا

یارسُول اللہ اوہ کِنے بخت والے لوک سَن
جنہاں دی قسمت دے وچہ دیدار تیرا ہوگیا

ہوگئی مینوں ظہوری درد دی دولت نصیب
مِل گیا اے چین جد دا غم ودھیرا ہوگیا

○

ساڈی جھولی وچہ رحمت دا خزینہ آگیا
میرے آقا دی ولادت دا مہینہ آگیا

جس گھڑی دُنیا تے آئے رحمۃ اللعلمین ؐ
ڈِگ پئے بُت کُفر دے مُنہ تے پسینہ آگیا

ہُن یتیماں تے غریباں دی خدلنے سُن لئی
بیکساں دا اَج کنارے تے سفینہ آگیا

جہڑی انگوٹھی رسالت دی سی مُرسل پاوندے
اوہدے وِچہ ختم نبوّت دا نگینہ آگیا

میری ساری زِندگانی دا اے حاصل اوہ گھڑی
جہڑے ویلے سامنے میرے مدینہ آگیا

کملی والے دی ثناخوانی دیاں ایہہ برکتاں
شعر آکھن دا ظہوری نوں قرینہ آگیا

○

ہر پاسے نورانی جلوے لائی موج بہاراں نیں

دو جگ دے وچ دُھماں پیّاں آگیاں سرکاراں نیں

صُورت سوہنی رُوپ انوکھا اُچیاں شاناں والے دا

ویکھ کے مُنہ وچ انگلاں پایاں حُسن دیاں سرداراں نیں

جنہاں دے وچ بہہ کے سوہنا اُمّت واسطے روندا سی

دُنیا نوں رُشنائی بخشی دیس عرب دیاں غاراں نیں

عمرؓ غنیؓ صدیقؓ علیؓ دے سبھاں دُوجے ہتھ نبیؐ دے

یاری خُوب نبھائی یارو پاک نبی دے یاراں نیں

بے شک دور مدینہ میتھوں میں نئیں دُور مدینے توں

ہر اک ساہ نال میرے دل دیاں اوتھے ای وجدیاں تاراں نیں

سوہنے ورگا ہور ظہُوری نہ ہویا نہ ہووے گا !

دُنیا اتے میرے جہیاں پھردیاں لکھ ہزاراں نیں

مکّے چار چوفیرے پکار پے گئی والی دو جہان دا آیا اے

وَالضحےٰ چہرہ تے واللّیل زُلفاں کِسے ماں کرماں والی جایا اے

اوہدے حُسن دی جھال نہ جائے جھلّی حُسن والیاں مُکھ لکایا اے

جدوں ٹُردا تے کردی زمین سجدے شجر و حجر تے بس نوایا اے

نال اُنگلی دے چَن توڑ دیندا آپے توڑ کے جوڑ وکھایا اے

جدوں چاہوندا اے سُورج موڑ دیندا ربّا وہنوں مختار بنایا اے

رَبّا وہدی زبان چوں بولدا اے بولے جو قُرآن فرمایا اے

اوہنوں ویکھ کلمہ پڑھیا کنکراں نیں حُکم اوس نے جدوں سُنایا اے

جتھے کئی خدا سن جھُوٹھیاں دے جھنڈا اوتھے توحید دا لایا اے

دشمن دین گالاں اوہ دعا منگے اوہدے خُلق دا انت نہ پایا اے

حامی اوہ غریباں تے بیکساں دا جنھے سبّ دا درد ونڈایا اے

کیوں نہ خوشیاں ظہوری مناوَن سارے کملی والا تشریف لیایا اے

○

فلک خوبصورت سجایا نہ ہندا — کسے شے دا وی ایتھے سایہ نہ ہُندا
نہ ایہہ عرش کرسی تے نہ چن تارے — شب و روز دے نہ ایہہ ہُندے نظارے
نہ جنّ و بشر تے نہ کوئی پرندہ — حیاتی مماتی نہ مویا نہ زندہ
نہ حوراں دے قصّے نہ آدم نہ حوّا — نہ یعقوبؑ یونسؑ نہ یوسفؑ زلیخا
نہ تختاں تے تاجاں دے سلطان ہندے — نہ محلاں دے والی نہ دربان ہُندے
نہ ملدی کسے نوں کدی زندگانی! — ہوا ایہہ نہ ہُندی تے نہ ہُندا پانی!
نبی نہ ولی غوث ابدال ہندے — نہ ہندے مہینے نہ ایہہ سال ہندے
ربیع الاوّل دا نہ ہُندا مہینہ — کوئی جاندا نہ اوہ مکّہ مدینہ
نہ میلاد ہُندے نہ ایہہ نعت خوانی — ثنا خواں نہ ہندے نہ ایہہ خوش بیانی
نہ عرشی نہ فرشی نہ خاکی نہ نوری — زمانے تے کجھ وی نہ ہندا ظہوری

کسے چیز دا ایتھے ستا نہ ہُندا
جے ربّ نے محمدؐ بنایا نہ ہُندا

O

کیڈا سوہنا نام محمدؐ دا اِس ناں دیاں ریساں کون کرے
دو جگ تے سایہ رحمت دا ایہدی چھاں دیاں ریساں کون کرے
دھن بھاگ حلیمہؓ دائی دا ریلیا محبوب خدائی دا
جدی گود اچ والی دو جگ دا اس ماں دیاں ریساں کون کرے
جو سوہنے نے فرمایا اے، اوہناں سن کے بیس نوایا اے
بےمثل محمد عربی دے بھناں دیاں ریساں کون کرے
جو ہجر نبی وچہ روندیاں نیں بدیاں دے دفتر دھوندیاں نیں
اوہناں کرماں والیاں اکھیاں دے ہنجواں دیاں ریساں کون کرے
ہر ذرہ نور خزینہ اے شہراں چوں شہر مدینہ اے
جتھے روضہ کملی والے دا اس تھاں دیاں ریساں کون کرے
لکھ غزل قصیدے پڑھدا رہو گیتاں دیاں پوڑیاں چڑھدا رہو
پر یار ظہوری سوہنے دیاں نعتاں دیاں ریساں کون کرے

○

صفتاں پاک رسُول دیاں دا کون بیان سُناوے
گِن گِن کھڑا دسے ایہتے رحمت دی مُک جاوے
حُسن کہ اوہدے اِک جلوے توں ہر شَے واری جاوے
مکھ سوہنے دا اَدب توں سوہنا کھڑا تاب لیاوے
زُلف کہ اُوہدا قیدی ہوکے ہر کوئی خوشی مناوے
اکھ کہ دل وچ وِچ کرے جس وَل نظر اٹھاوے
ہتھ کہ انگلی کرے اشارا چَن وِچ قدمیں لگ جاوے
طاقت بخشی رَبّ سچے نیں سُورج موڑ وکھاوے
قد کہ سَرو جے ویکھ لوے تے مَن وچ پیا شرماوے
چال کہ جدھروں ٹُر دا جاوے چانن کردا جاوے
عِلم کہ رَبّ نے اینا دِتّا انت نہ کوئی پاوے
عقل کہ اُوہدے جھلّے اَگے دانا سیس نواوے

○

خلق کہ جان دے دشمن بھیڑاں چادر آپ وچھاوے
رحم کہ ویریاں تائیں اپنے سینے دے نال لاوے
سخی کہ اُہدے بُوہے توں کوئی خالی مُول نہ جاوے
رُعب کہ عزرائیل دی بناں اجازت کول نہ آوے
بول کہ مِٹھی بولی اُہدی پتھر پئی بلاوے
سَیر کہ اللہ اُہدی خاطر اپنا عرش سجاوے
عدل کہ ہر کوئی مُنصف سُن کے عش عش کردا جاوے
سچ کہ دشمن دین گواہی جھوٹ نہ کدی الاوے
صبر کہ پتھر پیٹ تے بنھ کے شُکر بجا لیاوے
کیہہ کیہہ دساں خالق دی پیا اُہدیاں قسماں کھاوے
باجھ خدا دے کون حضوری اہدی حقیقت پاوے

○

قُرآن دسدا اے بڑائی حضورؐ دی
کہڑا کرے گا مدح سرائی حضورؐ دی

قوسین دے مقام نے ایہہ راز کھولیا
اللہ ای جاندا اے رسائی حضورؐ دی

بِن دیکھیاں جدھے تے کروڑاں نثار نے
صُورت خدا نے ایسی بنائی حضورؐ دی

جھولی چہ دو جہان دی دولت سمیٹ لئی
کِنی اوہ مال دار سی دائی حضورؐ دی

میرے توں روزِ حشر جے پُچھیا فرِشتیاں
رو رو کے مَیں دیاں گا دہائی حضورؐ دی

اوتھے تے بایزیدؒ جیہے دَم نہ مار دے
کِتھے ظہوری کِتھے گدائی حضورؐ دی

○

سب دے غمخوار نبیؐ تُسیں نرالے تیرے

دو جہاناں چہ پئے ہون اُجالے تیرے

دِل مرا، جان مری، دِین تے ایمان مرا

میری ہر چیز مرے آقا حوالے تیرے

بَن گئے حیدرؓ و فاروقؓ تے صدیقؓ و غنیؓ

جنہاں میخواراں نے پیتے نے پیالے تیرے

بُجھ گئے آپ تیرا نُور بُجھاون والے

دیوے بلدے ای سدا رہن گے بالے تیرے

غیر دَسّے نہ نگاہ اُٹھ کے اوہناں دی

جنہاں خوش بختاں نوں رب جلوے وکھالے تیرے

خادم حضرت حسانؓ غفوری سائے

تیرے ٹکڑے تے پئے پلدے نیں پالے تیرے

○

دنیا تے آیا کوئی تیری نہ مثال دا ٭ لبھ کے لیا داں کتھوں سوہنا تیرے نال دا

سوہنیا درود بھیجے رب تیری ذات نوں
مکھ تیرا نور ونڈے ساری کائنات نوں
شیدا اے زمانہ تیرے حسن و جمال دا

مکے رہن والیا مدینے آون والیا
بھیڑے کھان والیاں نوں سینے لاون والیا
تیرے بناں ڈگیاں نوں کوئی نہ سنبھال دا

تیریاں تے صفتاں دا کوئی وی حساب نئیں
توں تے کتھے تیریاں غلاماں دا جواب نئیں
حوراں تائیں روپ ونڈیں حبشی بلال رضؓ دا

ہوکا پیا دیوے تیرے بچیاں پیاراں دا
جیوندا اے ظہوری ناں لے کے تیرے یاراں دا
گولا اے تیرا تیرے در تیری آل دا

○

اللہ دے پاک کلاماں وچوں قرآن دا رتبہ وکھرا اے

جویں نبیاں وچوں نبیاں دے سلطان دا رتبہ وکھرا اے

جبریل امیں سدرہ تے رہے سرکار خدا دے کول گئے

معراج دی رات نے دسیا اے انسان دا رتبہ وکھرا اے

دنیا تے ہزاراں بن دے نیں ہر روز پر وہنے شہراں دے

جاواں قربان مدینے دے مہمان دا رتبہ وکھرا اے

ہر جان نے اک دن جاناں ایں جدوں موت نے آن بلانا ایں

جہڑی نکلے یار دے قدماں تے اُس جان دا رتبہ وکھرا اے

انمول سخن دے موتیاں نوں ڈھنڈیا اے کئی ہزاراں نیں

ایہہ سارے شاعر اک پاسے حسانؓ دا رتبہ وکھرا اے

تصنیفاں ہور ظہوریؔ نے اُچیاں دے ناں منسوب کئی

سرکار دی مدح سرائی دے دیوان دا رتبہ وکھرا اے

پیاس اکھیاں دی بجھاندے نیں نصیباں والے
تیرے دربار تے جاندے نیں نصیباں والے
یاد وِچ اکناں دی لنگھدی اے حیاتی ساری
دید دی عید مناندے نیں نصیباں والے
نین ہسدے ہوئے مِلدے نیں ہزاراں لکھاں
رونا اکھیاں نوں سکھاندے نیں نصیباں والے
روگ دِلبر دی محبّت دا دِلاں نوں لاکے
عُمر دا روگ گواندے نیں نصیباں والے
درد وِچ دی بڑی لذّت اے جے کوئی جانے
ناز دِلبر دے اٹھاندے نیں نصیباں والے
اِنج تے ہر کوئی ظہوری اودی تعریف کرے
نعت سوہنے نوں سناندے نیں نصیباں والے

○

اللہ دے محبوبا کالی کملی والیا سائیاں
خیر کرم دا جھولی پا کے کر دیو دُور جدائیاں
ہر شے دا مختار نبیؐ ایں اُمت دے مُختارا
تینوں جہیاں شاناں ملیاں ہور کِسے نئیں پائیاں
باجھ ظہور تیرے دے ہیسی دو جگ وِچ ہنیرا
فرش قفس لے کے عرشاں توڑی تیریاں سب رُشنائیاں
رات تری زلفاں توں صدقے دِن مُکھڑے توں واری
رَل مِل حُوراں تیرے دَرتے دین سلامی آئیاں
جددی لوکی جان مدینے میںنوں چین نہ آوے
کدا آوے گی میری واری چڑدیاں آساں لائیاں
تیرے باہجوں درد ظہوری کون ونڈاون والا
یاد تری نے آن وسائیاں میریاں سب تنہائیاں

○

مجبوب خدا نوں ہر شئے دا مختار نہ آکھاں کیہہ آکھاں
سرکار دے روضے نوں رب دا دربار نہ آکھاں کیہہ آکھاں

جو پہلاں آئے مغر کھڑے جا پچھو مسجد اقصےٰ نوں
آ مغروں آپ امام بنے سردار نہ آکھاں کیہہ آکھاں

لنگھ جاندی ساری رات اوہدی اُمّت دی خاطر رو رو کے
آقا نوں پیاری اُمّت دا غمخوار نہ آکھاں کیہہ آکھاں

لیا سوہنا راتو رات بُلا رج گلاں کیتیاں کول بٹھا
سرکار نوں دسو خالق دا دلدار نہ آکھاں کیہہ آکھاں

والے نی مدینے پاک دیئے کوئی دارو دس وچھوڑے دا
دلبر دی جدائی وچ دل نوں بیمار نہ آکھاں کیہہ آکھاں

آقا دی ثنا کردا اے خدا بن کون ظہوری دم مارے
اس نعت نوں اپنی عقیدت دا اظہار نہ آکھاں کیہہ آکھاں

موہنوں بولے تے بن ڈے پیارے پتے میرے آقا دی گفتار ویکھو ذرا
دشمناں نے وی تعریف کیتی جدی کملی والے دا کردار ویکھو ذرا
مست اکھیاں توں وارے ستارے پیا۔ چن انگلی دے من دا اشارے پیا
مسکرائے تے چانن کھلارے پیا۔ اوہدے مکھڑے دے انوار ویکھو ذرا
اوس داتے نہ ہووے گا ثانی کوئی۔ عرشاں اُتے ہوئی میزبانی جدی
تا قیامت کرے حکمرانی نبیؐ۔ دوجہاناں دے سردار ویکھو ذرا
بے زباناں نوں کلمے پڑھائے جنھے۔ اُچے سر نیویاں دے کرائے جنھے
گورے کالے برابر بٹھائے جنھے۔ شاہِ بطحا دا دربار ویکھو ذرا
ایتھے سوچاں نوں وی سوچنا پے گیا۔ نہ کسے نوں رسائی دا ملیا سرا
سدرہ تے جبریل آکھے پیا۔ میرے آقا دی رفتار ویکھو ذرا
ویکھ و یکھ کے سب دنیا پوری کدی۔ دل دی حسرت نہ ہووے گی پوری کدی
جنہاں قسمت بجے ہوئے تھوڑی کدی سبز گنبد دے مینار ویکھو ذرا

آمنہ رضؓ دا لال

(بطرز مثنوی)

تاجدار عربیا من موہنیا — سیّدا سردارا سب توں سوہنیا
پاسبانا مہربانا سب دیا — سچیا محبوب سچے رب دیا
سوہنیا مازاغ نیناں والیا — سوہنیا واللیل زلفاں والیا
والضحیٰ والفجر چہرے والیا — سوہنیا لولاک سہرے والیا
سب توں اچیاں شاناں پاون والیا — ہو کے اوّل آخر آون والیا
بیکساں دے دکھ ونڈاون والیا — ماڑیاں نوں سینے لاون والیا
ڈِگے ہویاں نوں اٹھاون والیا — سُتے ہویاں نوں جگاون والیا
ظلم دے بدّل ہٹاون والیا — رحمتاں دا مینہ وساون والیا
دلبرا خواباں چہ آون والیا — سرورا عرشاں تے جاون والیا
ہادیا پُر نور سینے والیا — سوہنیا سوہنے مدینے والیا
فرش تے ہر تھاں بہاراں تیریاں — عرش تے وی انتظاراں تیریاں
رحمتاں دی نوری چادر تان کے — توں وسایا اجڑیاں نوں آن کے

○

تیری آمد ہوئی نور و نور سی۔ ہوگئی ظلمت جہانوں دور سی
مشکلاں دے بھار سِر توں لہہ گئے۔ بیکس و لاچار اُٹھ کے بہہ گئے
آسرا ملیا نمانے تڑپیے۔ ٹہنیاں تے پھل سجرے کھڑپیے
پُج گیاں آساں محروماں دیاں۔ رب نے سنیاں ہاواں مظلوماں دیاں
وچھڑے ہوئے دل ملائے نیں تُساں۔ بھلیاں نوں رستے وکھائے نیں تساں
انبیا تکدے سنے راہواں تیریاں۔ رب نوں ویکھن نگاہواں تیریاں
رہندیاں اُمت تے چھانواں تیریاں۔ اللہ اللہ اے رضاواں تیریاں
دکھاں دے ممکن دا حیلہ بن گیا۔ عاصیاں دا اِک وسیلہ بن گیا
بھیڑے دُنیا توں نِرالے ہوگئے۔ کرماں مارے بختاں والے ہوگئے
جھوٹھے آئے حق دے متوالے بنے۔ چور چوری چھڈ کے رکھوالے بنے
دور دُنیا توں ہنیرا ہوگیا۔ آگیا سوہنا سویرا ہوگیا
اوہ ظہوری مونس و بیچیاں آئے۔ سب دا دردی آمنہ دا لال آئے

جد رات پئی تے سوہنے نوں رب کول بُلا کے دیکھ لیا
دن چڑھیا کملیؐ والے نوں سب یاراں آکے دیکھ لیا

خالق وی تاہنگے درشن نوں مخلوق وی ترسے ویکھن نوں
کِسے کول بُلا کے دیکھ لیا کِسے دَرتے جا کے دیکھ لیا

مطلوب اے سُتّا فرشاں تے طالب نوں اڈیکاں عرشاں تے
جبرئیلؑ نوں گھلیا نال ادب سوہنے نوں جگا کے ویکھ لیا

نبیاں نے پاک حضورؐ دیاں اَج صدقے اکھیاں نُوں دِتیاں
قاصد نے سوہنے قدماں وِچ سر اپنا جُھکا کے دیکھ لیا

معراج دا مطلب ایہہ کہنا۔ طالب مطلوب دا مِل بہنا
اِک دُوجے نے اِک دُوجے نوں رَج کول بٹھا کے ویکھ لیا

چرچا سرکارؐ دا کرنا ایں ساڈا ایہو جینا مرنا ایں
ہوندا اے ظہوری ربّ راضی اساں نعت سُنا کے ویکھ لیا

○

قربان شب معراج اتوں جس میں کرایا یاراں دا
اِس میں نصیب جگایا اے ساڈے جیہے گنہاراں دا

قربان اوہدی اسواری توں صدقے اوہدی غمخواری توں
رب کول بٹھا کے سوہنے نوں دکھ سُنیا ایں دکھیاراں دا

ایہہ رات جہانوں وکھری اے ایہہ بات جہانوں وکھری اے
کوئی وی بھید نہ پا سکیا یاراں دے قول قراراں دا

پل وِچ طالب مطلوب ملے اِک پل وچ لکھاں پل گزرے
یاراں نے صدقت کہہ دتا ایمان نبیؐ دیاں یاراں دا

اِس دُنیا تے یا حشر دِنے بن کملی والے کون سُنے
اوہ حامی سب دکھیاراں دا اوہ مونس کل بیماراں دا

اوہ روضہ سب توں سوہنے دا اَسّ دُنیا دے من موہنے دا
بجھو قدر ظہوری عاشق توں طیبہ دے در دیواراں دا

○

سُورج چَن ستارے امبر، دھرتی چار چوفیرا
جھڑے پاسے جھاتی ماراں سارا ای چانن تیرا
ساریاں اُچیاں اُچیاں نالوں تیرا شان اُچیرا
تیری رحمت باجھ ظہوریؔ کوڈی مُل نئیں میرا
ہوراں دے نے ہور سہارے مینوں سہارا تیرا
لوکی آکھن میری میری مَیں آکھاں مَیں تیرا
تیرا تیرا آکھدیاں دی کم نئیں بن دا میرا
بنے ظہوریؔ جے کر توں دی کہہ دیویں ایہہ میرا
آخر ویلے میریاں اکھیاں راہ تکناں ایں تیرا
تیرا کجھ نئیں جاندا جیکر پا جاویں اِک پھیرا
جے توں سر تے آن کھلو ویں پردہ رہ جائے میرا
سوکھا نِکلے ساہ ظہوریؔ دتیخ لواں دُکھ تیرا

○

ہر ویلے سوہنے دیاں گلاں ایہو کم کمائی
میری جھولی عملوں خالی اوہنوں کمی نہ کائی
میں ظہوری سب توں نیواں پریت اُچے نال لائی
صدقے جاواں اُچے توں جس نیویں نال نبھائی

یاد رہوے سوہنے دی دل وچ قرب ہووے یا دوری
جھڑے رکھدے تاہنگ ہمیشہ ہو جاندی منظوری
ایہہ دنیا ہووے تے بھانویں حشر میدان ظہوری
باجھ مرے کملی والے دے کتے نہ پینی پوری

میری جان پچھان نہ کوئی ہر کسے ابھن جھلا
نام لواں نت سوہنے دا کرے دنیا اللہ اللہ
او گنہار ظہوری ہاں پر دل وچ اکو تسلا
حشر دیہاڑے میرے ہتھ وچ ہونا ایں یار دا پلا

○

مکّی مدنی ماہی سوہنا پیار رکھائی جاندا
ناداراں مجبُوراں اتے کرم کمائی جاندا
ساڈے غم وِچ یار ظہوؔری نیر وگائی جاندا
عرشاں تے وی جا کے ساڈا درد وندائی جاندا

وِچ دلاں دے رچ دے جاون بول رسیلے بولے
بڑیاں بڑیاں شکلاں والے بن گئے اوہدے گولے
ہر ویلے پئی رحمت جس دی عاصیاں تائیں ٹولے
اُس سوہنے دے یار ظہوؔری کیسے میدان نہ ڈولے

خلق سوہنے دا منّیاں سب نے اپنیاں نالے غیراں
جسم تے پتھّر وجدے ہو دن فیر وی منگے خیراں
عرب دی دھرتی آن وسائی جس سوہنے دیاں پیراں
اوہ معراج دی رات ظہوؔری عرش تے کردا سیراں

○

ساری دُنیا سُکھ نال سُتی مَیں اُٹھ اُٹھ کے جاگاں
بھاگ ظہوری چنگے ہو ون مُڑ کیوں رُو واں بھاگاں

اُجڑی جھوک وَسا دے میری موڑ مہرے دل داگاں
سُفنے وچ اِک وار جے آویں ساری عُمر نہ جاگاں

جُوں جُوں گذرن وچ جُدائی میرے سال مہینے
تُوں تُوں اک وچھوڑے دی وِدھ دی جاوے وِچ سینے

بخت جے چنگے ہو ون میرے پُہنچاں اُوس زمینے
آوے موت ظہوری جم جم، آوے پاک مدینے

اودھر پاک مدینے دیتے ایدھر میریاں اکھاں
راہواں دے وچ رُوندا جاواں چُماں پھڑ پھڑ ککھاں

تھاں تھاں نے انوار دِسن محبوب دے جلوے لکھاں
دو اکھاں مجبُور ظہوری کتھے کتھے رکھاں

محمدؐ دا رتبہ خدا کولوں پچھو
خدا دی ثنا مصطفےٰ کولوں پچھو

کویں سوہنا روندا سی اُمت دی خاطر
ذرا جا کے غارِ حرا کولوں پچھو

مزا تپدیاں پتھراں دا کیہہ ہندا
بلالِؓ حبش دی صدا کولوں پچھو

کویں نیتیاں عاشقاں نیں نمازاں
ایہہ منظر ذرا کربلا کولوں پچھو

ادا کیتی سنت کویں مصطفےٰؐ دی
اویسؓ عاشق پارسا کولوں پچھو

ظہوری دعا دا اثر جے نہ ہووے
تے فیر اپنے رب دی رضا کولوں پچھو

○

دِنے رات ایہو دُعا منگناں ہاں
مدینے وچہ اپنی قضا منگناں ہاں

نہ طالب زمانے دی رنگینیاں دا
نظارا سدا روضے دا منگناں ہاں

سفر منگناں ہاں مدینے دی راہ دا
تے عشق نبیؐ رہنما منگناں ہاں

لگے نال سینے دے روضے دی جالی
ایہہ فرقت دے غم دی دُعا منگناں ہاں

اُڑا کے جو لے جائے پل وچہ مدینے
مَیں اوہ کرماں والی ہوا منگناں ہاں

ظہوری ایہہ سب ناوں وڈی دُعا اے
خدا کولوں اوہدی رضا منگناں ہاں

○

ہندا اے کرم خوش بختاں تے سلطان مدینے والے دا
کوئی قسمت والا بن دا اے مہمان مدینے والے دا

بلبل نوں پیار چمن دی اے، وچھڑے نوں تاہنگ ملن دی اے
دل والے ای دل وچ رکھدے نے ارمان مدینے والے دا

عرشی بے چین سلامی نوں، فرشی بے چین غلامی نوں
اللہ ای بہتر جان دا اے کیہہ شان مدینے والے دا

سرکار دے تن والیاں دی تاریخ گواہی دیندی اے
کردا اے حکومت دنیا تے دربان مدینے والے دا

سوہنے دے مسافر چلے نیں، چلے سوہنے دے ڈیرے نیں
سوہنے دیاں یاداں پلے نے سامان مدینے والے دا

سینے وچ یاد مدینے دی بُتھاں تے نام محمد دا
میرے تے ظہوری ڈاہڈا اے احسان مدینے والے دا

○

محبوب خدا دا اے سُلطان مدینے دا

رحمت دا خزینہ ایں دامان مدینے دا

خالق نے اٹھائیاں نیں اِس شہر دیاں قسماں

تھاں تھاں تے گواہ بنیا قرآن مدینے دا

رُتبہ اے خدا وَلوں انسان تے اِک پاسے

رکھدے نیں ملائکہ دی ارمان مدینے دا

تا حشر بُلا والے سرکار دی اُمت نوں

دیکھو ایہہ غلاماں تے احسان مدینے دا

پئے جاندی اے جھولی وِچ خیرات شفاعت دی

ہوندا اے سوالی نوں ایہہ دان مدینے دا

رحمت دی پناہ اندر آیا اے ظہوری دی

جس ویلے دا بنیا ایں مہمان مدینے دا

○

وَسّے تیرا دربار پیا پا جھولی خیر فقیراں نوں
دے صدقہ اپنی رحمت دا انہاں تک میریاں تقصیراں نوں
پئی بولے دھڑکن سینے دی بس اکّو تاہنگ مدینے دی
ایہہ درداں مارے منگدے نیں تیری نظراں دیاں تیراں نوں
گلیاں نے تیرے شہر دیاں نیں دل دیاں ریجھاں ٹھہریاں
کدی چُمّاں چُن چُن ککھاں نوں کدی ویکھاں تن دیاں لیراں نوں
تیرا اوہ پاک دوارا اے جنّت توں وددھ پیارا اے
ہر تھاں تیرا چمکارا اے روشن کردا تقدیراں نوں!
سنگ لگّے لگّی والے دے غیراں دے نال کویں لگّے!
جو لگّی مرشد والے نوں کیہہ سارا وہدی بے پیراں نوں
اوہ گھڑی ظہوری آوے گی روضے دی جالی چُمّاں گا
حالی تدبیراں رو رو کے پچھّن پیّاں تقدیراں نوں

○

اوہ آقا کملی والا اے رب دا محبوب سداندا اے

اوہ جو آکھے مولا منّے جو چاہندا اے ہوجاندا اے

میں حلم دی کیہہ توصیف کراں اُوہدے خلق دی کیہہ تعریف کراں

دُشمن وی در تے آجاوے لاہ چادر بیٹھ وچھاندا اے

ہتھ دو جگ دی سرداری اے ۔ کملی دی جُل ماری اے

دینک خُدا دے گھر دا اے غاراں وچ نیر وگاندا اے

چاہوے تے جن نوں توڑ دیوے دِل منّے سُورج موڑ دیوے

آجاوے موج تے پتھراں نوں اپنا کلمہ پڑھواندا اے

کوئی کیہہ سمجھے کوئی کیہہ جانے اوہدا رُتبہ مولا ای جانے

جنہاں توں بچہ کھاندا اے اوہناں دی خیر مناندا اے

مخلوق اوہدی شیدائی اے در اُتے صحبُ کی خدائی اے

میں وی آس غلاموں دی لائی اے کہ سوہنا کول بلاندا اے

○

جھڑا رسولِ پاکؐ توں قربان ہوگیا
سمجھو اوہدی نجات دا سامان ہوگیا

میرے نبیؐ دے نور دا ہویا جدوں ظہور
میرا خدا دی ذات تے ایمان ہوگیا

کردے نیں رشک ویکھ کے سارے ملائکہ
جبریل کملی والے دا دربان ہوگیا

راضی گنہگار تے ہوجائے گا خدا
راضی جے دو جہان دا سلطان ہوگیا

آئی اخیر وقت جدوں مصطفےٰؐ دی یاد
مرجانا میرے واسطے آسان ہوگیا

جس نوں ملی ظہوری محبت حضورؐ دی
اللہ دا فضل اوہدا نگہبان ہوگیا

دل اوہ دل جس دل وچ ہے پیار محمدؐ دا
اکھ اوہ اے جنہوں ہو جائے دیدار محمدؐ دا

راہ اوہ اے کہ جس راہ تے محبوب خدا ٹریا
تھاں اوہ اے کہ جس تھاں تے دربار محمدؐ دا

سرکار دا بندہ بن رب نوں جے مناؤنا ایں
اقرار خدا دا اے اقرار محمدؐ دا

لعنت دا طوق پیا تعظیم گئی ساری!
شیطان نے کیتا جد انکار محمدؐ دا

ہو جائیگی اللہ دے مجرم دی شفاعت وی
بخشیا جائیگا گنہگار محمدؐ دا

یا رب ایہہ خوشبوئی وی ڈُبیائے سینے نفس
دل بندا اے ہر ویلے طلبگار محمدؐ دا

O

جاداں صدقے مدینے دے سُلطان توں دو جہان جِس دی خاطر بنائے گئے
کملی والے دے آون توں قربان میں بکیاں دے نصیبے جگائے گئے
دَر تے دربان جبریل ورگے کھڑے۔ تھنگے پتھراں نے وی اوہدے کلمے پڑھے
اوہدی مرضی جے ہوندے تے دن چڑھے شہنشاہ اوہدے دَر تے جھکائے گئے
انبیاء ایس دُنیا تے آئے کئی۔ نہ کسے نوں مِلی شان اوہدے جیہی
رات معراج دی ویکھو جِس دے لئی۔ عرش دے سارے رستے سجائے گئے
گَلاں دَساں کیہہ حج دے مہینے دیاں منگاں خیراں نبی دے سفینے دیاں
وسدیاں رہن گلیاں مدینے دیاں جِتھے مینہ رحمتاں دے وسائے گئے
بے سہارے زمانے دی کردے رہے۔ جلوے ایہہ رحمتاں دے نہ کدھرے مِلے
رِیس اوہناں دی کہڑا ظہوری کرے
بختاں والے مدینے بُلائے گئے

○

جس دِل نوں تاہنگ مدینے دی اوہنوں نہ کِتے آرام آوے
بیمارِ مدینہ بچ جاندا جدوں حاضری دا پیغام آوے
اِک وار جنہاں نوں ہو جائے دیدار حضورؐ دے روضے دا
اوہناں دے لباں تے رات دنے سرکارؐ دے شہر دا نام آوے
نئیں عقلاں وچ سما سکدا رتبہ محبوبؐ دی چوکھٹ دا
ہر ویلے عرشاں فرشاں توں روضے تے درود وسلام آوے
دو جگ دی حکومت دا والی بیٹھا اے صِرف چٹائی تے
اِس بوریئے تے جبریلؑ امیں لے رب دا پاک کلام آوے
بے چیناں نوں چین آوے گا ہر عاصی بخشیا جاوے گا
اللہ دے کُل رسولاں دا محشرِ وچ جدوں امام آوے
دو جگ دیا سوہنیا محبوبا جس دِن دا مدینہ ویکھ لیا
منگدا اے ظہوری روز دعا تیرے در تے فیر غلام آوے

○

جدوں تیک دِل دی صفائی نئیں ہونی
محمدؐ دے دَر تے رسائی نئیں ہونی

ایہہ دم زندہ جے کملی والے دا دم ایں
اصل زندگی اوس سوہنے دا غم ایں

غمِ مصطفےٰ نے ای بس اوناں کم ایں
کِسے کم ایہہ ساری خُدائی نئیں ہونی

اوہ ساری خُدائی دا مُختار اِک اے
نبیؐ ساریاں دا اوہی سردار اِک اے

تے ساڈا اوہی محشر نوں غمخوار اِک اے
بناں اوہدے مُشکل کشائی نئیں ہونی

جدھے جوڑے نوں عرش رحمان چُمّے
زمیں چُمدی نالے اسمان چُمّے

کویں نہ اوہدے ناں نوں انسان چُمّے
بغیر ایس ناں دے رہائی نئیں ہونی

○

جہدے جوڑے نوں عرش سینے لگاوے
اوہنوں گود وچ لے کے لوری سناوے
حبیبِ خدا جس دا اجر چڑھاوے
حلیمہؓ جیہی ہور دائی نئیں ہونی
مدینے دی گل بیشک نرالی
دمِ عیسیٰ دی ہے اگرچہ مثالی
خدا دی قسم قاب قوسین والی
کسے نوں دی اوہ رات آئی نئیں ہونی
ہووے سوہنیا تیرے در توں نہ دوری
رہوے تیرے قدماں دی ہردم حضوری
تیرے در دا منگتا ایہہ تیرا ظہوری
کہ در در دی میتھوں گدائی نئیں ہونی

○

دِل تڑفدا مدینے دے دربار واسطے
اکھیاں دے بُوہے کھولے نیں سرکارؐ واسطے

دونویں جہان سیّدِ ابرارؐ واسطے!
سَب کجھ بنایا یار نے اِک یار واسطے

عرشی دی جان نثار نیں اُس بے مثال دے
فرشی فِدا اے تجلّیٔ انوار واسطے!

سایہ سی نور دا تے رہیا نُوریاں دے کول
کملی دی چھاں بنائی گنہگار واسطے!

سختی اجل دی نئیں ایہہ مرے رون والیو
دَم رُک گیا اے تیرے دیدار واسطے!

میرا قلم ظہوریؔ میری گُفتگو تمام
سب کُجھ ثنائے احمدِ مُختارؐ واسطے

○

چلیے مدینے سارے چھڈ گھر بار دیئے
روضے دی جالی اتوں تن من وار دیئے
چنگا جے نصیب ہووے چنگی رہنمائی ہووے
اودھروں مدینے دینے اکھاں جھڑی لائی ہووے
خاک راہ مدینے والی سر وچہ پائی ہووے
ہون جے ہزار جاناں اوس ویلے وار دیئے
گلیاں مدینے دیاں پھریئے فقیراں وانگوں
روضے اگے کھڑے رہیئے عاجزاں حقیراں وانگوں
پے رہیئے سجدے چہ عاصیاں اسیراں وانگوں
چکیئے نہ سر ساری زندگی گذار دیئے
ہووے جے ظہوری فضل رب العالمین دا
مل جائے اوتھے کوئی ٹکڑا زمین دا
روضے توں اوہلے رہ کے حج نئیں جین دا

○

ہجر دی مُکدی نیئں رات مدینے والے
پا کرم اپنے دی اِک جھات مدینے والے

یاد وچہ تیری جو اکھیاں نیں وگائے اتھرو
کول ایخو مرے سوغات مدینے والے

تیرے دربار توں اِک پل نہ جُدا ہوواں میں
دس جے ہو ون مرے حالات مدینے والے

چہرہ بس آپ دا اک وار نظر آجاوے
ہون جد آخری لمحات مدینے والے

میرے مولا دی رضا اوس تے چھاواں کر دی
جِس تے راضی اے تیری ذات مدینے والے

اِک تیرے ناں توں سوا ہو نہ پلے کُجھ دی
ایہہ ظہوری دی اے اوقات مدینے والے

○

جھڑے دِل اندر یاد سجناں دی اوس دِل نوں چین قرار کتھے
اکھاں روندیاں نیں زار و زار کتھے سوہنے نبیؐ دا پاک دربار کتھے
جنت اوہ جنت نیکاں بندیاں دی گنہگاراں لئی ایہہ بہشت کھلا
بھلا اوس فردوس دے محل کتھے تے مدینے دے در دیوار کتھے
جہڑی دھرتی نکاری سی جگ اندر اوس دھرتی تے رب نوں پیار آیا
بدل ظلمتاں دے چھائے ہر پاسے وَتے رحمت دے دیکھو انوار کتھے
دُشمن آوندے چل کے وچہ قدماں سوہنا چادراں بیٹھ وچھاوندا
ادبے خُلق نے خلقتاں موہ لیاں اودے فیض دا ہووے شمار کتھے
نُور بشر دے ایہہ تمام جھگڑے عقل کولوں تمام نہ ہو سکے
عشق دیکھیا شب معراج اندر جبرائیل کتھے تے سرکار کتھے
مالک ہووے لولاک دا آپ سوہنا ایں فرق ہاں ظہوری غمخواریاں توں
بائی قاب قوسین دی جگہ کتھے رو دن لئی حرادی غار کتھے

○

کرم تیرے دا نہ کوئی ٹھکانہ یا رسول اللہ
سدا کھلا اے رحمت دا خزانہ یا رسول اللہ

مرا ایمان اے دن حشر دے سرکار دا دامن
بنے گا سب دی بخشش دا بہانہ یا رسول اللہ

تیرے دربار دا صدقہ امیری وی فقیری وی
تیرے فیضان دا سائل زمانہ یا رسول اللہ

جو تیری یاد وچ گذرے حیاتی اوہ حقیقت اے
بناں تیرے ہے جو کجھ وی فسانہ یا رسول اللہ

جدوں تکھن گے آکے دو فرشتے قبر دے مینوں
سناواں گا درود اں دا ترانہ یا رسول اللہ

فدا ہو وے ظہوری اوس ویلے دے گھڑی پل توں
جدوں ہو وے مدینے نوں روانہ یا رسول اللہ

حاضری

روزِ ازل توں کیہا بیٹک جنہاں کمّے ڈُھکیاں خلقتاں ساریاں نیں
کعبے پاک دے سبھناں طواف کیتے جوں جوں آیاں ایتھے واریاں نیں
حجر اسود دے کیتاں نے ئے بوسے جتھے بُندیاں بُہت دُشواریاں نیں
آبِ زمزم نوں جدوں سی ڈیک لائی ہوئیاں ختم سبھے بیقراریاں نیں
صفا مروہ تے دوڑدے پئے سارے ایہہ نشانیاں اللہ نوں پیاریاں نیں
ہویا حج میدان عرفات اندر آہ و زاریاں تے اشکباریاں نیں
شام مشعر الحرام آ کے دو نویں کٹھیاں نمازاں گُذاریاں نیں
کیتی آن قربانی منیٰ اندر تے شیطاناں نوں کنکراں ماریاں نیں
کمّے جا کے وداع طواف کیتا مکیاں حج دیاں ذمہ داریاں نیں
غارِ حرا دی دید قربان جائیے جتھے آیتاں رب اُتاریاں نیں!
غارِ ثور تے جاندے نصیب والے اوتھے منزلاں ڈاہڈیاں بھاریاں نیں
اوتھے جائیے ظہوری تے پتہ لگدا کویں یار نبھائیاں یاریاں نیں!

حضوری

مکّے حاضری دے دِن ہوئے پُورے ہن مدینے دے وَلّے تیاریاں نیں
نبی پاک دے شہر نوں جان پتّیاں بختاں والیاں موٹراں لاریاں نیں

جنگِ بدر میدان دی دید ہوئی فوجاں کُفر دیاں جتھے ہاریاں نیں
پہلی فتح اِسلام نوں ہوئی ایتھے ہویاں دشمناں ڈاہڈیاں خواریاں نیں

ایتھوں ٹُرے محبُوب دی یاد لے کے جدھے واسطے رنقاں ساریاں نیں
دِلاں وِچ طوفان نیں سدھراں دے پلکاں ہنجواں نال شنگاریاں نیں

روضے پاک دی جھلک جاں نظر آئی اکھاں ہون پیاں صدقے واریاں نیں
جا کی لباں تے بویا درود سب دے کھُلیاں رحمتاں والیاں باریاں نیں

ہوئے جالیاں دے جدوں آن نیڑے گلاں بُھل گیاں اوتھے ساریاں نیں
سینے لا کے جالیاں نال روئے اکھاں ویچ کے روضے نوں ٹھاریاں نیں!

منظر کیہہ اے ظہوری میں کیہہ دساں اکھاں اوتھے حیران وچاریاں نیں
دِن اوہ جہڑے اوتھے لنگدے نیں راتاں اوہ جو اوتھے گذاریاں نیں

حضُوری

اوتھے دِل بس اکھوای چاہوندا سی مسجدِ نبوی دے درو دیوار چُماں !
نُوری جالیاں اکھاں دے نال لاواں روضے پاک دے پاک انوار چُماں
جُھکدا جُھکدا ستُوناں دے کول جاواں سِینے لا سب نوں سینہ ٹھار چُماں
ہواں ممبر محراب دے خوب بوسے جذبہ پیار دا کر کے نثار چُماں
کیاری جنّت دی کہیا حضُور جس نوں اوہ شکرانے دے نفل گذار چُماں
نت صُفّہ چبُوترے کول جا کے سچّے عاشقاں دی یادگار چُماں
چُماں کنکراں مسجد دے صحن دیاں جا کبُوتراں دی بیٹھی ڈار چُماں
جنّاں راہواں تے سوہنا محبُوب ٹُریا اوہناں راہواں دا گرد و غبار چُماں
لکھ گلیاں دے چُمدا رہواں اوتھے پھر کے شہر دے کوچے بازار چُماں
چُماں ہیر یدینے دے کُتیاں دے اِک وار چُماں لکھ وار چُماں
نسبت جدی حضُور دے نال ہووے شکر رب دا کر کے ہزار چُماں
جہڑا نام ظہوری محبُوب رب نوں کیوں نہ اوس نوں ہیں وار وار چُماں

○

نہ تیر وگایاں بن دی اے نہ درد سنایاں بن دی اے
اللہ دیا سوہنیا محبوبا گل تیرے بنایاں بن دی اے

محشر وِچ سارے رو رو کے محبوبِ خدا نوں آکھن گے
اَج بگڑی قسمت ساریاں دی سرکار دے آیاں بن دی اے

طیبہ دے سفر دیاں راہیاں نوں بھُل جان نظارے دُنیا دے
اکھیاں دی عید تے روضے دا دیدار کرایاں بن دی اے

شبیرؓ دے خون نے کربل دی مٹی نوں ایہہ فرمایا سی
حق سچ دی عزت سجدے وِچ اج سیس کٹایاں بن دی اے

اِس رنگ برنگی دُنیا تے کِدھرے نہ ہور نظر آوے
جہڑی رونق کملی والے دے دربار تے جایاں بن دی اے

جس دِن دا ڈِٹھوی ویکھ لیا دربار محمد عربی دا
دل وِچ تصویر مدینے دی ہن نعت سنایاں بن دی اے

○

ہر پاسے رحمت وس دی اے ہتھ بنھ کے بہاراں کھلیاں نیں
سارے جگ توں ہیں سوہنا ایں سوہنے دیاں سوہنیاں گلیاں نیں

ہر اک دی زبان تے صلے علیٰ سرکار دا در سبحان اللہ
اس در توں فیض اٹھائے نیں کل نبیاں تے کل ولیاں نیں

ہوئی دونی مہک فضاواں دی پئی قسمت جاگ ہواواں دی
انج لگدا اے دھوڑ مدینے دی جویں سر تے چپالئی کلیاں نیں

پئی آکھے دھڑکن سینے دی چُم دا اے وہ خاک مدینے دی!
اس کرماں والی دھرتی تے لائیاں سرکار نے تلیاں نیں

بیت دا بیڑا پار ہووے بھانویں دکھ درد ہزار ہووے
جدوں کملی والا یاد آیا میرے سر توں بلاواں ٹلیاں نیں

کوئی رد کو یار ظہوری نوں دعوے نہ کرے محبت دا
اس اوکھے پینڈے وچ پے کے بھل جاندیاں بھلیاں بھلیاں نیں

O

سب عرشی فرشی رات دِنے پڑھدے رہندے صلواتاں نیں
جتھے روضہ میرے آقا دا اُس شہر دیاں کیا باتاں نیں

جدوں جالی دے نیڑے ہو کے کجھ عرضاں کریئے رو رو کے
اُس ویلے کرماں والے توں لکھ صدقے دن تے راتاں نیں

ہر دکھ مدینے بھُل جاندا اوتھے ہنجواں دا اپے مُل جاندا
سرکارِ مدینہ دے وَلوں ایہہ اُمّتہ نوں سوغاتاں نیں

پئے چار چوفیرے جالیاں دے جھُرمٹ ہر وقت سوالیاں دے
ہر اک جھولی دے وچہ پیّاں اوہدے فضل دیاں خیراتاں نیں

اِک پل جو مدینے رہندا اے اوہنوں آخر کہنا پیندا اے
ایتھے نور دیاں برساتاں نیں اِس شہر دیاں کیا باتاں نیں

کیہہ حاضری دا کوئی حال کہوے اوتھے کجھ نہ ظہوری یاد رہوے
روضے دے اگے ہتھ بنھ کے چُپ کھڑیاں قلم دواتاں نیں

○

اکھیاں دے نیر جدائی وچہ دِن رات وگائے جاندے نیں
خوش بختاں نوں محبوباں دے دیدار کرائے جاندے نیں
اک وار فرشتے روضے تے جو آوندے فیر نہ آوندے نیں
سرکار دے اُمّتی نے جہڑے مُڑ مُڑ کے بلائے جاندے نیں
کعبے دا دوارا کیہہ آکھاں روضے دا نظارا کیہہ آکھاں
ایتھے درد سُنائے جاندے نیں اوتھے درد ونڈائے جاندے نیں
اِک جھلک پئی جد یوسف رض دی ہتھ کٹے عورتاں مصر دیاں
بن ڈھٹیاں ہدے نام اُتوں کئی سیس کٹائے جاندے نیں
کئی جاگدیاں دی عمر گئی رکھ رکھ کے اڈیکاں یار دیاں
سفنے وِچہ آکے کیاں دے سُتّے لیکھ جگائے جاندے نیں
ایہہ عشق ظہوریؔ کئی واری مرنے توں پہلاں مار دا اے
دکھ سہہ کے وی محبوباں دے سو ناز اٹھائے جاندے نیں

یاد وچہ روندیاں نیں اکھیاں نمانیاں
سد لَو مدینے آقا کرو مہربانیاں

ساری کائنات دا خزینہ مِل گیا اے۔ اللہ دی سونہہ جنہاں نوں مدینہ مِل گیا اے
جالیاں دے کول بہہ کے اوہناں موجاں مانیاں۔ سد لَو مدینے....

سارے جگ نالوں اوہ فضاواں نیں اَلیاں۔ دِسدیاں جد وی سوہنے روضے دیاں جالیاں
شالا کدے پھیر آون رُتاں اوہ سُہانیاں۔ سد لَو مدینے...

در دے سوالیاں دی جھولی خیر پاؤناں۔ عاجزاں غریباں تائیں سینے نال لاؤناں
ایہو نیں بجپالاں دیاں عادتاں پُرانیاں۔ سد لَو مدینے...

غیراں اگے کدی دُکھ اپنا نہ پھولدے۔ چُپ چُپ رہندے مونہوں اُچا وی نہ بولدے
آقا دے غلاماں دیاں ایہو نیں نشانیاں۔ سد لَو مدینے...

ساڈا تے ظہوری ایہو دین تے ایمان اے۔ پیار کملی والے دا اعباداتاں دی جان اے
پیار باہجھ گلاں قصے تے کہانیاں۔ سد لَو مدینے...

○

راہیا سوہنیا مدینے وِچہ جا کے تے میرا وی سلام آکھ دئیں
سوہنے روضے لگے سر نوں جھکا کے تے میرا وی سلام آکھ دئیں
گھڑی حاضری دی جس ویلے آوے گی سونہہ رَب دی خدائی بِل جاویگی
اوتھے ہنجواں دے ہار بنا کے تے میرا وی سلام آکھ دئیں
دِس پین گے نظارے تینوں نُور دے ، ہیرے جس ویلے ہووین گا حضور دے
جالی چم کے سینے دے نال لا کے تے میرا وی سلام آکھ دئیں
اوہناں پتھراں توں لوکی جندڑی وار دے جنہاں چُم ئے پیر سرکار دے
اوہناں پتھراں دے پیریں ہتھ لا کے تے میرا وی سلام آکھ دئیں
جا کے ویکھیں اُہدی مٹی خوش نصیب نوں جنہے لوریاں سُنایاں سی حبیب نوں
متھے اُتے اوس مٹی نوں سجا کے تے میرا وی سلام آکھ دئیں
سُکھ چین اوہ ظہوری ساڈی جان دا روضہ رب دے حبیب عالیشان دا
اوہدی چھانویں دُکھ اپنا سُنا کے تے میرا وی سلام آکھ دئیں

○

جھتوں جگ رُشنائی لیندا اے جتھے فجر تمام نہ ہوندی اے
چلو چلیئے یار مدینے نوں اوتھے کدی وی شام نہ ہوندی اے

کر عمل حضورؐ دے حکماں تے جھک جائیں سرکار دے قدماں تے
کس کم اوہ گولی آقا دی جہڑی دِلوں غلام نہ ہوندی اے

جنہاں تن من واریاں سوہنے توں مر کے وی سدا او زندہ نیں
اوہ جان سدا بے جان رہوے جہڑی یار دے نام نہ ہوندی اے

مُل اوس دا کتے نہ کوئی اے۔ جنہوں یار دے گھر نہ ڈھوئی اے
بھانویں شکل وی سوہنی ہوندی اے بھانویں عقل وی خام نہ ہوندی اے

گستاخ جہڑے محبوباں دے اونہاں توں کنارا چنگا اے
ایسے بندیاں نال ساڈی تے کدی دُعا سلام نہ ہوندی اے

جد دِل دنیا والے سوں جاندے اودوں اللہ والے جاگدے نیں
بندگی ایہہ ظہورؔ ہی ایسی اے جہڑی بر سرِ عام نہ ہوندی اے

○

کملی والے دے راہواں توں قربان مَیں سوہنا جدھر وں گیا دِن چڑھوندا گیا
اُہدے رُتبے نوں بندیاں تے منّنا ای سی اوہ تے پتھراں نوں کلمہ پڑھوندا گیا
حُسن سوہنے دا چمکاں پیا ماردا، روپ وکھرا اے نبیاں دے سردار دا
اونہوں ڈر نہ رہیا حشر دی نار دا، جہڑا نیڑے محمدؐ دے آوندا گیا
آئے غم زدے کے مسرُور ہوندے گئے، اپنے بیگانے منظور ہوندے گئے
درد دُکھیاں دے سب دُور ہوندے گئے، کملی والا جدوں مُسکراوندا گیا
اِک حقیقت دی پہچان بن دے گئے، آئے کافر مُسلمان بن دے گئے
وِگڑے مُنڈھاں دے انسان بن دے گئے، سوہنا ڈگیاں نوں پھڑ کے اٹھاوندا گیا
لا دوا ردگیاں نوں آرام آ گیا، بن کے رحمت محمدؐ دا نام آگیا
جو وی قدماں چہ بن کے غلام آگیا، آقا سبھناں دی بگڑی بناوندا گیا
سفر پیارا مدینے دے وَل جان دا، رُتبہ سوہنا محمدؐ دے مہمان دا
ساتھ ملیا ظہوریؔ ثنا خوان دا، سارے راہ نعتاں پڑھ پڑھ سناوندا گیا

○

ہادیا تاجدار مدینے دیا سوہنا کوئی نہ تیرے جیہا ویکھیا
جنہاں اِک وار تیری جھلک ویکھ لئی اوہناں پھر نہ کوئی دوسرا ویکھیا

سچے رب دی کرائی اے پہچان توں
وحشیاں نوں بنایا اے انسان توں
رب دا فرمان توں ساڈا ایمان توں
ویکھ کے تینوں بندیاں خدا ویکھیا

جلوہ گاہِ نبی اُمّ ہانی دا گھر
جتھوں ہویا شروع اِک انوکھا سفر
نور نوں رب نے دِتا مقامِ بشر
آپ جبریل سدرہ تے جا ویکھیا

حوصلے ماڑیاں دے ودھائے پیا
عاجزی تگڑیاں نوں سکھائے پیا
نیر غاراں چ بہہ کے وگائے پیا
جنہوں عرشاں تے رب نے بلا ویکھیا

دِل نوں موہ لین والے نظارے بڑے
جلوے دنیا دے وچ پیارے پیارے بڑے
پڑھ کے ساری نوں بھل گئے ایہہ سارے بڑے
جہڑے دن دا در مصطفےٰ ویکھیا

○

اوگنہاراں دے بُلھاں تے جدوں نام حضور آجاندا اے
بخشش دے بُوہے کھُل جاندے رحمت نُوں سرور آجاندا اے

سرکار دی محفل وِچ جہڑا آوندا اے خالی نئیں مُڑدا
بھُلیاں نوں وی کملی والے دا اچیتا تے ضرور آجاندا اے

محبوب خدا دی نسبت دی تاثیر نرالی ویکھی اے
بندیاں نوں اکھیاں بند کر کے ویکھن دا شعور آجاندا اے

دنیا دی محبت دے سارے لشکارے اوہنوں بھُل جاندے
جدے دِل وِچ مدنی ماہی دی الفت دا نُور آجاندا اے

دنیا دا نظارا کوئی وی چنگا نئیں لگدا اکھیاں نوں
جدوں عاشق کملی والے دے روضے توں دُور آجاندا اے

نیویں نوں ظہوری بھل لگدا سچ آکھیا رب دے بندیاں نیں
اوہ ڈھہن ہمیشہ ٹٹ جاندے جنہاں نوں غرور آجاندا اے

نئیں بھل دا مدینے دا نظارا یا رسُول اللہ
سدا وسدا رہوے تیرا دوارا یا رسُول اللہ

درِ کعبہ توں لے کے روضہ اطہر دے بوہے تک
ایہہ چانن تیرا اے سارے دا سارا یا رسُول اللہ

اساڈی آبرو دی توں اساڈا مان دی توں ایں
تری رحمت غلاماں دا سہارا یا رسُول اللہ

دہاڑے حشر دے سب نوں خدا بخشے گا اُس ویلے
جدوں ہو جائے گا تیرا اشارا یا رسُول اللہ

فرشتے، اولیاء، جنّ و بشر، شاہ و گدا سب دا
ترے دربار توں ہوندا گذارا یا رسُول اللہ

جدوں اناں ترا آیا ظہوری دے لباں اُتّے
چمک اٹھیا مقدر دا ستارا یا رسُول اللہ

○

تری خوشبو توں سب مہکن فضاواں یارسول اللہ
ترے دم نال نیں ٹھنڈیاں ہواواں یارسول اللہ

میں کجھ وی نئیں جے تیرے نال میری کوئی نسبت نہ
میں سب کجھ ہاں جے میں تیرا سداواں یارسول اللہ

جنہاں نیں تیریاں قدماں نوں سینے نال لایا اے
نصیباں والیاں ہویاں اوہ تھاواں یارسول اللہ

مدینے آکے ایہو رات دن میری عبادت اے
تیرے روضے توں نہ اکھیاں ہٹاواں یارسول اللہ

اجل دے آون توں پہلاں جے تیری دید ہوجائے
میں ایسی موت توں قربان جاواں یارسول اللہ

کویں سوز آشنا تحریر ہوجائے ظہوری دی
قلم جامیؒ دا میں کتھوں لیاواں یارسول اللہ

○

اِک نویں حیاتی مِلدی اے بول ایسے عربی ڈھول دے نیں
اِنسان ستے رہ گئے اِک پاسے پتھر وی سُن کے بول دے نیں
جنہاں من لیا منظور ہوئے۔ مغرور ہوئے۔ جو دُور ہوئے
کئی دُور دِلاں آبھر پُور ہوئے۔ کئی خالی رہ گئے کول دے نیں
ہوئے سوکھے شاغلاماں دے۔ آئے مونس خاصاں عاماں دے
نغمات تے دُرود سلاماں دے سُچّے کنّاں وِچ رس گھول دے نیں
کئی شربت وصل دا پین پئے۔ کئی ناں لے لے کے جین پئے
کئی سوہل ملوک حسین پئے۔ اوہدے راہ وِچ جاناں رول دے نیں
بَن جھلّے سِیس نواون گے۔ اوہ رازِ حقیقت پاون گے
عقلاں والے پچھتاون گے۔ جہڑے عِلم حضور دا تول دے نیں
جگ منگتا سارا مدنی دا۔ رہوے وسدا دوارا مدنی دا
جنہاں لبھیا سہارا مدنی دا۔ اوہ کدوں ظہوری ڈول دے نیں

○

مری عزّت ترے ناں دے سہارے یا رسُول اللہؐ
مری کشتی نوں وی لاؤ کنارے یا رسُول اللہؐ

ترے در تے میں سر رکھیا تے دِل دی ایہہ تمنّا ایں
نہ ہُن میںنوں کوئی آوازمارے یا رسُول اللہؐ

قسم ربّ دی حیاتی میری دا ایہو ای سرمایہ
ترے در تے میں دِن جیہڑے گذارے یا رسُول اللہؐ

کدی دیدار دے کے ایناں نوں وی شاد کردیو
ایہہ روندے نین نے کرماں دے مارے یا رسُول اللہؐ

خدا دا فضل اُس خُوش بخت نوں لبیک کہنداے
جیہڑا اِک واروی دِل تھیں پُکارے یا رسُول اللہؐ

ترے پروانیاں دی کون گنتی کرسکے آقا!
ظہُوری جہے کئی پھر دے وچارے یا رسُول اللہ

○

اکھیاں دے بوہے کھُلّے نیں دل سیج وچھا کے بیٹھا اے
ہر کوئی وِچ اڈیکاں دے گھر بار سجا کے بیٹھا اے
سرکار دا رُتبہ جان دیاں ۔ آئتاں بولن قرآن دیاں
رَبّ قسم اٹھاوے اس تھاں دی جتھے سوہنا آ کے بیٹھا اے
رحمت دا خزینہ بنیا ایں یثرب توں مدینہ بنیا ایں
محبوب خدا دا جس دن توں اوتھے ڈیرے لا کے بیٹھا اے
کیہہ خبر ہووے انساناں نوں ۔ رَبّ جانے اُہدیاں شاناں نوں
جدھے قدماں وچہ جبریل امیں خود سیس نوا کے بیٹھا اے
دِن مُک گئے راتاں مُک گیاں ۔ زندگی دیاں نبضاں رک گیاں
کیہہ ویلا سی جس ویلے اوہ ۔ عرشاں تے جا کے بیٹھا اے
ہر وقت کرے آقا دی ثنا ۔ چنگا اے بخت ظہوری دا
محبوب مدینے والے دی ۔ جھڑا نعت سنا کے بیٹھا اے

O

اوہناں دا عشق سلامت اے مقبول اوہناں دیاں باتاں نیں
کملی والے دی یاد اندر جنہاں دیاں لنگھ دیاں راتاں نیں
سرکار دی محفل کیا کہنے جس ویلے آپؐ دا ذکر چھڑے
پئی گونج درود سلاماں دی ایہہ نور دیاں سوغاتاں نیں
محبوبؐ دی محفل تے رَل کے بدلاں نیں آن صلاح کیتی
چلو ہور اگیرے چل وسیئے ایتھے ہنجواں دیاں برساتاں نیں
زُلف و رخسار دا ذکر کرے کیہڑا سرکار دا ذکر کرے
ایتھے بڑیاں بڑیاں لکھاریاں نیں بَھن چھڈیاں قلم دواتاں نیں
نہ چھیڑ کسے چُپ کیتے نوں کوئی لنگھ جا چُپ کر کے
ایناں دیاں دکھڑیاں رسماں نیں ایناں دیاں دکھ بھل ذاتاں نیں
کیہنہ پچھنا ایں یار ظہوری نوں دو حرفی گل مکا دیواں!
اوہدا اتنک لینا لکھ عیداں نیں لِل اپنا لکھ شبراتاں نیں

○

رحمتاں دا تاج پا کے رُتبے ودھا کے
گھلیا حبیب سوہنا رَب نے سجا کے

رستیاں سلامی دِتی آمنہ دے لال نوں
چُکیا حلیمہؓ جدوں سینے نال لا کے

بڑے مغرور تے قبیلیاں دے چودھری
نیویں ہو کے بہہ گئے حضورؐ کول آکے

کویں دعوے کراں اوس در دی غلامی دا
جِتھے جبریلؑ آوے سر نوں جھکا کے

ہنجواں دے موتیاں نوں اکھاں تے سجا کے
اِنج دیو حاضری مدینے وِچہ جا کے

ماڑے تے نکمےّ جہے ظہوری نوں نوازیا
وار وار سوہنے کول اپنے بلا کے

○

راضی جنہاں گنہگاراں تے حضُور ہو گئے
مُعاف اللہ وَلّوں اونہاں دے قصُور ہو گئے
سَو دُکھ مِلے نیکیاں ھزار کیتیاں
پتھّر پَین تے دُعاواں سَرکار کیتیاں
دَیری ڈِگ پئے پَیرِیں منظُور ہو گئے
ساری دُنیا توں وَکھرا نظارا ویکھدے
جہڑے جا کے نبی پاکؐ دا دَوارا ویکھدے
جدوں ویکھیا مدینہ دُکھ دُور ہو گئے
سَاہ مُک چلّے تاہنگ حالی تیک رَکھّی اے
اینّاں اکھیاں دیدار دی اڈیک رکھّی اے
بھاگاں والیاں دے نام منظُور ہو گئے
راضی جنہاں گنہگاراں تے حضُور ہو گئے

○

طٰہٰ دی شان والیا
عرشاں تے جان والیا

کیڈا سوہنا نام تیرا
اُچا اے مقام تیرا
سُچا اے کلام تیرا
آئے تاں سُنان والیا

تذکرے نے عام تیرے
ہُندے صُبح شام تیرے
بادشاہ غُلام تیرے
بکریاں چران والیا

شان تیری بلّے بلّے
رب وی سلام گھلّے
ویریاں دے پیراں تھلّے
چادراں وچھان والیا

سدا بے سہاریاں نوں
غماں دیاں ماریاں نوں
ماڑیاں وچاریاں نوں
سینے نال لان والیا

دِل دی آس پُوری ہوئی
دُور میری دُوری ہوئی
حاضری ظہوری ہوئی
روضے تے بلان والیا!

○

جِس دِل وِچ حُبّ نبیؐ دی نئیں اوہدی بولی وِچ تاثیر نئیں
جنہوں درد دی دولت مِل گئی اے ودھ اوس توں کوئی امیر نئیں

کیہہ دسّاں شان اُس سینے دی جہدے اندر یاد مدینے دی
سوہنے رَبّ دی دونہاں جہاناں وِچ کوئی ایہدے جیہی جاگیر نئیں

اَللہ دے بندیاں دی مرضی اللہ پوری کر دیندا اے
قادر دی مرضی توں ودھ کے کوئی وکھری شئے تقدیر نئیں

ایتھے کم ناہیں تاویلاں دا اساں ٹُٹیا بھار دلیلاں دا
جتھے عِشق ہے جج اپیلاں دا اوتھے عقلاں دی تقریر نئیں

پڑھ پہلا سبق عقیدت دا جے بھنا ایں راہ حقیقت دا
کیہہ فائدہ شان وشوکت دا جے چنگی ہوئی اخیر نئیں

مِل جائے گدائی اُس در دی جہدی تاہنگ فرشتے رکھدے نیں
اوس ربّ توں ظہوری کیہہ لینا جو یار دے در دا فقیر نئیں

○

انوار دا مینہ وسدا پیا چار چوفیرے تے
اُمت دیاں عیداں بنے سرکار دے ڈیرے تے

محبوب دی دید لئی اکھیاں دی خوشی ویکھو
ہنجواں دا چراغاں ایں پلکاں دے بنیرے تے

سوہنہ ربّ دی زمانے دے رُس جان دا غم کوئی نہ
راضی اے جدوں تیکر میرا مرشد میرے تے

میخواراں نوں کافی اے تک لینا ای ساقی دا
ساغر دی ضرورت نئیں جے اوہ اکھیاں نہ پھیرے تے

مے پینی تے ڈگ جانا ڈِگ جانا تے اُٹھ پینا
مے نوشی دا سہرا اے میخوار دے جیرے تے

اودا ں دا ظہوری توں محبوب ایں مستاں دا
رحمت دی نگاہ پائی جدوں یار نے تیرے تے

جس راہ توں سوہنیا لنگھ جاویں اوہدی خاک اُٹھا کے چُم لیناں

جد ہجر ستاوے ناں تیرا اکھیاں نوں لا کے چُم لیناں

اِک دِن اوہ وی دِن آوے گا جد دَر تے یار بُلاوے گا

رکھ رکھ کے تصوّر روضے دا اِک نقشہ بنا کے چُم لیناں

زاہد جے پُچھّے دس تیرے محبُوب دا چہرہ کیسا اے

مَیں ہور تے کجھ نئیں کہہ سکدا قُرآن اُٹھا کے چُم لیناں

ہتھ مُرشد دے ہتھ تیرے نیں رَبّ آکھے ایہہ ہتھ میرے نیں

ایسے لئی مُرشد کامِل دے ہتھّاں نوں جا کے چُم لیناں

مُرشد توں تیرا دَر مِلدا اِس دَر توں رَبّ دا گھر مِلدا

مَیں ایسے خاطر ولیاں دی چوکھٹ نوں جا کے چُم لیناں

میرا مان ظہُوری سوہنے تے مَیں کوہجا کیہہ تعریف کراں

جو قلم لِکھے ناں سوہنے دا اوہ قلم اُٹھا کے چُم لیناں

O

مِل جاون یار دیاں گلیاں اساں ساری خدائی کیہہ کرنی
محشر وِچ ساڈی بَن جاوے دُنیا دِی بنائی کیہہ کرنی

اسیں چُپ چُپ دُکھڑے سہندے آں دُنیا نُوں کجھ نئیں کہندے آں
ماں یار دا لیندے رہندے آں اساں حال دُہائی کیہہ کرنی

جس دِن دیاں اکھیاں لا بیٹھے اکھیاں دا چین گوا بیٹھے
دلدار دے در تے آ بیٹھے اساں ہور کمائی کیہہ کرنی

جیہڑا عشق دے وِچ برباد ہووے فیر اوس دا وِہڑا آباد ہووے
جس دِل وِچ یار دی یاد ہووے اوہنے پریت پرائی کیہہ کرنی

نیت نے پار لنگھانا ایں عملاں نے ساتھ نبھانا ایں
جے اندروں میل نہ جانا ایں باہر دی صفائی کیہہ کرنی

کجھ پیار دے نال نیوں لائیے ہر دُکھ تے مصیبت گل پائیے
اک در دے خوش ہو جائیے در در دی گدائی کیہہ کرنی

○

نہ مال اولاد دا صدقہ نہ کاروبار دا صدقہ
اسیں تے تھانے آں یار خُدا دے یار دا صدقہ

خُدا رازق اے اللہ والیاں دا ایہہ عقیدہ اے
خدا دیندا اے پر دیندا اے اپنے یار دا صدقہ

لڑی چوں ٹُٹ کے دانہ ہمیشہ خاک وِچ رُلدا
لڑی رلدی اے اللہ والیاں دے پیار دا صدقہ

مدینے والیا! محفل چوں خالی کوئی نہ جاوے
بھریں جھولی اساڈی اپنے یارِ غار دا صدقہ

بجائے ناز اپنے نقشبندی ہون تے مینوں
ایہہ ملیا سلسلہ مینوں نبیؐ دے یار دا صدقہ

ظہوری دی وی ہووے دَر ترے تے حاضری آقا
ترے دربار تے آواں ترے دربار دا صدقہ

○

کھُلّے بُوہے ویکھ کے تیرے دوارے آگئے
سُن غماں دیا محرماں درداں دے مارے آگئے

بن ترے کہڑا سُنے گا دردمنداں دی صدا
لے کے جھولی وِچ غماں دا بھار سارے آگئے

تر نئیں سکدے ساں چھلاں پیندیاں مجبور ساں
توں نظر پائی اسیں ڈُبّے کنارے آگئے

لڑکھڑاندے ڈِگدے ڈھیندے سنبھلدے اُٹھدے
ایس منزل تک اسیں تیرے سہارے آگئے

جنہاں وی ساقی دی نظروں ڈُھلدی مے پی لئی
اونہاں خوش بختاں نوں کوثر دے ہلارے آگئے

ایہہ ہے میرے دوستو مُرشد دے قدماں دی طفیل
سُن لیا جنہاں ظہُوری نوں نظارے آگئے

○

دِل یار دا اندرانہ ئے یار دے کول آئے
محبُوب دی مرضی اے گل لائے یا ٹھکرائے

جنّت دی نئیں خواہش مولا ایہہ تمنّا ایں
محبُوب دے قدماں تے مری جان نکل جائے

کون ایناں نوں سمجھاوے کہن اپنے جیہا اوہنوں
جدی کالیاں زُلفاں دی رب آپ قسم کھائے

راہ یار دا تکنا ایں اسّی اہ توں نہ ہٹنا ایں
راہ وچ اڈیکاں گے اوہ آئے یا نہ آئے

نال اپنے اڑائے جا میرے اتھرُو ہوائے نی
محبُوب نوں رو آکھیں ہُن ہور نہ ترسائے

جنّت چہ مزا آوے سرکار جے فرمادن
لے آؤ ظہوری نوں اِک نعت سُنا جائے

○

جنہاں فقیراں دے کج پال پیر ہوندے نیں!
غریب ہو کے وی سب توں امیر ہوندے نیں
اوہ دو جہان دے دُکھڑے توں ہو گئے آزاد
کِسے دی زُلف دے جہڑے اسیر ہوندے نیں
فرشتے اوہناں دی قسمت تے رشک کردے نیں
مدینے والے دے جہڑے فقیر ہوندے نیں
نہ قید عِشق دے لئی کوئی حُسنِ یُوسفؑ دی
دِلاں دے واسطے کجھ ہور تیر ہوندے نیں
بنا کے پھلوں تے گھلیا اخیر کر چھڈی
کرم دے فیصلے سب توں اخیر ہوندے نیں
ظہوری ویکھ کِسے نوں حقیر سمجھیں نہ
حقیر ہو کے وی کئی بے نظیر ہوندے نیں

○

بھانویں کول بُلا بھانویں دُور رہتا اساں دَر تے اوندیاں رہنا ایں
تیرے قدماں دے وِچ رورو کے دُکھ درد سُناوَندیاں رہنا ایں
نئیں دُنیا دی پرواہ سانوں، غم خوار دے ناں دی چاہ سانوں
اساں یار دے ناں نوں چم چم کے اکھیاں نال لاوَندیاں رہنا ایں
ایمان اساڈا کہندا اے اسیں حشر نوں بخشے جاواں گے
اساں یاد مدینے والے دی سینے نال لاوَندیاں رہنا ایں
جس دَر تے جنّا کی نوری وی سب جھکدے آکے رات دِنے
اس چوکھٹ تے سر رکھ اپنا تقدیر بناوَندیاں رہنا ایں
ہوندا اے بھروسہ آقا تے ایہہ ساری خدائی ہل جاندی
جس سوہنے نوں آزماوَنا ایں اوہنے چھپاوَندیاں رہنا ایں
جد تیکر دَم وِچ دَم ساڈا ایہہ یار ظہوری کم ساڈا
سوہنے دی سوہنی محفل وچ تعریف سناوَندیاں رہنا ایں

○

کجھ نئیں درکار سانوں سامنے یار ہووے

بھانویں غم ہون ہزاراں وسدا غم خوار رہووے

شوکت تے شان نہ منگاں دولت دامان نہ منگاں

ساز و سامان نہ منگاں، ئیں ہوواں یار رہووے

توں ساڈا مان ساقی ساڈا ارمان ساقی

نکلے جد جان ساقی تیرا دیدار رہووے

بن دا اے تاں مستانہ اکھیاں دا بنے نشانہ

قدماں تے سر نذرانہ ہنجواں دا ہار رہووے

گلشن نوں اِسٹ نہ ماراں منگدا نئیں باغ بہاراں

مستاں دیاں ہون قطاراں تیرا دربار رہووے

وَسّے دربار ظہوری، جیون مے خوار ظہوری

پیون مے خوار ظہوری ساقی سرکار رہووے

○

توں ایں ساڈا چین تے قرار سوہنیا
تیرے نال وسّ دی بہار سوہنیا
تاریاں دے نال سوہنی سجّی ہُوئی رات نوں
اِک رات کیہہ اے ایس ساری کائنات نوں
تیرے قدماں توں دیاں وار سوہنیا
تیرا ای خیال سارے دُکھاں نوں بھلا گیا
اکھ دا اشارہ میری زندگی بنا گیا
جیوے تیری اکھ دا خُمار سوہنیا
اِک پلّے اتھرو تے اِک پلّے ہاواں نیں
میری جھولی وِچ تے خطاواں ای خطاواں نیں
توں ایں دِسنا ایں غمخوار سوہنیا!
دِسدا رہویں توں ساڈے دِلاں دیا جانیاں
کہندیاں ظہُوری دیاں اکھیاں نمانیاں
اینجوں ساڈے دِل دی پکار سوہنیا

○

جس منگیا درد محبّت دا اُس فیر دَوا کیہہ کرنی ایں
بیمار مدینے والے دا ہووے تے شفا کیہہ کرنی ایں

ہر شَے سَرکار دا صدقہ اے، سوہنے دربار دا صدقہ اے
منگ اَللہ توں در سوہنے دا توں ہور دُعا کیہہ کرنی ایں

خوش بخت اوہ ٹھنڈک سینے دی جنہوں نسبت مِلی مدینے دی
جدھے وِچ سرکار دی مہک نئیں اوہ ٹھنڈی ہوا کیہہ کرنی ایں

ناں ہووے لَباں تے سوہنے دا ایں موت نوں اُٹھ کے آپ بلاواں
اَللہ نہ کرے اوہدی یاد بِناں آوے جے قضا کیہہ کرنی ایں

جے دِل دے وِچ گداز نئیں، سچ آکھاں فیر نماز نئیں
جے قلب نہ سر دے نال جھکے ایویں رسم ادا کیہہ کرنی ایں

جے کابِل ہتھ مہاراں نیں قابو وِچ سوچ وچاراں نیں
نسبت جے ظہوری حاصل نئیں اوہنے صفت وثنا کیہہ کرنی ایں

○

جدوں عشق حقیقی لگ جاوے فیر توڑ نبھاونا پیندا اے
ساری دُنیا نوں چھڈ کے تے مولا دل آونا پیندا اے
ہر کوئی انج تے پڑھدا اے قرآن سپارے رات دِنے
اِک ایسی منزل آوندی اے نیڑے تے ساونا پیندا اے
لکھاں قربانی دین نے رَبّ راضی ہو جائے ساڈے تے
کدی رَبّ نوں راضی کرن لئی بچیاں نوں کھاونا پیندا اے
کدی ایہہ ویلا وی اوندا اے اِس راہ دے سچّے عاشق تے
جدوں یار کِسے دا رُس جاوے نچ نچ کے مناونا پیندا اے
خود خالق دسیا خلقت نوں اِنج لا کے توڑ نبھائی دی
جدوں ہجر ستاوے سوہنے نوں عرشاں تے بلاونا پیندا اے
مَیں اینویں ظہوری بولدا نئیں ہر اگے دُکھڑا پھولدا نئیں
کوئی دِل دا محرم مِل جاوے مڑ درد سناونا پیندا اے

○

دِلدار جے راضی ہوجاوے دُنیانوں مناوَن دی لوڑ نیئں!

دُکھ یار نوں دَسنا کافی اے غیراں نوں سناوَن دی لوڑ نیئں!

دُکھ یار دا دارُو درداں دا، جُوں جُوں ودھدا تے سُکھ ہلدا

جد یار دے غم دا زخم لگے، فیر مرہم لاوَن دی لوڑ نیئں

جِند نِکلے یار دے قدماں وِچ، ایمان مکمّل ہوجاوے

جنہوں ہتھیں مُرشد ٹور دیوے، اوہنوں راہ سمجھاوَن دی لوڑ نیئں

زاہد کیہہ متّاں دیناایں ہمت ماری تیری عقلاں نے

جس تکیاں اکھیاں یار دیاں، اوہنوں سبق پڑھاوَن دی لوڑ نیئں

نیڑے ہووے یا دُور ہووے آقا دی نظر منظور ہووے

جیہڑا مَرجائے یار دے قدماں وِچ محشر نوں اٹھاوَن دی لوڑ نیئں

ناں لے کے ظہُوری سوہنے دا ہر مُشکل حل ہو جاندی اے

اِک ناں دا وظیفہ چھڈ کے تے، کوئی سبق پکاوَن دی لوڑ نیئں

○

دِلاں دے ہو گئے سودے ترے دیدار دی خاطر
زمانہ سارا چھڈیا اے اساں اِک یار دی خاطر

کوئی عقبےٰ مغر دوڑے ، کوئی دنیا نوں لبھدا اے
اساڈی زندگی یارو بس اِک دِلدار دی خاطر

غماں دی گوُہڑی چھانویں بیٹھ کے خوشیاں مناندے نیں
ایہہ عاشق بہت کجھ کردے جمالِ یار دی خاطر

کِسے پَروانے توں ایہہ پُچھیا سڑکے تے کیہہ لبھدا
کہیا اوہنے اوہ بے سمجھا وصالِ یار دی خاطر

سجن دی جت دا کوئی مزا ساڈے توں آ پُچھّے
اساں تے بازی لائی سی بس اپنی ہار دی خاطر

طہوری تیرے توں ظاہر ایہہ دا اپناتے کجھ دی نئیں
زباں میری بیاں تیرا ، ترے اظہار دی خاطر

○

جدوں ویکھ لیا مکھ سوہنے دا دُکھیاں نیں نماز ادا کیتی
جنہاں پھیر لیا منہ بجناں توں اوہناں پڑھی ہوئی آپ قضا کیتی

دُکھ درد سُناوندیاں رہنا ایں اساں یار مناوندیاں رہنا ایں!
تد تیکر آوندیاں رہنا ایں جد تیکر عُمر وفا کیتی!

اِک ذرہ وا جہڑا سوالی اے اوہدی رَبّ کردا رکھوالی اے
وَلیاں دی من دا والی اے جس طاقت آپ عطا کیتی

جدے ساقی بھرے پیالے نیں اوہدی سُن لئی کملی والے نیں
جس دے لئی مُرشد کامل نے خوش ہو کے آپ دُعا کیتی

اکھیاں نے دِتّا سبق پڑھا جد ویکھیا چہرہ مُرشد دا
جنہاں یار توں منگ کے درد لیا اوہناں فیر نہ کوئی دَوا کیتی

جد دَرتے ظہوری آ بیٹھے غم سارے یار بھُلا بیٹھے
یاد آئی تے محفل لا بیٹھے رَل مِل کے صِفت ثنا کیتی

○

ہر ویلے ہووے خیر تری سوہنے دی خیر منائی جا
غم جھڑا راہ وچہ بل جاوے ہس ہس گلے سینے لائی جا

ہر ویلہ تیرا ہو جاسی ایہہ شام سویرا ہو جاسی
اکھیاں دے دیوے بالی جا ہنجواں دا تیل جلائی جا

جے لگ گئی او لگ اک پاسے یار اک پاسے جگ اک پاسے
جگ نال کیے دے نئیں نبھیا توں اپنی توڑ نبھائی جا

بن مرشد ککھوں ہولا اے مرشد دے تے مولا اے
جگ جھلا اے جگ رولا اے انیویں نہ رو لا پائی جا

عملاں دا احساب نہ ہووے گا کوئی دی عذاب نہ ہوویگا
میری قبر تے ٹھہر کے دلدارا قدماں دی ٹھوکر لائی جا

منگی جا دعائیں ملن دیاں منظوری کدی تاں ہو ویگی
سوہنے نوں ظہوری رو رو کے توں دل دا درد سنائی جا

○

واہ ظہوری قصوری نیں کھٹیاں نیں رج کے شاباشاں جگ جہان دیاں

ڈُبکے سوز گداز وِچ لکھیاں نیں نعتاں ایس شاہِ انس و جان دیاں

اہدی کِسے کولوں بھانویں نعت سُنیے عِشق نبی دا دِلاں وِچ جاگ پیندا اے

جدوں شمع آوے رُو برو اہدے کِرناں پیندیاں چمک ایمان دیاں

اِک اِک شعر نوں مُڑ مُڑ کے سُنن دے لئی پئی محفلاں وِچ فرمائش ہووے

رَچیاں عِشق رسول وِچ ہین سبھے نعتاں بانی بزمِ حسانؓ دیاں

نظراں ڈونگھیاں ایس تے پھیر کے تے اِک صاحب نظر ارشاد کیتا

ایس گلشنِ نعت وِچ پیندیاں نیں دِکھاں گویاں باغ رضوان دیاں

دَرستے کجھ مجموعے دے نقل کرکے تے اِک خضرِ صورت صاف آکھ دِتا

سطراں نئیں ٹھلّاں پیّاں پیندیاں نیں فضل دھڑا دھڑ بحرِ عرفان دیاں

○

پیر فضل گجراتی

تاثرات

○ جناب ظہوری قصوری کی ذات میں نعت خوانی اور نعت گوئی کے جوہر نہایت خوبصورتی اور توازن کے ساتھ جمع ہیں عقیدت اور خلوص کی جو آگ ان کی نعت خوانی میں حدت اور روشنی پیدا کرتی ہے وہی ان کی نعت گوئی میں لفظ لفظ کو چمکاتی اور گرماتی چلی جاتی ہے ظہوری خوش بخت ہیں کہ قدرت کی طرف سے انہیں یہ دونوں جوہر اتنی فراوانی سے ودیعت ہوئے۔

احمد ندیم قاسمی

○ نوائے ظہوری میں جوش کے ساتھ ہوش، جنوں کے ساتھ شعور اور عقیدت کے ساتھ بصیرت کی آمیزش نظر آتی ہے پورا کلام خیالات و نظریات کی ناہمواری سے پاک ہے۔

عزیز حاصل پوری

○ پاکستان کے ممتاز نعت گو محمد علی ظہوری کو اظہار بیان پر مکمل قدرت حاصل ہے۔

اختر سدیدی

○ ظہوری ہوراں تے ایہ خداداخاص کرم اے کہ اوہناں نوں اک وقت وچہ دو فن شاعری تے موسیقی آمیز ترنم میسر آئے نیں۔

ڈاکٹر رشید انور

صِفتاں سوہنے رسُولؐ دیاں

کلے اسیں ظہوریؔ نیوں نعت نبیؐ دی پڑھدے
صفتاں سوہنے رسولؐ دیاں پیاں ہندیاں لہندے چڑھدے

صِفتاں سوہنے رسولؐ دیاں

محمد علی ظہوری

ﷺ

روضے دے چفیرے نیں غلاماں دیاں ٹولیاں
اک پیا سن دا اے لکھاں دیاں بولیاں

سارا جگ موہ لیا اے سوہنے دے پیار نے
جو وی نیڑے ہویاں اوہ بن گیاں گولیاں

تپدیاں پتھراں نیں سارا تل لا لیا
اوہدے لڑ لگیاں جو کتے وی نہ ڈولیاں

اکھیاں نیں اکھیاں چوں سارا کجھ پڑھ لیا
عشق دیاں بندیاں کتاباں نیوں پھولیاں

اپنی ماں دے ناں

جیہڑی فجرے دودھ رڑکدی سی تے
ناں ناں سوہنے نبیؐ دی نعت وی پڑھدی سی

محمد علی ظہوریؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

مرنا مرنا ہر کوئی آکھے میں وی اک دن مرنا

مرن توں پہلے جے ملے نہ سوہنا مرنے نوں کیہ کرنا

اک گل رکھنا یاد مری میرا جس دن ہووے مرنا

سب کجھ کرنا کرکے میرا منہ روضے ول کرنا

روضے ول منہ کرکے میریاں اکھیاں بند نہ کرنا

وقت اخیری سوہنے دا دیدار اکھیاں نے کرنا

دید ظہوریؔ جے ہووے فر مرنے توں کیہ ڈرنا

فہرست

ظہوریؔ دی حضوری

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم دی محبت دے نال نال آپ دے اچے خلق تے سچی تعلیم نوں شعراں وچ ڈھالنا تے پھر اوہناں شعراں نوں دل وچ اتر جان والے انداز تے آواز دے نال لوکاں تیکر اپڑانا اک بڑی وڈی دینی تے انسانی خدمت اے۔ کیوں جے حضور پاک ﷺ دیاں نعتاں بجھے تے ہنیرے دلاں نوں جگمگا دیندیاں نیں۔

دلاں نوں ایہہ نور تے سرور مہیا کرن والیاں لوکاں وچ محمد علی ظہوریؔ اک خاص مقام رکھدے نیں۔

محمد علی ظہوری ۱۲ اگست ۱۹۳۲ء نوں موضع رائیاں علاقہ نواب صاحب لاہور دے حاجی نور محمد نقشبندی دے گھر وچ پیدا ہوئے۔ مڈل تے جے وی بچھوں ادیب فاضل تے پنجابی فاضل دے امتحان وی پاس کیتے۔ ٹیچر ہوئے تے حالی خبرے اوہ کیہ کجھ ہور کردے۔ پر چھیتی ای اک اللہ دے بندے نیں اوہناں دا رخ گنبد خضرا ول موڑ دیتا۔ ایس انقلاب دا ذکر اوہناں اپنی ہڈبیتی وچ کیتا اے۔

موڑ دتا اک لہر نے مینوں چن لیا میرے مہرؔ نے مینوں

جس مرشد نے بقول ظہوری اوہناں دا دھو دھو چھڈیا' اوہناں دا اسم گرامی میاں ظہور الدین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ سی تے ایناں دی نسبت نال ای ایہہ ظہوریؔ بنے۔

محمد علی ظہوری نعت دے پڑ وچ پہلاں نعت خواں دی حیثیت نال اترے۔ اوہناں ۱۹۵۲ء وچ نعت خوانی شروع کیتی تے اٹھ سال صرف اپنی آواز دا جادو

جگاندے رہے-ایس زمانے وچ اوہناں راقب قصوری' ہیدم وارثی' ابروارثی نے اعلیٰ حضرت بریلویؒ دیاں نعتاں کولوں فیض حاصل کیتا تے ۱۹۶۰ء وچ اوہناں اپنے دل تے دماغ نوں وی نعت ول لالیا-

رب تعالیٰ نے سورہ احزاب دی چھویں آیت وچ جیہڑا اشارہ کیتا اے اوہدا ترجمہ کجھ انج بن دا اے- نبی پاک ﷺ موماناں تے اوہناں دیاں جاناں توں وی ودھ حق رکھدے نیں- نبی پاک ﷺ دا اپنا ارشاد اے کہ تہاڈے وچوں کوئی مومن نئیں ہو سکدا جد تیک میں اوہدے لئی پیو' پتر دوجے سبھ لوکاں توں سگوں اوہدی جان توں وی ودھ پیارا نہ ہو جاں- مطلب ایہ کہ حضور ﷺ دی محبت ایمان دا مڈھلا ندرانہ اے تے نعت آپ دی محبت دے اظہار دا فنی وسیلہ اے-ایہ حضرت حسان بن ثابتؓ دی سنت اے جنہاں اپنے شعراں راہیں اپنے ایمان دا اظہار کیتا-دین دی دعوت وتی' رسالت دی حمایت وچ زبان کھولی' ایہ کم اوہناں اپنے آقا دے اشارے تے آپ دی دعا برکت نال ایڈے سوہنے طریقے نال کیتا کہ اوہناں نوں رسول اللہ ﷺ دے منبر اتے بہہ کے اوس ویلے شعر پڑھن دی عزت ملی- جدوں لولاک دے والی آپ زمین تے بیٹھے ہوندے سن --- فیض دا ایہ سلسلہ جدوں صدیاں دے پینڈے جھاکدا ہویا ساڈے تیکر اپڑیا تے ایہدے وچ ہزاراں رنگ تے خوشبوآں رلیاں ہویاں سن-

پاکستان اسلام دے ناں تے وجود وچ آیا-اسیں لوکی پاکستان وچ پیش آون والیاں مشکلاں نوں محسوس کرنے آں پر ایس ملک دے ویلے نال جیہڑیاں برکتاں ساڈے حصے آیاں نیں' اوہناں دا اندازہ نئیں-اوہناں برکتاں چوں ایہ برکت کہڑی گھٹ اے کہ نبی پاک ﷺ دا مبارک ذکر اک ٹل بن کے ابھر رہیا اے-ادب دی جڑی صنف نے قیام پاکستان پچھوں سب توں بہتی ترقی کیتی اے' اوہ نعت اے-

پنجابی شاعری نے اسلام دی چھتر چھانویں اکھ کھولی-ایس لئی ایہدے وچ اللہ

اے- پنجابی نعت وی دینی، سیرتی، صوفیانہ تے لوک شاعری وچ سداودھدی پھلدی رہی- ساڈے لوک گیتاں، بولیاں، ڈھولیاں، سہ حرفیاں، کافیاں، مثنویاں، غزلاں، نظماں تیکر ہر شعر پارے وچ نعت ملدی اے تے کئی صنفاں تے صرف نعت واسطے ای وجود وچ آیاں-

دسویں صدی دے شروع وچ نعتیہ کافیاں، غزلاں، گیت تے دوہڑے لکھن دا رواج عام ہویا تے پاکستان بن توں پہلاں نعت گوئی وچ راقب قصوری، محمد بخش، پیر محمد علی شاہ، تے بخشی امرتسری دے ناں مشہور ہوئے تے ایہناں پچھوں ابروارثی، اعظم چشتی پروچ آئے- پاکستان قائم ہون پچھوں مسلم اویسی، صائم چشتی، حافظ محمد حسین تے صدف جالندھری ورگیاں لوکاں نے نعت نوں ہور اگے ودھایا- محمد علی ظہوری ایسے عہد دے شاعر نیں جنہاں ایس رنگ دی نعت نوں کجھ ہور بنایا تے سنواریا تے اعظم چشتی دے دور وچ اک نویکلی چھب نال ابھر کے سامنے آئے-

نعت حضوری دا سفر اے جیہدے کئی درجے تے مرحلے نیں- پہلاں ذکر توں فکر تیکر دی منزل اوندی اے پھیر فکر روح وچ رچ وس کے نعت آکھن والے دی جان دا حصہ بن جاندی اے- ایس مرحلے وچ نعت لکھاری دے دل تے دماغ دونویں بارگاہ رسالت وچ حاضر رہن دا شرف حاصل کر دے نیں- اگوں جدوں مہربانیاں دا سلسلہ شروع ہونداا ے تے باطنی حضوری دے نال نال ظاہری حضوری وی نصیب ہوندی اے- محمد علی ظہوری ایس ڈھونگے پینڈے دے راہی نیں- نعت اوہناں دی حدی اے جنھوں گنگناندے ہوئے اوہ اگے ای اگے ودھدے نظر آوندے نیں- اوہناں دیاں نعتاں وچ ہن تیکر شامل ہون والا ہر رنگ مل دا اے- اوہناں ولادت مبارک تے شب معراج توں لے کے سیرت پاک دے کئی عکس اپنیاں نعتاں دے شیشیاں وچ اتارے نیں تے ایس سلسلے وچ سارے شعری وسیلے ورتے نیں-

اوہناں عام نعت سخن والیاں نوں ہر ویلے ذہن وچ رکھیا تے خاص باتاں دی

سدھے سادھے تے ہر دل وچ اتر جان والے انداز وچ کیتیاں نیں۔ ایس سلسلے وچ اوہناں لمیاں لمیاں ردیفاں وی ساہنے لیاندیاں نیں۔ اک ردیف دا تجربہ ویکھو:

کیڈا سوہنا نام محمد دا ایس ناں دیاں ریساں کون کرے
دوجگ تے سایہ رحمت دا ایس چھاں دیاں ریساں کون کرے

اوہناں بڑیاں مقبول تے من پسند اردو نعتاں وی لکھیاں پر پنجابی نعتاں وچ اوہناں دے جذبے بوہے کھل کے تے نکھر کے ساہنے آوندے نیں۔ ایس لئی اوہ پنجابی نعت وچ اپنا وکھرا مقام مان دے قابل ہوئے تے اپنیاں نویکلیاں طرزاں تے من پسند انداز نال اپنیاں نعتاں اپنے درودیاں دھڑکناں نال رلادتیاں۔ ایس کمال تے میں ظہوری ہوراں نوں مبارک دیناں تے اوہناں دی عمر تے سوچ دے ودھن لئی دعا کرناں۔

حفیظ تائب

حمد

خالق تے مولا والی تے وارث جہان دا
بندیاں دے دل دے ساریاں بھیتاں نوں جان دا

ہر چیز کائنات دی اوہدا ظہور اے
ہر روشنی چہ اوس دے جلوے دا نور اے

گلشن دے بوٹے بوٹے دے پتے تے ڈالیاں
پھل کلیاں دس دے اوہدیاں شاناں نرالیاں

سب لوڑ دے نیں اوہنوں کسے دی وی لوڑ نئیں
اوہدے خزانیاں چہ کسے شے دی تھوڑ نئیں

چاہوے تے بادشاہواں نوں دے خاک وچہ رلا
مرضی ہووے فقیر نوں دے تخت تے بٹھا

اوہنوں سمجھ نہ سکدا کسے دا شعور اے
اس ذات کبریا نوں ای سج دا غرور اے

جائز نئیں اوہنوں جو وی کرے بے نیازیاں
لج پالیاں سخاوتاں بندہ نوازیاں

سوچاں وی ہار گئیاں اوہدا سوچ کے خیال
ایتھے ظہوری کون کسے دی اے کیہ مجال

دعا

خدایا بے پراں نوں پر لگا ڈے
مدینہ سب نوں سوہنے دا وکھا دے

شفاعت دی جہڑا خیرات ونڈے
اسانوں اوہ سخی داتا وکھا دے

جنھوں ویکھاں تے مڑ کے کجھ نہ ویکھاں
اوہ سوہنا گنبد خضرئ وکھا دے

میں اوہدے قدماں دی خیرات منگاں
مدینے پاک دا منگتا وکھا دے

جھکے جس دے غلام اگے زمانہ
اوہ بیٹھا بوریے آقا وکھا دے

ﷺ

جدوں اکھ کھولاں تے ویکھاں مدینہ
مرے آقاؐ سبب ایسا بنا دے

تری امت پئی دھپاں چہ سڑدی
مدینے دی ہوا ٹھنڈی چلا دے

انھیرے دے اسیں مارے ہوئے آں
ہٹا زلفاں، تے آ۔ کے دن چڑھا دے

اکھاں وچ اشک، منہ تے ناں نبیؐ دا
ظہوریؔ نعت انج پڑھدا وکھا دے

ﷺ

فیضان محبت دنیا لئی منشور مدینے والے دا
ہے رحمت دوہاں جہاناں دی دستور مدینے والے دا

اوہناں دی قسمت تے ویکھ کردے نیں رشک فرشتے وی
جنھاں نے چہرہ ویخ لیا پرنور مدینے والے دا

تاریخ گواہی دیندی اے سرکار دی پاک کچہری وچ
مالک دے برابر بہندا اے مزدور مدینے والے دا

چلو دیوانیو چم لیے رل مل کے خاک مدینے دی
ایتھو عرفان دا مرکز اے مشہور مدینے والے دا

فرماں برداری کیتی اے جے سوہنے کملی والے دی
پل توں وی سلامت لنگھ جانا سب پور مدینے والے دا

قرآن ظہوریؔ کہندا اے سوہنے دی رضا اللہ دی رضا
منظور خدا نوں ہووے گا منظور مدینے والے دا

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر پاسے پیاں نے پکاراں سوہنا آ گیا
دنیا تے آیاں نیں بہاراں سوہنا آ گیا

آیا جس ویلے امتاں دا رکھوالا اے
آمنہؓ دے ویہڑے دا تے سماں ای نرالا اے
نوری نوری پیندیاں پھواراں سوہنا آ گیا

پایاں رل چھیاں غلاماں تے یتیماں نے
سینے جدوں لایا میرے نبیؐ نوں حلیمہؓ نے
لیکے نال نعمتاں ہزاراں سوہنا آ گیا

رب دا حبیبؐ پیارا سوہنا بے مثال اے
ہر ویلے رہندا جنھوں ساڈا ای خیال اے
لین گنہگاراں دیاں ساراں سوہنا آ گیا

اوہ ایوبؓ دا نصیباں والا ڈیرا سی
جتھے کیتا آ کے میرے نبیؐ نے بسیرا سی
ڈاچی دیاں کہندیاں مہاراں سوہنا آ گیا

رات معراج دی اوہ اقصیٰ مقام سی
نیتی نئیں نماز اجے آیا نئیں امام سی
ہول پیاں ساریاں قطاراں سوہنا آ گیا

حشر نوں ظہوری پریشان سارے ہون گے
کیتی آپو اپنی نوں یاد کر کے رون گے
میں تے واجاں ساریاں نوں ماراں، سوہنا آ گیا

ﷺ

سب توں وڈی شان والا آ گیا
اچے رتبے پان والا آ گیا

عاصیو! سب شکر دے سجدے کرو
سب نوں سینے لان والا آ گیا

جھگیاں دے وچ وی دیوے بل پئے
روشنی ورتان والا آ گیا

بھار جنھاں دا کسے نہ چکیا
اونہاں دی پنڈ چان والا آ گیا

رج رج عیداں منایاں ساریاں
سکھاں دے غم کھان والا آ گیا

سب نبیؐ معراج دی شب وسخدے
عرشاں اتے جان والا آ گیا

کیوں ظہوریؔ حشر توں گھبرائیں توں
اوہ ترا بخشان والا آ گیا

غم دور ہو گئے نبیؐ غمخوار آ گئے
عیداں منایاں ساریاں، سرکارؐ آ گئے

عرشی وی آمنہؓ نوں پئے دیندے مبارکاں
گھر تیرے کائنات دے مختار آ گئے

اکھ والیاں نوں مل گئی اندر دی روشنی
دل والیاں نیں آکھیا، دلدار آ گئے

سمجھو مرا نصیب وی عرشاں تے پہنچیا
سفنے چہ جے براق دے اسوار آ گئے

دنیا دے بادشاہواں دے سر نیویں ہو گئے
دنیا تے سارے نبیاں دے سردارؐ آ گئے

ہوکا مرا ظہوری ہزاراں نے سن لیا
سرکار دے غلام جے دوچار آ گئے

صلی اللہ علیہ وسلم

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جان وتحن والیاں

چن چڑھیا آمنہ دے لال دا
مک گیاں دنیا توں راتاں کالیاں

تیرے ویہڑے کھیڈے رب دا لاڈلا
واہ حلیمہؓ تیریاں خوش حالیاں

ویخ کے رتبہ بلال حبش دا
ہو گیاں قربان شکلاں والیاں

لکھاں اوہدے در دا پانی بھر دیاں
صورتاں ہن موہنیاں متوالیاں

سوں گئی امت تے آقا جاگدے
کیتیاں سرکارؐ نے لج پالیاں

بے کساں، مظلوماں، دکھیاراں دیاں
میرے آقا کیتیاں رکھوالیاں

میرا منہ آ کے فرشتے چم دے
چمیاں جد روضے دیاں میں جالیاں

عشق دے جھلے ای نمبر لے گئے
عقلنداں اینویں عمراں گالیاں

اجڑیاں راہواں توں سوہنا گزریا
چارے پاسے ہو گیاں ہریالیاں

میں ظہوری صدقے اوہدے نام توں
ساریاں جس نے بلاواں ٹالیاں

رتبہ ایہ کیڈا بی بی آمنہؓ دے لال دا
رب میرے سوہنے دی نہ کوئی گل نال دا

کیہڑا میرے آقاؐ وانگوں رب دے قریب اے
اوسے دا نصیب اے کہ رب دا حبیبؐ اے
ہور کوئی ہویا اے نہ ہونا اہدے نال دا

حسن دی غلامی کرے عشق اوہدا پانی بھرے
چیرے سینہ چن دی جے انگلی اشارہ کرے
جیہڑا اوہنوں ویکھے پھرے دل نوں سنبھال دا

ایسا حسن دتا اوہنوں دنیا دے والی نیں
سوہنیاں توں سوہنے اوہدے در دے سوالی نیں
کوئی حد بناں نیوں اوس دے جمال دا

گلاں میں کیہ دساں اوس عرشی نگینے دیاں
اکھاں نال جا کے ویکھو گلیاں مدینے دیاں
ایسا روضہ ویکھیا نہ کسے لج پال دا

اسیں کیہ ظہوریؔ نالے ساڈا کیہ بیان اے
ساریاں توں وڈا نعت خوان تے قرآن اے
سورتاں سپارے رنگ نبیؐ دے جمال دا

زمیناں، آسماناں ساریاں خوشیاں منایاں نے
مرے سرکارؐ آئے، رحمتاں وی نال آئیاں نے

بڑی امید اے ، سرکارؐ ایتھے پان گے پھیرا
اساں ایسے لئی بازار تے گلیاں سجایاں نے

جدوں ملیا تے روشن ہو گئی گدڑی حلیمہؓ دی
اوہ جیہڑا لعل سوہنا مکے وچ چھڈیا سی دایاں نے

ایہ سورج، چن، تارے بدلاں اوہلے ہو گئے سارے
[illegible]

مدثر تے مزمل، والضحیٰ ، یٰسین تے کوثر
ایہ سکھے سورتاں ربّ اوہدیاں نعتاں بنایاں نے

ایہ موتی عاشقاں دی اکھیاں وچ سج گئے جیہڑے
ہواواں ٹھنڈیاں سرکارؐ دے شہروں لیایاں نے

اکھاں وچ ہار ہنجواں دے لباں تے نام سوہنے دا
ظہوریؔ بس اساڈے کول تے ایہو کمایاں نے

ہر پاسے نور دیاں پینیاں تجلیاں
رحمتاں خدا نے ویہڑے آمنہؓ دے گھلیاں

ہو گیا زمین و آسمان نور و نور سی
جس ویلے ہویا میرے آقاؐ دا ظہور سی
ٹھنڈیاں ہواواں دو جہان وچ چلیاں

حشر دے میدان وچ مشکلاں چہ جان ہوسی
ہر کوئی اوس ویلے اوتھے پریشان ہوسی
سوہنوے باجھوں کیہڑا سانوں دیوے گا تسلیاں

عشق اینویں سوکھا نئیں سجناں نبھائی دا
کدی کدی دید لئی سولی چڑھ جائی دا
ملدیاں نہ پیار دیاں منزلاں سولیاں

جگ سوں جاوے جدوں نینداں نہ آوندیاں
اکھیاں وچھوڑے وچ نت کرلاوندیاں
راہواں تے اڈیک دیاں بیٹھیاں اکلیاں

جیہڑے اوہدے پیار والے نشے وچ چور نیں
اوہناں کولوں پچھو جو مدینے کولوں دور نیں
اوکڑاں وچھوڑے دیاں اوہناں کیویں جھلیاں

صلی اللہ علیہ وسلم

کونین دے والی دا گھر بار بڑا سوہنا
سوہنہ رب دی مدینے دا دربار بڑا سوہنا

انج مسجدِ نبوی دی ہر چیز نرالی اے
جیہڑا روضے دے نال جڑیا مینار بڑا سوہنا

سب رستے مدینے دے سانوں پیارے لگدے نیں
جڑا روضے نوں جاندا اے بازار بڑا سوہنا

صدیقؓ و عمرؓ، عثمانؓ، حیدرؓ دے میں صدقے جاں
مرے کملی والے دا ہر یار بڑا سوہنا

دایاں نیں حلیمہؓ نوں حیرت نال پچھیا سی
کتھوں لے کے آئی ایں دلدار بڑا سوہنا

صدقے میں ظہوریؔ جاں امت دیاں لیکھاں توں
ملیا ایس امت نوں غمخوار بڑا سوہنا

ہر وار مزا وکھرا روضے دی زیارت دا
سوہنے دا بلاوا اے، ہر وار بڑا سوہنا

دنیا دیاں شہراں دے بڑے سوہنے نظارے نیں
ہر سوہنے توں سوہنے دا دربار بڑا سوہنا

خود حال جیدا آ کے سرکارؐ نے پچھیا اے
مرے کملی والےؐ دا بیمار بڑا سوہنا

سوہنے دیاں نعتاں نیں سوہنے دیاں باتاں نیں
ملیا اے ظہوریؔ نوں اظہار بڑا سوہنا

صفتاں پاک رسولؐ دیاں نیں ٹھنڈ پائی وچ سینے
صفتاں پاک رسولؐ دیاں مینوں لے گیاں شہر مدینے

ساری دنیا صدقہ کھاوے پاک نبیؐ دے در دا
صفتاں پاک رسولؐ دیاں خود اللہ وی بیا کردا

پاک نبیؐ جس دن دا ویہڑے عبداللہ دے آیا
صفتاں پاک رسولؐ دیاں نیں گھر گھر چانن لایا

کرماں والیاں دامن پھڑ کے پار اگاں لنگھ گیاں
صفتاں پاک رسولؐ دیاں جس جس دے کنیں پئیاں

ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں کیتی نیک کمائی
صفتاں پاک رسولؐ دیاں دی جنھاں محفل لائی

کلے نیوں اسیں ظہوریؔ نعت نبیؐ دے پڑھدے
صفتاں پاک رسولؐ دیاں پیاں ہندیاں لہندے چڑھدے

کوئی جدوں مدینے ٹُردا اے اتھرو نہ جاندے ٹھلے نیں
جنھاں نوں بلاوا آ جائے اوہناں دے بھاگ سولے نیں

گل ہَیں کوہجے تے سوہنے دی ایہہ مرضی اے من موہنے دی
سرکارؐ جنھاں نوں سدیا اے خوش بخت مدینے چلے نیں

کوئی بولے بھانویں نہ بولے نہ درد ونڈے نہ دکھ پھولے
اساں چھڈ کے ساری دنیا نوں سوہنے دے بوہے ملے نیں

جو عشق نبیؐ وچ روندے نیں اوہ رب نوں پیارے ہوندے نیں
ایہہ دنیا والے اوہناں نوں پئے آکھن کملے جھلے نیں

دنیا دا ماریا رو رو کے آخر تے چپ کر جاندا اے
دے کون تسلی عاشق نوں جنھوں لگ گئے روگ اولے نیں

شاید منظوری مل جائے عاصی دے اس نذرانے نوں
ہنجواں دے ہار بنا کے تے سرکارؐ نوں اساں وی گھلے نیں

وچ قبر ظہوریؔ پچھن گے دس کیہڑے عمل لیایا ایں
میں آکھاں گا سرکارؐ دیاں کجھ نعتاں میرے پلے نیں

وچھوڑے دے میں صدمے روز جھلاں یا رسولؐ اللہ
کراں میں تیریاں دن رات گلاں یا رسولؐ اللہ

جدوں ویکھاں کوئی جاندا مسافر شہر نوں تیرے
کویں وگدے ہوئے ہنجواں نوں ٹھلاں یا رسولؐ اللہ

ہوائے وگدیئے لے جا مدینے اتھرو میرے
تے آکھیں ہور کیہ میں نذر گھلاں یا رسولؐ اللہ

جنھاں نوں تیری الفت دا کدی پانی نئیں ملیا
دلاں دیاں سکدیاں نے اوہو ولاں یا رسولؐ اللہ

ظہوریؔ نوں ملے قطرہ ترے وگدے سمندر چوں
تری رحمت دیاں ہر پاسے چھلاں یا رسولؐ اللہ

ﷺ

اوڑک نوں تے ٹر جانا کوئی کار تے کر جاواں
سرکارؐ دے بوہے دے سر رکھ کے تے مر جاواں

سرکارؐ دے روضے دا دیدار نرالا اے
مڑ مڑ کے پیا ویکھاں جد ویکھاں تے ٹھر جاواں

دلبر دے سہارے تے پہنچاں گا کنارے تے
وچ عشق سمندر بے ڈب جاواں تے تر جاواں

ایس عشق دی بازی دا دستور انوکھا اے
جت جاواں محبت نوں ہر چیز بے ہر جاواں

سرکارؐ دی خاطر میں چھڈیا اے زمانے نوں
سرکارؐ دا در چھڈ کے کیوں غیر دے در جاواں

کعبے نوں نظر بھر کے اکھیاں دا وضو کر کے
میں رب دے گھروں ہو کے محبوبؐ دے گھر جاواں

پہنچاں میں ظہوریؔ جد سرکارؐ دے بوہے تے
"سرکارؐ دے بوہے تے سر رکھ کے تے مر جاواں"

صلی اللہ علیہ وسلم

ہنجواں دے ہار، پھلاں دے گجرے بنا لواں
ذکر رسول پاکؐ دی محفل سجا لواں

لگے نہ سیک دنیا دا اکھیاں دے نور نوں
چم کے نبیؐ دے نام نوں اکھیاں تے لا لواں

رب دا گناہگار جے کر لے نبیؐ نوں یاد
رحمت کہوے حضور دی' آمیں چھڑا لواں

اوتھے تے جند چھڑائے گی میرے توں موت وی
اک وار میں، حضور دے روضے تے جا لواں

ویکھاں جے روضے پاک نوں اکھیاں نہ رجدیاں
جے ویکھاں اپنے آپ نوں، نظراں جھکا لواں

وچ قبر دے ظہوری تے نہ کرو اجے سوال
پہلے تے میں حضور نوں نعتاں سنا لواں

صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر نبی دا کردیاں رہنا چنگا لگدا اے
ایس بہانے رل مل بہناں چنگا لگدا اے

مسجد نبوی دے وچ جاناں نکرے ہو کے بہہ جاناں
روضے پاک نوں تکدیاں رہناں چنگا لگدا اے

جالیاں کول کھلوتا اچی ساہ نہ لیناں رو لیناں
بولن نالوں چپ کر رہناں چنگا لگدا اے

آل نبیؐ دی عزت خاطر وچ اکھاڑے دے
شیخ [illegible] چنگا لگدا اے

فضل خداداوچ کسے تے اینویں جھورا جھریے ناں
چنگیاں نوں چنگیاں ای کہناں چنگا لگدا اے

اچے بول نہ بول ظہوریؔ رب دے بندے کہہ گئے نیں
نیویں پا کے ٹر دیاں رہناں چنگا لگدا اے

صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار ہناں لطف و عطا کون کرے گا
امت لئی رو رو کے دعا کون کرے گا

رب اپنے گنہگار نوں بخشے اوہدے در تے
سرکارؐ ہناں معاف خطا کون کرے گا

دشمن نے جفا کیتی تے اس منگیاں دعاواں
ایہہ رسم وفاہور ادا کون کرے گا

جے قدماں چہ سرکار دے موت آوے تے یارو!
[illegible] کرے گا

جے عشق دے پینڈے چہ رہوے ہوش نہ اپنی
فیر اوس گواچے دا پتہ کون کرے گا

خود فاقے رہوے، آئے سوالی نوں رجاوے
مسکیناں لئی جود و سخا کون کرے گا

اللہ وی جدھی نعت پڑھے آپ ظہوریؔ
حق اوہدیاں نعتاں دا ادا کون کرے گا

صلی اللہ علیہ وسلم

حق رسم محبت دا ادا کون کرے گا
سرکارؐ توں جان اپنی فدا کون کرے گا

محبوبؐ دی نینداتوں نماز اپنے خدا دی
بن حیدر کرارؓ قضا کون کرے گا

چھٹ جان گے اک روز تے عمراں دے وی قیدی
زلفاں دے اسیراں نوں رہا کون کرے گا

وچ روضہ اطہر دے پئے نال جو دونویں

جو یار دے غم وچ نہ شفا منگے خدا توں
بیمار محبت دی دوا کون کرے گا

جس مندڑے نوں سوہنے دی نظر کر دی اے چنگیاں
اس چنگے دا دنیا تے برا کون کرے گا

لیکھاں توں بناں نعت لکھے کون ظہوریؔ
بن عشق نبیؐ اوہدی ثنا کون کرے گا

ﷺ

مٹھے مٹھے سوہنے تیرے بول کملی والیا
کج لیندے عاصیاں دے پول کملی والیا

ٹھنڈیاں ہواواں نے مدینے وچوں چلیاں
زلفاں نوں دتا جدوں کھول کملی والیا

تیرے ای سہارے مینوں جگ تے سنبھالیا
نئیں تے خورے جاناں سی میں ڈول کملی والیا

تیریاں عطاواں دا تے میریاں خطاواں دا
وجیا زمانے اتے ڈھول کملی والیا

عرش سجایا تے بلاوا رب گھلیا
راتوں رات آ جا میرے کول کملی والیا

اتھرو وگاواں نالے ویکھی جاواں جالیاں
بہہ کے تیرے قدماں دے کول کملی والیا

اپنے غلاماں دے غلاماں دے غلاماں لئی
جنتاں دے بوہے دتے کھول کملی والیا

غم کیوں ظہوریؔ کرے قبر دا تے حشر دا
رحمتاں دی کنجی تیرے کول کملی والیا

صلی اللہ علیہ وسلم

میرے چن، میرے ماہی، میرے ڈھول سوہنیا
من موہنے سوہنے تیرے بول سوہنیا

پل پل، گھڑی گھڑی گناں دن تے مہینے
ٹھنڈ پوے وچ سینے جاواں جدوں میں مدینے
بیٹھا رہواں تیرے قدماں دے کول سوہنیا

اچے اچیاں توں اچی میرے آقا تیری شان
ہووے حشر دا میدان رکھیں ساڈا وی دھیان
تیرے ہونڈیاں میں جاواں کویں ڈول سوہنیا

ملے کدھرے نہ ڈھوئی وس چلیا نہ کوئی
کنوں جا کے میں سناواں جیہڑی میرے نال ہوئی
دتا ہجر دے پینڈے مینوں رول سوہنیا

چنگا عمل ظہوری میرے پلے نئیوں کائی
جان لباں اتے آئی دتی تری میں دہائی
نالے اکھیاں دے بوہے رکھے کھول سوہنیا

ﷺ

پھل ہنجواں دے پلکاں اتے آپ سجاواں گے
جیہڑے ویلے اسیں مدینے رل کے جاواں گے

ہور وظیفہ کیہہ کرنا اے جے نہ کوئی اوندا اے
روضے پاک نوں ویکھاں گے بس ویکھی جاواں گے

قسمت نال جے کوئی مسافر ملے مدینے دا
اسیں تے اکھیاں ،اوہدیاں قدماں ہیٹھ وچھاواں گے

جو جو کیتی نال اساڈے ایس وچھوڑے نے
قدماں دے وچ بہہ کے سارا حال سناواں گے

ساری کائنات خدا دی صدقہ کملی والےؐ دا
ساری عمراں اوہدے ناں دا صدقہ کھاواں گے

کوئی رسیا یار مناوے کوئی مناوے دنیا نوں
اسیں ظہورتی آقاؐ دا میلاد مناواں گے

صلی اللہ علیہ وسلم

چکڑ بھریاں نوں کر چھڈیا صاف نبی جی
او گنہاراں نوں کر دیندے معاف نبی جی

گورے نال کھلوتے کالے جوڑ کے بانہواں
تیری رحمت دا سوہنا انصاف نبی جی

جیہڑا ظلم کسے توں جریا نئیں جا سکدا
تسیں تے اوہ وی کر دیندے او معاف نبی جی

جی کردا اے دم دم تیرا روضہ ویکھاں
اکھاں دے نال کرداں رہوں طواف نبی جی

اوہ بن دا مقبول خدا دا تیرا جے کر
دل وچ ہووے عین شین تے قاف نبی جی

تیریاں نعتاں رب لکھیاں قرآن دے اندر
لکھے ظہوری کیہہ تیرے اوصاف نبی جی

صلی اللہ علیہ وسلم

توں میری جند جان نبی جی
میں تیرے قربان نبی جی

اوہو تن دے جان سہارے
جو توں کرے بیان نبی جی

تیرے ہی اک دم دے بدلے
وسدا پیا جہان نبی جی

ساریاں اچیاں اچیاں نالوں

محشر دے دن سب امتاں نوں
تیرا ای بس مان نبی جی

تیرے ہاں نہ کوئی بجیا
عرشاں دا مہمان نبی جی

تیری نسبت تیری الفت
میرا دین ایمان نبی جی

تیری نعت کیہ پڑھے ظہوریؔ
نعتاں پڑھے قرآن نبی جی

صلی اللہ علیہ وسلم

اوہدی بولی رب دی بولی اے گفتار دیاں کیا باتاں نیں
مخلوق خدا دی اک پاسے سرکارؐ دیاں کیا باتاں نیں

چہرہ نوری ماشاء اللہ جو ویکھے ہووے دل تھیں فدا
محبوبؐ دے سوہنے مکھڑے دے انوار دیاں کیا باتاں نیں

صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و غنیؓ زہراؓ حسنینؓ تے مولا علیؓ
میرے مدنی ماہی دے سوہنے گھربار دیاں کیا باتاں نیں

سدرہ توں براق اگاں نہ گیا رف رف وی راہواں وچہ رہیا

اوہدے دشمن نے وی بناں لڑے رکھ دتے سی ہتھیار اپنے
اخلاق نبیؐ دی چپ کیتی تلوار دیاں کیا باتاں نیں

ہر ویلے گونج صلی علیٰ روضے دی فضا سبحان اللہ
قربان ظہوریؔ آقاؐ دے دربار دیاں کیا باتاں نیں

ﷺ

کملی والیا سوہنا جہان اندر ترے جیہا نظریں کوئی آیا ای نئیں

ایڈی شان تے حسن جمال والا کسے ہور ماں نے پت جایا ای نئیں

ہر عیب توں تساں نوں پاک کیتا انج کسے نوں پیدا فرمایا ای نئیں

انج جاپے ظہوری سرکار تائیں اوہدی مرضی توں بنا بنایا ای نئیں

ﷺ

اک پل اندر جاوے عرش اتے کوئی نئیں ہور ایسے باکمال ورگا

نہ کوئی ہویا نہ ہووے گا حشر تیکر کوئی آپ دے حسن و جمال ورگا

سبھے خوبیاں آپ وچ جمع ہویاں کہڑا ایس سوہنے بے مثال ورگا

[illegible] گار لیں کیہڑا کوئی نہ ہویا ظہوری اوہدی آل ورگا

بشر تے چادر تان کے ستا نور جھے پیا تلیاں
جس دی خاطر سجیاں ہویاں عرش بریں دیاں گلیاں
اوہدے نام دا چرچا کیتا ساریاں نبیاں ولیاں
اوس دا صدقہ سب ظہوری دکھ مصیبتاں ٹلیاں

بشر تے اگے ودھیا جاوے نور رکے پیا تھلے
رات معراج دی رتبے پائے بلے بلے بلے
رب نوں چاہوے دنیا تے رب اینوں سہنڑے گھلے
دنیا ظہوری رب نوں ویکھے رب تکدا اوہدے ول

صلی اللہ علیہ وسلم

جتھے میرے حضورؐ دے قدم لگے اوس تھاں ورگی کوئی تھاں نیوں
چلو چلیے جالیاں کول بہیے اوس چھاں ورگی کوئی چھاں نیوں
جھدیاں قسماں ظہوریؔ خدا چاوے ایہڈا سوہناتے کسے داناں نیوں
جیہڑی میرے حضورؐ دا منہ چمے اوس ماں ورگی کوئی ماں نیوں

☆

کدی چہرہ نئیں اوس داہوگڑ سکدا جدھے منہ تے حضور دا نام ہووے
کردار ہووے حضورؐ دا ذکر جیہڑا چنگا کویں نہ اوہدا انجام ہووے
دیوے ذکر شفا بیمار تائیں دل نوں چین سکون آرام ہووے
کرناذکر ظہوریؔ حضورؐ دااے بھانویں صبح ہووے بھانویں شام ہووے

☆

بیٹھے جیہڑا حضور دی وچ محفل چنگی کویں نہ اوہدی برات ہووے
پڑھے آپ خدا درود جس تے نام نبی دے نال نجات ہووے
وقت آخری ہووے دعا منگو ایسے نام دی کول سوغات ہووے
[illegible] دا ظہوریؔ اے سدا ہوکا بھانویں دن ہووے بھانویں رات ہووے

صلی اللہ علیہ وسلم

اتھے اوتھے کل جہانیں درد غماں نے گھیر لئی
جس دے ولوں کملی والے جھات کرم دی پھیر لئی

میرے ویہڑے وچ وی ہووے چانن اوہدیاں قدماں دا
جے اوہ میرا مدنی ماہیؐ آ جائے تھوڑی دیر لئی

عشق کتاباں جنھاں پڑھیاں اوہ نہ وتخن حرفاں نوں
عقل وچاری گھمدی پھردی زبر پیش تے زیر لئی

جیہڑا حق دی بولی بولے اوہ نہ کسے تو ڈردا اے
شیر وی رستہ چھڈ دیندے نیں اس اللہ دے شیر لئی

حسن اے چناں چار دناں دا جس دا ایڈا مان کریں
کیہ کیہ جتن پیا کرنا اے ایس مٹی دے ڈھیر لئی

نام نبیؐ نے کج لئے پردے میں جئے اوہ گنہگاراں دے
ایہو نام وظیفہ بنیاں میری شام سویر لئی

نعتاں دی خوشبو ظہوریؔ تھاں تھاں ونڈدا پھرنا واں
ساری عمر گزاری میں اس پھلاں بھری چنگیر لئی

صلی اللہ علیہ وسلم

کملی والیا تیری چھانویں پل دے میں جئے لوگ بتیرے
رب وی اونہوں کجھ نئیں کہندا آ وڑیا جو ویہڑے تیرے

جن قدماں نوں دوے سلامی، سورج آپ وی کرے غلامی
جس راہوں اوہ سوہنا گزرے اوتھوں نسدے جان ہنیرے

میں نہ ویخ دا چڑھدا لہندا، جے سوہنے دے در تے بہندا
روضے پاک نوں تکدا رہندا، تکدا رہندا شام سویرے

کہڑے کملے، کون سیانے، اوہدیاں تے بس اوہو جانے
اکناں نت اڈیکاں رکھیاں، اکناں دے نت وجدے پھیرے

نت صلواتاں بھیجے اللہ، روضہ وچ کے ملے تسلا
ساڈے لئی تے عرش معلّیٰ، جس تھاں سوہنے لائے ڈیرے

نام نبیؐ دا منہ تے رہندا، کوے ظہوریؔ اٹھدا بہندا
ایہو عمر دی کل کمائی، ہور نئیں کجھ پلّے میرے

صلی اللہ علیہ وسلم

مسافرا جاندیا مدینے مرا وی مجا کے سلام کہنا
نبیؐ جی روضے دی دید خاطر تڑپ-دا تیرا غلام کہنا

سدا اے اکھیاں دا نیر جاری، کدی تے آوے گی میری واری
بلاوا آوے جے حاضری دا تے بولے میرا وی نام کہنا

ایہہ آس لا بیٹھی آس میری حضور پیاسی اے پیاس میری
ترے کرم دی سویر منگدی، مرے نصیباں دی شام کہنا

مرے گناہواں دا جگ تے رولا میں ہویا کھاں دے نالوں ہولا
تری نگاہ کرم جے ہووے نہ ہووے بدنام نام کہنا

سنے اوہ میرے توں حال میرا، نہ ہور کوئی سوال میرا
نبیؐ دے در دا سوالی بن کے ایہ حال میرا تمام کہنا

نبیؐ دی نعتاں دا فیض سارا کہ لگدا کوہجا وی سب نوں پیارا
ظہوریؔ کجھ نئیں کلام کجھ نئیں بس ایخو مرا کلام کہنا

ﷺ

اوہ جھولی کسے نہ کم دی اے جے خیر پیار چ کوئی نئیں
اس اکھ دے پلے کجھ وی نئیں جو یار دے غم وچ روئی نئیں

لکھ بھانویں ہار شنگھار کرے پئی نخرے ناز ہزار کرے
جنھوں پریتم اپنا نہ سمجھے اوہ اجے سہاگن ہوئی نئیں

اینویں پروانے جلدے نئیں اینویں تے دیوے بلدے نئیں
جو عشق نبیؐ وچ مر جاوے اوہ جیوندی اے، اوہ موئی نئیں

در در دے ٹھیڈے کھاویں گا جے پٹہ نہ گل وچ پاویں گا
فیر سارا زمانہ آکھے گا ایہدا والی وارث کوئی نئیں

ایہہ کم اے سچیاں سچیاں دا الفت نئیں دعویٰ کچیاں دا
بھانڈے نوں تریڑاں پین گیاں جے مٹی دب کے گوئی نئیں

نسبت پہچان ظہوریؔ اے پر نیت بہت ضروری اے
جو اپنے پیا دی ہوئی نئیں اوہنوں ملدی کتے وی ڈھوئی نئیں

صلی اللہ علیہ وسلم

ترے در توں جدا ہوواں کدی نہ یا رسول اللہ
سدا وسدا رہوے تیرا مدینہ یا رسول اللہ

گنہگاراں نوں ملدی اے پناہ آغوش رحمت دی
لگے جد جالیاں دے نال سینہ یا رسول اللہ

گیاں نے بھل پھلاں نوں وی اوتھے اپنیاں ہوشاں
جدوں دا مہکیا تیرا پسینہ یا رسول اللہ

اوہ مندری دل دی چمکے گی ہنیرے وچہ جدھے اندر
محبت تیری دا جڑیا نگینہ یا رسول اللہ

ترے سوہنے مدینے وچ گزریا جو مرے آقاؐ
اوہ ساری عمر دا حاصل مہینہ یا رسولؐ اللہ

بڑے روون گے ایہہ جاروب کش تیرے دوارے تے
صفائی لئی جے آ گئیاں مشیاں یا رسولؐ اللہ

ظہوریؔ دا وی دل جھکیا اے آ کے اوس چوکھٹ تے
جتھے قدسی جھکاندے نیں جبیناں یا رسولؐ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

چنگی بادشاہی نالوں اوہدے در دی گدائی
جنھوں مل گیا مدینہ اوہنوں مل گئی خدائی

اوس نگری دا صدقہ سارا وسدا زمانہ
اوتھے رحمتاں دی دولت اوتھے نور دا خزانہ
لوہوں مل گئی حیاتی جنھوں اوتھے موت آئی

جیدا دل اوتھے لگے کویں دنیا چہ وسے
رہندا ہجر وچ روندا بھانویں سارا جگ ہسے
اوہنوں وسدی اے دنیا ساری لگدی پرائی

جاگے ساڈا وی نصیبہ کدی آوے اوہ مہینہ
اکھاں ساڈیاں وی ویکھن کملی والے دا مدینہ
دل ساڈا وی ظہوری نت دیندا اے دہائی
جنھوں مل گیا مدینہ اوہنوں مل گئی خدائی

ﷺ

واہ شب اسریٰ دیاں تیاریاں
عرشیاں راہواں سجایاں ساریاں

مصطفیٰ دے آ کے جبرائیل نیں
پیر چمے نالے اکھیاں ٹھاریاں

سب نبی میرے نبیؐ دے مقتدی
سب نیں منیاں اوہدیاں سرداریاں

برق نالوں تیز رف رف تے براق
سوہنیاں سوہنے دیاں اسواریاں

کس طرف سوہنا گیا آیا کویں
ایتھے آ کے بھے سوچاں ہاریاں

سن دیاں ای من لیا صدیقؓ نے
چنگیاں لا کے نبھایاں یاریاں

ایہہ ظہوریؔ رات اے معراج دی
بیڑیاں امت دیاں جس تاریاں

معراج دی رات

معراج دی راتیں آقاؐ نے جبریلؑ نوں ایہہ فرمایا اے
توں ویکھیا بڑیاں بڑیاں نوں کوئی میں جیہا نظریں آیا اے
جبریلؑ کہیا سبحان اللہ! ہے کون جو تیرے نال ملے
نہ تیرا کتے جواب ملے نہ تیری کوئی مثال ملے
سدرہ تے ظہوریؔ آقاؐ نے فر پچھیا ہن کیہہ کہنا ایں
توں اگے نال لے جانا سی ایتھے کیوں پچھے رہنا ایں
فرشاں توں لے کے عرشاں دا ساتھی آں، مونہوں کڈھیا ای
رستے وچہ آ کے سدرہ تے ہن ساتھ مرا کیوں چھڈیا ای
جبریلؑ کہیا محبوبؐ خدا ترا رتبہ سب توں بالا اے
اوہ مالک خالق عرشاں تے تینوں آپ بلاون والا اے
ایتھوں اگے جیہڑی جوہ آئی اس جوہ دی توں ای سوہنہ جانے

جس کدے کسے دی نال تیرے آشنائی ہو گئی
اوہ خدا دا ہو گیا دنیا پرائی ہو گئی

تیریاں شاناں توں صدقے والیا لبھی دیا
توں خدا دا ہو گیوں تیری خدائی ہو گئی

دور رہندی اے سدا اوہناں توں رحمت رب دی
جنھاں بدبختاں دی سوہنے تو جدائی ہو گئی

میرے رووَن تے اوہدی رحمت نوں ہس داویکھ کے
میریاں عیباں توں صدقے پارسائی ہو گئی

عقل سدرہ تے کھڑی سوچاں ای رہ گئی سوچدی
عشق دی محبوب دے گھر وچ رسائی ہو گئی

جد وی کیتی میں ظہورؔی کملی والے دی ثنا
کر لیا اکھیاں وضو دل دی صفائی ہو گئی

ﷺ

دکھاں جد گھیرا پا لیا مینوں
سوہنے در تے بلا لیا مینوں

اپنے سجھن پرایا کوئی غم نئیں
سوہنے اپنا بنا لیا مینوں

اک غم یار دے کے مولا نے
سب غماں تو بچا لیا مینوں

میں تے ڈردا ساں اپنے عملاں توں
سینے رحمت نے لا لیا مینوں

ہور میری کسے نہ کجھ نہ سنی
نعت نے بخشوا لیا مینوں

گھیریا جد کسے وی مشکل نے
سوہنے آ کے چھڑا لیا مینوں

ہن ظہوری میں ہور کیہہ ویکھاں
سوہنا روضہ وکھا لیا مینوں

ﷺ

جھلیاں ہنیریاں تے رحمتاں سنبھالیا
بجھیا نہ، دیوا جیہڑا نبیؐ سوہنے بالیا

نام نبیؐ نال ساڈی جان تے پچھان اے
ایسے نام نال ساڈا نام تے نشان اے
سانوں تے حضورؐ دیاں نسبتاں نے پالیا

برکتاں تے رحمتاں دا انت نئیں، حساب نئیں
روضے سوہنے نبیؐ دا تے کتے وی جواب نئیں
سارا جگ اکھیاں نیں ویکھیا تے بھالیا

جنھاں نے اڈیکاں سوہنے یار دیاں رکھیاں
سچ کہواں اوہو بھاگاں والیاں نے اکھیاں
جلوہ حضورؐ جنھاں اکھاں نوں وکھالیا

کنے میرے آقاؐ وانگوں ساڈے لئی رونا ایں
اوہدے جیہا سخی کوئی ہویا اے، نہ ہونا اے
کوئی نہ سوالی جنھے بوہے اتوں تالیا

کائنات وچ ساڈا سوہنا بے مثال اے
اوسے دا سہارا رہندا ساڈے نال نال اے
جدوں اسیں ڈگے، سانوں اوس نے سنبھالیا

سوہنے پچھے اوہناں سارا غم دکھ سہنا ایں
عاشقاں ظہوری کدوں ٹھنڈا ہو کے بہنا ایں
جنھاں نوں وچھوڑے والی اگ نے لبالیا

ﷺ

میnoں لے چلو لوہناں راہواں تے سوہنے نے جدھروں آونا اے
میں وی دھوڑ اکھاں وچ پانی ایں میں وی ستا بھاگ جگاوَنا اے

جدوں شور پوے اوہدے آون دا مینوں قدماں ولے کر دینا
میں وی یار دے سوہنیاں جوڑیاں نوں چم چم اکھیاں تے لاوَنا اے

ہویاں مدتاں ترے لیندیاں نوں فرقت دے صدمے سہندیاں نوں
کدوں کرماں ماریاں نیناں نیں دیدار سجن دا پاوَنا اے

نہ گن پلے، نہ جچ کوئی، نہ ناز بہانہ، پچ کوئی
میں کملی کوجی کیہ جاناں کویں رسیا یار مناوَنا اے

دل حشر دے دن توں ڈر جاندا پر اک گل سن کے ٹھر جاندا
سنیاں اوہنے اوگنہاراں نوں کملی دے بیٹھ چھپاؤنا اے

نہ روک سجن دے بوہے توں اکھیاں نوں رجھاں لاہون دے
میرے ہنجواں دیاں موتیاں نے مدتاں دا قرض چکاؤنا اے

دن رات ظہوریؔ ساڈا تے ایہو ای ورد وظیفہ اے
سرکار دیاں شیدائیاں نوں سرکار دا ذکر سناؤنا اے

بیٹی حضورؐ دی

خاتون جنت دے وانگوں کون امت تے احسان کرے
سرکار دا دین بچاون لئی سب کنبے نوں قربان کرے

جنہوں ویکھ کے سارے نبیاں دا سردار کھڑا ہو جاندا اے
کیہہ طاقت قلم نمانی دی زہرا دی شان بیان کرے

مک جاندی رات نہ مکدا اے سجدہ سرکار دی بیٹی دا
رو رو کے کیہڑا امت دی مشکل نوں انج آسان کرے

چکی دی مشقت ہتھاں تے جنت دی حکومت قدماں وچ
فاقے دی مصیبت یاد نئیں ہر دم ورد قرآن کرے

جھک جان نگاہواں محشر وچ آؤنا ایں نبی دی بیٹی نے
کیہہ حشر ہووے گا محشر دا جدوں والی ایہہ اعلان کرے

جدھے سر دا سائیں حیدر اے جدا باپ محمدؐ سرور اے
تا حشر ظہوریؔ نوں مولا اوہدی چوکھٹ دا دربان کرے

ننھے حضورؐ حلیمہؓ سعدیہ دے گھر

کدی اٹھدی سی کدی بہندی سی
اوہ ڈگدی ڈھندی رہندی سی
اوہنوں کول نہ کوئی بٹھاوندا سی
اوہنوں نال نہ کوئی رلاوندا سی
اوہدی لنگھدی کویں دہاڑی سی
اوہدی ڈاچی سب توں ماڑی سی
اس ڈاچی تے جیہڑی مائی سی
اوہدا نام حلیمہؓ دائی سی
آخر وچ مکے آئی سی
پچھوں آ کے پچھتائی سی
ہر بوہا اس کھڑکایا سی
اوہنوں خیر

ہر درد دی نبی سوالی سی
اوہدی جھولی فیر وی خالی سی
جدوں سارے پاسیوں رہ گئی اے
سرکار دے بوہے بہہ گئی اے
آخر اوہ بوہا جڑیا اے
جتھوں خالی کوئی نہ مڑیا اے
رحمت دا جھلا جھلیا اے
سرکار دا بوہا کھلیا اے
اک لونڈی باہر آئی اے
دائی ول جھاتی پائی اے
پھڑ باہوں اوس اٹھایا اے
نالے مونہوں ایہہ فرمایا اے
آ تینوں نال لے جاواں میں
اک نوری مکھ وکھاواں میں
ساڈے ویڑے اوہ چن چڑھیا اے
جدھا چن نے وی کلمہ پڑھیا اے
گئی دا جلوہ وائی اے

جد نظر سوہنے تے پائی اے
دل پھڑ کے اپنا بہہ گئی اے
سوہنے نوں تکدی رہ گئی اے
اج جاگیا بخت حلیمہؓ دا
ملیا لجپال یتیماں دا
پھڑ سوہنا لایا سینے نوں
رحمت دے پاک خزینے نوں
ملی دل نوں بڑی تسلی اے
سرکار نوں لے کے چلی اے
جدوں پیر کلی وچہ دھریا اے
رحمت نال ویہڑا بھریا اے
پئی لوری آپ سناندی اے
نالے صدقے واری جاندی اے
بنو سعد دیاں جو دایاں نیں
چل کول حلیمہؓ آیاں نیں
سب پچھن باہر نہ آنی ایں
نہ سانوں شکل دکھانی ایں

کویں اپنا وقت لنگھانی ایں
کتھوں پینی ایں کتھوں کھانی ایں
بولی ایہہ حلیمہؓ دایاں نوں
خیریت پچھن آیاں نوں
میں باہر تے نئیں آنی آں
نہ تہانوں شکل وکھانی آں
جاندی نئیں کسے وی پاسے میں
بس ویہڑے وچ گھم لینی آں
جدوں مینوں بھکھ لگ جاندی اے
سرکار دا منہ چم لینی آں
دھن بھاگ ظہوریؔ دائی دا
ملیا محبوب خدائی دا

حضورؐ دی دائی

عرشی فرشی رل کے دین مبارک باد حلیمہؓ نوں
کملیؐ والے دی آمد نے کیتا شاد حلیمہؓ نوں

در تے ہور وی آئیاں دائیاں مڑ گیاں تے مڑ پچھتائیاں
کائنات دی سب توں مہنگی ملی مراد حلیمہؓ نوں

دو جگ دے سلطان دی دائی سوہنے لیکھ لکھا کے آئی
ہر پاسے توں صل علیٰ دی مل دی داد حلیمہؓ نوں

جھک گئے آپ جھکاون والے مٹ گئے آپ مٹاون والے
الفت پاک نبیؐ دی کر گئی زندہ باد حلیمہؓ نوں

ایہہ وی شرف کسے نئیں پایا اکثر وچ حدیثاں آیا
رو پیندے سن سرور عالم کر کے یاد حلیمہؓ نوں

جانے جنھوں مول نہ کوئی مالا مال ظہوریؔ ہوئی
اللہ دے محبوب نے کیتا جد آباد حلیمہؓ نوں

حضرت حسان بن ثابتؓ دے حضور

اوہ پہلا محمدؐ دا ثنا خوان میں قربان
میرے تے ہوا اوس دا احسان میں قربان

توقیر ثنا خوان دی ہے اوس دا صدقہ
محسن ہے مرا حضرت حسانؓ میں قربان

منبر تے کھڑا نعت پڑھے اوس نبیؐ دی
جبریلؑ جہدے در دا اے دربان میں قربان

بے مثل ملی داد کہ فرمایا نبیؐ نے
ماں باپ مرے تیرے توں قربان میں قربان

اصحابیؓ تے فر شاعر دربار رسالتؐ
دل میرا' مرا چین' مری جان' میں قربان

توصیف محمدؐ دی ظہوریؔ دا وظیفہ
ایہو اے مرا دین تے ایمان میں قربان

دن رات جدے مکھڑے توں لیندے نیں اجالا
اوہ میرا نبیؐ ساری خدائی توں نرالا

سرکارؐ دو عالم دیاں قدماں دی بدولت
مکے تے مدینے دی ہوئی شان دوبالا

اوہ مست نظر نال خدا مست بناوندے
پیتا اے جھناں اوہدی محبت دا پیالہ

تعریف لکھی سوہنے دی، سوہنے نوں سنائی
حسانؓ نے پایا اے عقیدت دا دوشالہ

مشکل اے بنی جد وی مری جان تے کوئی
بنیا اے مددگار اوہدے ناں دا حوالہ

میری تے کمائی اے اوہدے در دی گدائی
صدقہ اے اوہدے ناں دا، مرے منہ دا نوالہ

نعتاں پیا پڑھدا رہوے دن رات ظہوریؔ
سرکارؐ دا دیوانہ اے، جیوندا رہوے شالا

ہڈ بیتی

گلیاں وچ آوارہ ساں میں
سب توں ودھ نکارہ ساں میں
اپنے کول بٹھاؤندے نئیں سن
بیگانے منہ لاؤندے نئیں سن
سکھ چنگے سن میرے کولوں
لکھ چنگے سن میرے کولوں
نہ مستقبل نہ کوئی ماضی
نہ کوئی میرے حال تے راضی
بے پروا بے مایہ ساں میں
سکے رکھ دا سایہ ساں میں
اک تنکا سا ساں رڑدا ہویا
گھمن گھیر نوں مڑدا ہویا
موڑ دتا اک لہر نے مینوں
چن لیا میرے مہر(۱) نے مینوں

(۱) مہر محمد [illegible]

نظر کنارا سامنے آیا
چھلاں نے خود بے الایا
وکھرا جگ توں ملیا ساقی
حسرت کوئی نہ رہ گئی باقی
نظراں نال پلاوندا جاوے
توڑ حضور پچاوندا جاوے
ٹمیاں جاگ پئیاں تصویراں
بدل گیاں میریاں تقدیراں
دل نوں درد اکھاں نوں رونا
دھو چھڈیا مرشد نے دھونا
مک گئی میری ہر مجبوری
جگ نے مینوں کہیا ظہوری